عمران سیریز
یقینی موت
PDFBOOKSFREE.PK

چند باتیں

معزز قارئین:۔ سلام مسنون۔

"یقینی موت" پڑھنے سے پہلے ایک قاری کا دلچسپ خط پڑھ لیجئے۔ میر پور خاص سے جاوید ارشاد حقانی لکھتے ہیں۔

"مظہر کلیم صاحب! آپ کی تمام کتب میں نے پڑھی ہیں اور ایک بار نہیں بار بار پڑھی ہیں۔ اور میر پور خاص میں جب بھی آپ کی نئی کتاب آتی ہے۔ تو اس کا پہلا قاری میں ہی ہوتا ہوں۔ مگر حق بات یہ ہے کہ آپ کی کہانیوں میں آہستہ آہستہ ایکشن ختم ہوتا جا رہا ہے۔ اور ایکشن کی بجائے پلاٹ اور سسپنس پر زیادہ زور ہوتا ہے۔ جب کہ ہم صرف ایکشن کی خاطر جاسوسی کتب پڑھتے ہیں۔ محترم! ایکشن زندگی ہے۔ اور بغیر ایکشن کے زندگی قائم نہیں رہ سکتی۔ اس لئے آپ ایکشن کو نہ بھلائیے۔ اور اپنی کہانیوں میں وہی ایکشن دوبارہ لے آئیے۔ جو آپ کی تحریر کا طرہ امتیاز رہا ہے۔ اور یہ بھی حق ہے کہ آپ نے گولڈن جوبلی نمبر "ناقابل تسخیر مجرم" اور "موت کا رقص" لکھ کر تمام گلے شکوے دور کر دیئے تھے۔ اور یہ دونوں کتب لافانی اور ناقابل فراموش ہیں۔ بس ایسا ہی ایکشن ہمیں مسلسل چاہیئے۔ زیادہ ایکشن۔ تھوڑا سسپنس اور اس کے بعد منفرد کہانی۔ یہ ہماری مانگ ہے اور آپ کو ہماری یہ مانگ ہر حال میں پوری کرنی پڑے گی۔ اور اگر آپ نے ہماری مانگ پوری نہ کی

تو ہمیں خود ایکشن میں آنا پڑے گا اور پھر عمران بھی آپ کو ہمارے خوف ناک ایکشن سے نہ بچا سکے گا۔

جناب جاوید ارشاد حقانی صاحب کا خط آپ نے پڑھ لیا۔ اب ایک اور خط بھی پڑھ لیجئے۔

سیالکوٹ سے اظہر حمید صاحب لکھتے ہیں۔

محترم مظہر کلیم صاحب! میں نے آپ کی تمام کتب پڑھی ہیں۔ آپ کا قلم روز بروز نکھرتا چلا جا رہا ہے۔ پہلے آپ کی کہانیوں میں صرف ایکشن ہی ہوتا تھا۔ لیکن اب ایکشن کے ساتھ ساتھ سسپنس اور خوب صورت کہانی کا حسین امتزاج پڑھنے میں آ رہا ہے۔ محترم "ایکشن" ذہنی بچگانہ پن کی علامت ہے۔ اور جو لوگ صرف ایکشن لکھتے ہیں وہ جاسوسی ادب میں اناڑی اور ناپختہ کار کہلاتے ہیں۔ اور جو لوگ صرف ایکشن پسند کرتے ہیں وہ ذہنی ناہمواری کا شکار رہتے ہیں۔ مجھے احساس ہے کہ آپ کے قارئین کی تعداد ان گنت ہے اور آپ بیک وقت سب کو مطمئن نہیں کر سکتے۔ لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ قارئین کی اکثریت صرف "ایکشن" کی بجائے ایکشن کم، سسپنس اور کہانی زیادہ پسند کرتے ہیں اور آپ کو اکثریت کی رائے کا ہمیشہ احترام کرنا چاہئے"۔

محترم قارئین! دونوں خطوط آپ نے پڑھ لئے۔ یہ اپنے اپنے انداز فکر کی ترجمانی کر رہے ہیں۔ میں ان دونوں خطوط پر اپنا تبصرہ محفوظ رکھتا ہوں۔ آپ خود ہی فیصلہ کر لیجئے اور پھر مجھے لکھئے۔ یقین کیجئے میں وہی کچھ لکھتا ہوں جو آپ چاہتے ہیں۔

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

مادام — کیا یہ چیف باس کسی بڑی مچھلی کا نام تو نہیں ہے۔ جو تم ہمیں سمندر میں لے جا رہی ہو۔ یقین کرنا ہمیں مچھلیوں سے بڑی نفرت ہے۔ چکنی چکنی سی جلد کی طرح...... عمران نے ساحل کی طرف کار کے مڑتے ہی مادام سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا — آپ کو چکنی جلد پسند نہیں" — مادام نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہمیں چکنی جلد کی بجائے بالوں والی کھال زیادہ پسند ہے۔ گرم گرم۔ نرم نرم" — عمران نے بڑے خوش گوار موڈ میں کہا اور مادام بے ساختہ ہنس پڑی۔

"آپ کی پسند بے حد اعلیٰ ہے پرنس — لیکن آپ کی پسند تو جنگلوں میں ہی مل سکتی ہے" — مادام نے کہا۔

"ہم اسی لئے تو اکثر ہمالیہ کے گھنے جنگلوں میں شکار کھیلتے رہتے ہیں۔ لیکن کاروبار کی مجبوریاں ہمیں شہروں میں آنے پر مجبور کر دیتی ہیں"۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور مادام جو اس سے مذاق کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ اُسے سنجیدہ دیکھ کر خود بھی سنجیدہ ہو گئی۔

"یہ ڈھمپ ریاست کس جگہ ہے"—— چند لمحوں بعد ہی مادام نے پوچھا۔

"کوہ ہمالیہ کی ترائی میں ایک خوب صورت ریاست ہے۔ اور ہم وہاں کے ولی عہد ہیں"—— عمران نے جواب د[یا]۔

"پھر آپ کو اس گھٹیا دھندے میں پڑنے کی کیا ضرورت تھی"۔ مادام نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مادام—— ہم آپ کی عزت کر رہے ہیں—— اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ ہماری توہین کریں۔ ہماری ریاست میں منشیات کو تقدس کا درجہ حاصل ہے۔ اور ہم مقدس کاروبار کر رہے ہیں"—— عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ—— آئی ایم سوری پرنس—— واقعی مجھ سے زیادتی ہوئی ہے۔ میں معافی چاہتی ہوں"—— مادام نے سپاٹ لہجے میں کہا اور عمران نے صرف سر ہلانے پر ہی اکتفا کیا۔

تھوڑی دیر بعد ان کی کاریں ساحل پر موجود ایک بڑی سی چٹان کے قریب جا کر رک گئیں۔ جوزف نے کار اس لئے روک دی تھی کہ آگے جانے والی کار رک گئی تھی—— ان کی کاریں آتے ہی چٹان کے عقب سے

دس مسلح افراد نکلے اور تیزی سے دونوں کاروں کے گرد پھیلتے چلے گئے۔ ان سب کے ہاتھوں میں سٹین گنیں تھیں۔

"اوہ—— یہ کون لوگ ہیں"—— عمران نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"یہ ٹوباز کے آدمی ہیں۔ ہمارے استقبال کے لئے آئے ہیں"۔ مادام نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر تیزی سے دروازہ کھول کر باہر نکل آئی۔ جوزف اور جوانا بھی کار سے نیچے آ گئے تھے—— اور جوزف نے آگے بڑھ کر کار کا پچھلا دروازہ کھولا اور مودبانہ انداز میں کھڑا ہو گیا۔ جب کہ جوانا دوسری طرف آ کر رک گیا تھا۔ عمران بڑے باوقار انداز میں باہر نکلا—— اس نے مادام بریڈی کے ایک ساتھی کو مادام سے سرگوشی میں کوئی بات کرتے دیکھا اور مادام سر ہلاتی ہوئی مسلح افراد کی طرف بڑھ گئی۔

"تمہارا انچارج کون ہے"—— مادام نے بڑے سخت لہجے میں پوچھا۔

"میں ہوں مادام"—— ایک لمبے تڑنگے نوجوان نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"تو تمہیں چیف باس کی طرف سے ہدایات مل چکی ہوں گی"۔ مادام نے پوچھا۔

"جی ہاں مادام—— ہم نے آپ کو لے جانا ہے"—— انچارج نے جواب دیا۔

"تو پھر جلدی کرو—— ہمارا وقت بے حد قیمتی ہے"—— مادام

نے خوشگوار لہجے میں کہا۔ اور اس آدمی نے اپنے ایک ساتھی کو اشارہ کیا اور وہ تیزی سے چٹان کی طرف مڑتا چلا گیا۔

"یہ چٹان تو بے حد خوبصورت ہے۔ اڑتے ہوئے عقاب کی طرح پر پھیلائے"۔۔۔۔ عمران نے آگے بڑھ کر چٹان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔۔۔۔ اسی لئے اسے ایگلز راک کہا جاتا ہے۔ دور دور سے سیاح اسے دیکھنے آتے ہیں۔ یہاں ہر طرف ریت ہی ریت ہے۔ لیکن نجانے یہ اکیلی چٹان یہاں کیسے وجود میں آگئی"۔۔۔۔ مادام نے جواب دیا۔

"بہت خوب۔۔۔۔ خاصی دلکش چیز ہے یہ"۔۔۔۔ عمران نے تجسس آمیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے چٹان کے عقب سے ایک بڑی سی لانچ نکل کر ان کے قریب آگئی۔ لانچ پر بوتھم اینڈ کمپنی کا نام اور مونوگرام موجود تھا۔

"لانچ پر تشریف لے چلیے"۔۔۔۔ مادام نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ مگر اس سے پہلے کہ عمران قدم بڑھاتا۔ مسلح افراد کے انچارج نے آگے بڑھ کر راستہ روک لیا۔

"مادام۔۔۔۔ چیف باس کا حکم ہے کہ آپ لوگ ہتھیار لے کر نہیں آسکتے۔ اس لئے براہ کرم اپنے ہتھیار ہمارے حوالے کر دیجئے یہ واپسی میں آپ کو مل جائیں گے"۔۔۔۔ انچارج نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"اچھا اصول ہے"۔۔۔۔ مادام نے کہا اور جیب سے ایک ریوالور

نکال کر انچارج کی طرف بڑھا دیا۔۔۔۔ مادام کے دونوں ساتھیوں نے بھی اس کی پیروی کی۔

"ہمارے پاس تو اسلحہ ہے نہیں۔۔۔۔ لیکن ہمارے باڈی گارڈوں کے پاس ریوالور ہیں۔ اور چونکہ یہ ان کی یونیفارم کا حصہ ہیں۔ ان کی موجودگی کے بغیر یہ باڈی گارڈ کی بجائے گھسیارے لگتے ہیں۔ اس لئے ہم یہ کر سکتے ہیں کہ ریوالوروں سے گولیاں نکال کر آپ کے حوالے کر دی جائیں۔۔۔۔ اور فالتو راؤنڈ بھی۔ لیکن خالی ریوالور ضرور ہمارے باڈی گارڈز کے ہولسٹروں میں رہیں گے"۔۔۔۔ عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے پرنس۔۔۔۔ اس کے بعد انہیں کیا اعتراض رہ سکتا ہے"۔۔۔۔ مادام نے انچارج سے پہلے خود ہی جواب دیا اور انچارج کو بھی مجبوراً اثبات میں سر ہلانا پڑا۔ چنانچہ عمران کے اشارے پر جوزف اور جوانا نے ریوالور نکال کر ان کے چیمبر خالی کر دیئے۔۔۔۔ اور بیلٹوں میں لگے ہوئے فالتو راؤنڈ بھی انچارج کے حوالے کر دیئے۔ اس کے بعد انچارج ایک طرف ہٹ گیا۔ اور عمران، مادام بریڈی، جوزف، جوانا اور مادام کے دو ساتھی لانچ پر سوار ہو گئے۔۔۔۔ مسلح افراد میں سے صرف انچارج لانچ پر آیا جبکہ لانچ کا پائلٹ پہلے سے ہی لانچ پر موجود تھا۔ ان کے لانچ پر سوار ہوتے ہی لانچ خاصی تیز رفتاری سے سمندر کے اندر کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

"ہم نے پہلے ہی کہا تھا کہ ہمیں آج کسی بڑی مچھلی سے ملنا پڑے گا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے مادام سے کہا۔

"چیف باس واقعی بڑی مچھلی ہے۔ انتہائی طاقتور انسان۔ انتہائی

"بے شمار وسائل کا حامل ہے" ــــ مادام نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔
"ظاہر ہے ٹویاز بہت طاقتور تنظیم ہے۔ اور پھر جس تنظیم نے ایکس وائی کی لیبارٹری قائم کر رکھی ہو۔ اس کی طاقت اور وسعت کا کیا ٹھکانہ" عمران نے بڑے عقیدت مندانہ لہجے میں کہا۔ اور مادام طنزیہ انداز میں مسکرا کر خاموش ہو گئی۔

لانچ تیزی سے سفر کرتی ہوئی آگے بڑھتی چلی جا رہی تھی۔ اور پھر دور سے سمندر کے اندر ایک کافی بڑا جہاز نظر آنے لگا۔ لانچ کا رخ اس جہاز کی طرف مڑ گیا اور عمران حیرت سے اس جہاز کو دیکھنے لگا ــــ اس کا خیال تھا کہ لانچ کسی جزیرے کا رخ کرے گی۔ لیکن اُسے جہاز کی طرف بڑھتے دیکھ کر وہ قدرے مایوس سا ہو گیا۔ کیوں کہ ظاہر ہے ایکس وائی کی اتنی بڑی لیبارٹری جہاز میں تو نہیں بنائی جا سکتی ــــ بہرحال اس قدر تو بات بن رہی تھی کہ اس کی ملاقات ٹویاز کے بڑے گرگے سے ہونے والی تھی۔ اس کے بعد لیبارٹری کا پتہ لگا لینا کوئی بڑی بات نہ تھی ــــ اس لئے عمران مطمئن تھا۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ سوچ رہا تھا۔ کہ اب جو کچھ بھی کرنا ہو گا اُسے خود کرنا ہو گا۔ کیوں کہ صفدر، کیپٹن شکیل اور جولیا تو ظاہر ہے ساحل پر ہی رہ گئے ہوں گے ــــ وہ سمندر کے اندر اس کی کوئی مدد نہ کر سکتے تھے۔ چوں کہ فوری طور پر اُسے کوئی خطرہ نہ تھا۔ اس لئے اس نے اس بارے میں مزید غور و فکر چھوڑ دیا اور غور سے نزدیک آتے ہوئے جہاز کو دیکھنے لگا ــــ جہاز پر بھی بوتھم اینڈ کمپنی کا نام اور مونوگرام بنا ہوا تھا اور جہاز اپنی ساخت کے اعتبار سے مچھلیاں پکڑنے اور انہیں سٹاک کرنے والا دکھائی دے رہا تھا۔

"کیا یہ بوتھم اینڈ کمپنی مچھلیاں پکڑنے کی ٹھیکیدار ہے" ــــ عمران نے مادام سے پوچھا۔
"ہاں پرنس ــــ سارا کسٹی کے تمام ساحلوں کا ٹھیکہ اسی کمپنی کے پاس ہے" ــــ مادام نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا اور عمران خاموش ہو گیا۔

تھوڑی دیر بعد لانچ جہاز کے قریب جا کر رک گئی۔ جہاز کی ریلنگ پر بہت سے افراد کھڑے نظر آ رہے تھے۔ جن میں سے تین افراد نے نقاب پہن رکھے تھے جب کہ باقی افراد سٹین گنیں اٹھائے ہوئے تھے ــــ لانچ کے رکتے ہی اوپر سے ایک مخصوص ساخت کی سیڑھی نیچے لٹکائی گئی۔ اور مادام عمران کو اوپر آنے کا اشارہ کر کے تیزی سے سیڑھی پر چڑھتی چلی گئی۔ عمران نے بھی اس کی پیروی کی ــــ اور ظاہر ہے اس کے بعد اس کے ساتھی بھی اوپر پہنچ گئے۔

ہنری جیمز ویگن میں بیٹھا کرنل ہالینڈ کا انتظار کرتا رہا۔ اور پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد ہیلی کاپٹر کی گڑگڑاہٹ اُسے اپنے سر پر سنائی دی ـــــ اور وہ اور کلارک چونک کر سیدھے ہو گئے۔ چند لمحوں بعد ہی ان سے ذرا فاصلے پر ایک جدید قسم کا ہیلی کاپٹر ریت پر اتر آیا۔

ہنری جیمز اور کلارک دونوں ویگن سے نیچے اتر آئے۔ ہیلی کاپٹر کا دروازہ کھلا اور کرنل ہالینڈ باہر نکلا اور لنگڑاتا ہوا ان کی طرف بڑھنے لگا۔ وہ دونوں بھی تیزی سے اس کی طرف بڑھے۔

"تمام انتظامات مکمل ہو گئے ہیں کوسٹ گارڈ کی تیز رفتاری لانچیں جہاز کو گھیرنے کے لئے تیار ہیں۔ اب ہمیں فوراً چھاپہ مار دینا چاہیئے"

کرنل ہالینڈ نے ہنری جیمز سے مخاطب ہو کر کہا۔

"باس ـــ میں ایک بات کہنا چاہتا ہوں" ـــــ ہنری جیمز کی بجائے کلارک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

گیا" ـــــ کرنل ہالینڈ نے چونکتے ہوئے کہا۔

"باس ـــــ اس طرح کے چھاپے سے ہم کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ اس سے قبل بھی ہم کئی بار اس جہاز کی اچانک تلاشی لے چکے ہیں۔ لیکن آج تک وہاں سے کچھ برآمد نہیں ہوا ـــــ اب بھی اگر جہاز پر چھاپہ مارا گیا تو وہاں کیا ہو گا۔ پرنس آف ڈھمپ۔ مادام بریڈی ان کے ساتھی اور زیادہ سے زیادہ ڈوباز کا چیف اور اس کے ساتھی وہاں ہوں گے ـــــ لیکن ان کے چہروں پر تو یہ نہیں لکھا ہو گا کہ وہ ڈوباز کے چیف ہیں اور نہ ہی انہوں نے قبولنا ہے۔ پھر لوہم اینڈ کمپنی کے مالکان کوئی چھوٹی حیثیت کے لوگ تو نہیں کہ انہیں عام مجرموں کی طرح صرف شک کی بنیاد پر گرفتار کر لیا جائے"

کلارک نے باقاعدہ دلائل کے ساتھ بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــــ تم درست کہہ رہے ہو۔ واقعی اس طرف تو میرا خیال ہی نہیں گیا" ـــــ کرنل ہالینڈ نے جواب دیا۔

"باس ـــــ اس کی بجائے ایک اور کام کیوں نہ کیا جائے کہ صرف اس پرنس آف ڈھمپ کی نگرانی کی جائے۔ ظاہر ہے سودے کے بعد اُسے مال کی سپلائی تو دی جائے گی ـــــ اگر ہم ان لوگوں کو مال سمیت پکڑ لینے میں کامیاب ہو جائیں تو پھر یہ لوگ بچ نہ سکیں گے"

کلارک نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے فی الحال یہ چھاپہ ملتوی کر دیا جائے اور صرف اس پرنس کی نگرانی کی جائے" ـــــ کرنل ہالینڈ نے کہا۔

"جی ہاں ـــــ ہم جدید ترین آلات کی مدد سے اس کی مکمل نگرانی کر سکتے ہیں۔ اس کی تمام گفتگو ٹیپ ہو سکتی ہے۔ اس کا ٹیلی فون

[illegible] سکتا ہے۔ اگر یہ لوگ ٹرانسمیٹر استعمال کریں تو وہ ٹیپ ہو سکتا ہے۔ [illegible] ٹوپاز کے اصل کرتا دھرتا بھی سامنے آجائیں گے ——— ان کے [illegible] کے گودام بھی اور مال بھی" ——— کلارک نے کہا۔

"ویری گڈ آئیڈیا ——— واقعی ہم سے حماقت ہو رہی تھی۔ چھاپے کے بعد یہ لوگ محتاط ہو جاتے اور ہو سکتا تھا کچھ عرصے کے لئے تمام کارروائیاں ہی بند کر دیتے ——— ٹھیک ہے میں واپس جاتا ہوں۔ چھاپہ کینسل تم لوگ اس پرنس کی نگرانی کرو۔ مکمل طور پر" ——— کرنل ہالینڈ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اس کی سمجھ میں بات آگئی تھی۔ چنانچہ وہ تیزی سے مڑا اور دوبارہ ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جب ہیلی کاپٹر اُسے لے کر فضا میں بلند ہو گیا تو ہنری جیمز اور کلارک واپس ویگن میں آگئے۔

"تم نے آخر کار کرنل ہالینڈ کو قائل کر ہی لیا۔ ویسے میرا تو خیال تھا کہ چھاپہ پڑنے دیتے۔ شاید کچھ مل ہی جاتا" ——— ہنری جیمز نے ویگن میں بیٹھتے ہوئے کلارک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا ملنا تھا سوائے ناکامی کے ——— اور مجرم بھی چوکنا ہو جاتے"۔ کلارک نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا اور ہنری جیمز خاموش ہو گیا۔ کیوں کہ کلارک کی بات بالکل درست تھی ——— اور اب ہنری جیمز دل ہی دل میں کلارک کی ذہانت کا قائل ہو گیا تھا۔ جس نے حالات کا صحیح تجزیہ کیا تھا۔

"اس پرنس کی نگرانی کیسے کی جائے گی" ——— ہنری جیمز نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد پوچھا۔

"یہ آپ مجھ پر چھوڑ دیں۔ جب پرنس اس جہاز سے واپس لوٹے گا۔ تو ہم اس کی رہائش گاہ کا پتہ لگائیں گے اور پھر میں اس کی رہائش گاہ میں

ایسے خفیہ آلات نصب کر دوں گا کہ ہم اپنے ہیڈ کوارٹر میں بیٹھ کر اس کی نہ صرف ایک ایک حرکت کی فلم بنا لیں گے۔ بلکہ اس کی رہائش گاہ میں انسانی لبوں سے نکلنے والا ہر لفظ بھی ٹیپ ہو جائے گا" ——— کلارک نے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— اس طرح ہم واقعی صحیح وقت پر اقدام کر کے صحیح نتائج حاصل کر سکیں گے اور میرے خیال میں اب بلیک باس والے ڈرامے کا بھی خاتمہ ہو جانا چاہیئے ——— کیوں کہ ہمارا مقصد تو صرف ٹوپاز کی تلاش تھی اور وہ مقصد حل ہو ہی گیا ہے" ——— ہنری جیمز نے کہا۔

"اب اس ڈرامے کو مزید چلانے کا کوئی فائدہ بھی نہیں۔ زیر زمین دنیا کے لوگ بس بلیک باس کو یاد ہی کرتے رہیں گے۔ جس نے صرف ایک رات ہی جلوہ دکھایا ہے" ——— کلارک نے ہنستے ہوئے کہا اور ہنری جیمز بھی ہنس پڑا۔ اور پھر اس نے ڈیش بورڈ کا بٹن آن کر کے جیمسن کو پکارنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہی جیمسن کی آواز سنائی دی ——— اس نے بتایا کہ وہ کرنل ہالینڈ کو ہیڈ کوارٹر چھوڑ کر واپس آ رہا ہے۔ اور ہنری جیمز نے اُسے ہدایت کی کہ وہ پہلے کی طرح جہاز پر نظر رکھے۔

"باس ——— میرے پاس ایسے آلات موجود ہیں کہ اگر آپ حکم دیں تو میں جہاز کے اندر ہونے والی تمام گفتگو ٹیپ کر لوں اور وہاں ہونے والی ہر حرکت کی فلم اتار لوں اور" ——— جیمسن نے کہا۔

"اوہ ——— اگر واقعی ایسے آلات ہیں۔ اور تم کسی کی نظروں میں آئے بغیر ایسا کر سکتے ہو تو ضرور کرو اور" ——— ہنری جیمز نے پُرجوش لہجے میں کہا۔

"لیکن باس ——— میں تو یہ تمام واقعات دیکھ سکوں گا لیکن آپ

فلم ڈویلپ ہونے کے بعد ہی دیکھ سکیں گے اوور" ——— جیمسن نے کہا۔

"تو پھر ایسا کرو۔ ساحل سے مجھے اپنے ساتھ لے لو۔ کلارک اکیلا ڈگین میں رہ کر بخوبی کام کر سکتا ہے اوور" ——— ہنری جیمز نے کہا۔

"بہتر ——— میں آپ کو لے لیتا ہوں اوور" ——— جیمسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"یہ زیادہ بہتر ہے کہ آپ وہاں ہیلی کاپٹر کے ذریعے خود سربات کی نگرانی کریں اور میرا خیال ہے کہ کرنل ہالینڈ سے بھی رابطہ قائم کر لیں ——— ہو سکتا ہے کوئی ایسی صورت حال پیدا ہو جائے کہ آپ کو اچانک مداخلت کرنی پڑ جائے" ——— کلارک نے کہا اور ہنری جیمز اثبات میں سر ہلاتا ہوا ڈگین سے نیچے اتر آیا۔ چند لمحوں بعد ہی ہیلی کاپٹر نیچے اتر آیا تو ہنری جیمز اس میں سوار ہو گیا اور جیمسن نے ہیلی کاپٹر دوبارہ فضا میں بلند کر دیا۔ ہنری جیمز نے ہیلی کاپٹر میں بیٹھتے ہی ٹرانسمیٹر پر کرنل ہالینڈ سے رابطہ قائم کیا۔ اور اُسے اپنے ہیلی کاپٹر میں آنے اور نئی صورت حال کے متعلق بتایا۔

"اوہ ——— مجھے اس بات کا خیال ہی نہیں رہا۔ میں نے کوسٹ گارڈز کو آپریشن ملتوی کرنے کا کہہ دیا ہے۔ اب فوراً دوبارہ انہیں اکٹھا کرنا حماقت ہی ہو گا ——— تم ایسا کرو کہ حالات کا جائزہ لیتے رہو اگر ضرورت محسوس ہو تو مجھے کال کر لینا۔ میں دوسرے ہیلی کاپٹر پر آ جاؤں گا۔ اوور" کرنل ہالینڈ نے جواب دیا۔ اور ہنری جیمز نے اوور کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

جیمسن ہیلی کاپٹر کو خاصی بلندی پر لے آیا تھا ——— یہ ہیلی کاپٹر خصوصی ساخت کا تھا۔ اور خاص طور پر نگرانی کے لئے بنایا گیا تھا۔ اس لئے نہ صرف

اس کی رفتار بے حد تیز تھی۔ بلکہ یہ اتنی اونچائی پر چلا جاتا تھا کہ اسے نیچے سے چیک نہیں کیا جا سکتا تھا ——— اور اس میں ایسے جدید آلات نصب تھے۔ کہ لاکھوں فٹ گہرائی میں بھی ہر چیز کی نہ صرف فلم بنا سکتا تھا بلکہ وہاں پیدا ہونے والی ہر آواز کو بھی ٹیپ کر لیتا تھا ——— چنانچہ مخصوص بلندی پر پہنچنے کے بعد جیمسن نے ہیلی کاپٹر کو ایک جگہ پر فکس کر دیا۔ اور پھر خود چیکنگ نظام کو آن کرنے میں مصروف ہو گیا ——— چند لمحوں بعد اس نے جہاز کو ٹارگٹ میں رکھ کر چیکنگ نظام کو آن کر دیا۔ دوسرے لمحے سامنے نصب ایک چھوٹی سی سکرین روشن ہو گئی۔ اور اس میں جہاز نظر آنے لگا ——— جیمسن نے ایک ناب کو تیزی سے گھمانا شروع کر دیا۔ اور جہاز سکرین پر بڑا ہونا شروع ہو گیا۔ جب جہاز سکرین پر پوری طرح پھیل گیا تو جیمسن نے ناب کے قریب لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا ——— اور پھر ناب کو تیزی سے گھمانا شروع کر دیا۔ اور سکرین پر جہاز کے مختلف حصے ابھرنے لگے۔ چند سیکنڈوں کے لئے ایک کونے کی تصویر آتی پھر تصویر بدل جاتی ——— اور دوسرا کونا سامنے آ جاتا۔ ہنری جیمز خاموش بیٹھا غور سے ان تصویروں کو دیکھ رہا تھا۔ اور جیسے ہی ایک تصویر سکرین پر ابھری وہ چونک پڑا۔ اور جیمسن نے بھی تیزی سے ساتھ والا بٹن دبا دیا ——— اور اس بار تصویر سکرین پر رک گئی اور جیمسن نے ایک بار پھر ناب گھمانی شروع کر دی۔ اور تصویر بڑی ہوتی چلی گئی۔ چند لمحوں بعد تصویر پوری طرح واضح ہو گئی۔ اور جیمسن نے نیچے ہاتھ بڑھا کر ایک بڑا سا بٹن آن کر دیا ——— دوسرے لمحے باتیں کرنے کی آواز ہیلی کاپٹر میں گونجنے لگی۔ یہ ایک بڑے سے کمرے کی تصویر تھی۔ جس میں ایک کرسی پر پرنس بیٹھا ہوا [illegible] سے ذرا پیچھے

دائیں بائیں وہ دونوں حبشی موجود تھے۔ اور سامنے رکھی ہوئی کرسیوں پر تین نقاب پوش بیٹھے ہوئے تھے —— جن میں سے ایک کی کرسی ذرا بڑی تھی اور اس نے سنہرے رنگ کا نقاب پہنا ہوا تھا۔ جب کہ اس سے ذرا پیچھے دو کرسیاں رکھی ہوئی تھیں جن پر سرخ رنگ کا نقاب پہنے دو آدمی بیٹھے ہوئے تھے —— ان دونوں کے سینوں پر بڑے بڑے حروف میں نمبر لکھے ہوئے تھے۔ یک نمبر دو اور دوسرے پر چار کا ہندسہ نظر آ رہا تھا۔ ان سے دائیں طرف تین کرسیاں بچھی ہوئی تھیں —— جن میں سے ایک پر مادام بیڈی اور باقی دو پر اس کے دو ساتھی بیٹھے ہوئے تھے۔ کمرے میں قالین بچھا ہوا تھا۔ اور کمرے میں ہر طرف دیواروں کے ساتھ ساتھ سٹین گنوں سے مسلح افراد بڑے چوکنے انداز میں کھڑے تھے۔

"میں چیف آف ٹوپاز پرنس کو خوش آمدید کہتا ہوں"۔ سنہرے نقاب پوش نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"شکریہ —— ہم اپنے استقبال سے بے حد خوش ہوئے ہیں"۔ پرنس نے جواب دیا۔

ان کی آوازیں ہیلی کاپٹر میں گونج رہی تھیں۔

"جیمسن —— اگر فوری مداخلت کی ضرورت پڑے تو ہم کیا کر سکتے ہیں"۔ ہنری جیمز نے جیمسن سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ہم سوائے نگرانی کے اور کچھ نہیں کر سکتے"۔ —— جیمسن نے جواب دیا اور ہنری جیمز نے سر ہلا دیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ شاید یہاں سے بیٹھے بیٹھے جہاز میں مداخلت کی جا سکے مگر یہاں صرف نگرانی کے ہی آلات نصب تھے۔

جہاز پر پہنچنے کے بعد انہیں جہاز کے نچلے حصے میں ایک کافی بڑے کمرے میں لے جایا گیا —— جہاں کرسیاں بچھی ہوئی تھیں اور پھر وہ سب کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ جوزف اور جوانا نے کرسیوں پر بیٹھنے سے انکار کر دیا اور وہ عمران کی پشت پر اس کے دائیں بائیں کھڑے ہو گئے۔

"میں چیف آف ٹوپاز پرنس کو خوش آمدید کہتا ہوں"۔ سنہرے نقاب پوش نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"شکریہ —— ہم اپنے استقبال سے بے حد خوش ہوئے ہیں"۔ —— عمران نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"پرنس —— اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ آپ واقعی ہمارے لائن کے آدمی ہیں۔ معاف کیجئے گا۔ ہمیں اس سلسلے میں بے حد محتاط رہنا پڑتا ہے"۔ —— چیف باس نے اس بار قدرے سپاٹ لہجے

میں کہا۔

"آپ کس قسم کا ثبوت چاہتے ہیں" ۔۔۔ عمران کا لہجہ بھی کرخت ہو گیا۔

"کوئی ایسا ثبوت ۔۔۔ جس سے ہمیں یہ یقین آجائے کہ آپ واقعی جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ درست ہے" ۔۔۔ چیف باس نے کہا۔

"میں ایک تجویز پیش کرتی ہوں" ۔۔۔ اچانک مادام بریڈی نے درمیان میں بولتے ہوئے کہا۔

"کیسی تجویز" ۔۔۔ چیف باس نے چونک کر پوچھا۔

"مجھے یقین ہے کہ پرنس آف ڈھمپ اپنی شناخت غلط کرا رہے ہیں اور" ۔۔۔۔۔۔۔ مادام بریڈی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا چیف باس کرسی پر اچھل پڑا۔

"پرنس آف ڈھمپ ۔۔۔ کیا مطلب ۔۔۔ کیا تم پرنس آف ڈھمپ ہو یعنی علی عمران ۔۔۔ پاکیشیا کا جاسوس" ۔۔۔ چیف باس نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا۔

اور اپنے چیف باس کا لہجہ بدلتے دیکھ کر کمرے کی دیواروں کے ساتھ موجود سٹین گن برداروں نے بڑی پھرتی سے سٹین گنیں سیدھی کر لیں۔ ظاہر ہے ان کا رخ عمران کی طرف ہی تھا۔

"آپ ہماری توہین کر رہے ہیں مسٹر چیف ۔۔۔ آپ اس مسخرے علی عمران سے ہمیں ملا رہے ہیں جو پاکیشیا میں جوتیاں چٹخاتا پھرتا ہے۔ ہم واقعی ریاست ڈھمپ کے ولی عہد ہیں ۔۔۔ اور ہمارا نام سعود ابن رضا ہے۔ علی عمران نہیں۔ ہو سکتا ہے وہ فرضی طور پر اپنے آپ کو

پرنس آف ڈھمپ کہتا ہو۔ لیکن اس سے ہماری حیثیت نہیں بدل جاتی" ۔۔۔ عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا ثبوت ہمیں چاہیے۔ کہ آپ واقعی پرنس آف ڈھمپ ہیں علی عمران نہیں۔ اور یہ بھی سن لیجیے کہ وہ علی عمران بھی آج کل یہاں آیا ہوا ہے ۔۔۔ اور اس سے ہمارا ٹکراؤ بھی ہو چکا ہے۔ اس نے ہمیں خاصا نقصان بھی پہنچایا ہے وہ نارکوٹک ایجنسی کے ساتھ مل کر کام کر رہا ہے۔ چنانچہ ہم نے تم سے اغوا کرنے کا مشن مادام بریڈی کو دیا ۔۔۔ اور مادام بریڈی نے ہمیں رپورٹ دی کہ وہ مطلوبہ آدمی کو تلاش کر چکی ہے۔ اور وہ مطلوبہ آدمی آپ ہیں۔ دوسرے لفظوں میں آپ علی عمران ہیں ۔۔۔ کیوں کہ ہماری رپورٹ کے مطابق علی عمران ہی ہمیشہ اپنے آپ کو پرنس آف ڈھمپ کہلاتا ہے۔ لیکن آپ کا حلیہ اصل علی عمران سے نہیں ملتا اور آپ سنٹرل ایشیا کے ایک بہت بڑے سمگلر کے روپ میں سامنے آئے ہیں ۔۔۔ اور اس سے قبل آپ کا نام بطور سمگلر کبھی سننے میں نہیں آیا۔ حالانکہ پاکیشیا اور سنٹرل ایشیا میں بھی ہمارے روابط وہاں کے بڑے بڑے سمگلروں سے ہیں ۔۔۔ لیکن اس سے قبل آپ کبھی سامنے نہیں آئے۔ اس سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ آپ نے دانستہ سمگلر کا روپ دھارا ہے تاکہ آپ ہم تک پہنچ سکیں ۔۔۔ اب اس بات کو ثابت کرنا آپ کا کام ہے کہ آپ واقعی ایک سمگلر ہیں اور علی عمران نہیں۔ اگر آپ نے ثابت کر دیا۔ کہ آپ علی عمران نہیں تو ہم آپ سے سودا کرنے پر تیار ہیں ورنہ دوسری صورت میں آپ زندہ یہاں سے واپس نہیں جا سکتے" ۔۔۔ چیف باس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا

لیکن اس کی بات چیت میں اتنا فرق ضرور پڑ گیا تھا کہ اب وہ تم کی بجائے آپ کا لفظ اختیار کر رہا تھا۔

"اوہ۔۔۔۔ تو یہ غلط فہمی ہوئی ہے۔ مادام بریڈی کو۔۔۔۔ اس نے پرنس آف ڈھمپ کا نام سن کر یہ فرض کر لیا کہ ہم علی عمران ہیں"۔ عمران نے بے اختیار ہنستے ہوئے کہا۔

"مجھے اب بھی یقین ہے کہ تم علی عمران ہو۔ اگر تمہارا میک اپ صاف کیا جائے تو اصلی علی عمران ابھی نمودار ہو جائے گا"۔۔۔۔ مادام بریڈی نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ۔۔۔۔ آپ ہماری توہین نہیں کر سکتیں۔ ہم اس وقت ٹوباز کے مہمان ہیں۔ اس لئے آپ ایسی باتیں کر رہی ہیں۔ لیکن اب آپ نے تم کا لفظ ہمارے لئے استعمال کیا تو ہم یہاں بھی آپ کو عبرت ناک سزا دینے پر قادر ہیں"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے مادام۔۔۔۔ آپ خاموش رہیں۔ ہم خود بات کر لیتے ہیں۔ آپ کی تجویز درست ہے۔ پرنس کا میک اپ چیک کیا جائے گا"۔ چیف باس نے مادام سے مخاطب ہو کر کہا۔

"گو اس بات میں ہماری توہین کا پہلو نکلتا ہے۔ لیکن آپ کا شک بھی اپنی جگہ حالات کی وجہ سے درست ہے۔ آپ بے شک اپنی طرف سے اطمینان کر لیں۔۔۔۔ ہم اس امتحان سے گزرنے کے لئے پوری طرح تیار ہیں"۔۔۔۔ عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور مادام بریڈی کی آنکھوں میں موجود چمک عمران کی اس بات سے بجھ سی گئی۔

"تولیہ اور امونیا لایا جائے"۔۔۔۔ چیف باس نے اپنے ایک ساتھی نقاب پوش سے کہا اور وہ تیزی سے اٹھ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک تسلہ اور امونیا کی بڑی سی بوتل موجود تھی۔۔۔۔ اس نے کاندھے پر بڑا سا تولیہ اٹھا رکھا تھا۔ پھر عمران نے اس تسلے میں منہ جھکا کر امونیا سے خوب اچھی طرح منہ دھویا اور مادام کے ساتھی نے تولیے سے عمران کے چہرے کو مخصوص انداز میں خوب رگڑ کر صاف کیا۔۔۔۔ لیکن عمران نے سپیشل میک اپ کر رکھا تھا۔ ظاہر ہے یہ سپیشل میک اپ امونیا سے نہیں دھل سکتا تھا اس لئے کافی دیر تک رگڑنے کے باوجود عمران کے چہرے پر کوئی فرق ظاہر نہ ہوا تو وہ پیچھے ہٹ گیا۔ مادام بریڈی کا چہرہ لٹک گیا تھا۔

"اب بولیئے مادام۔۔۔۔ پرنس کا چہرہ تو ویسے ہی ہے"۔۔۔۔ چیف باس نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"یہ کوئی مخصوص میک اپ ہے۔ تم لوگوں کو جدید میک اپ کے بارے میں کوئی علم نہیں۔ آج کل جو میک اپ کے کیمیکلز آ رہے ہیں وہ امونیا سے صاف نہیں ہوتے بلکہ الکحل سے صاف ہوتے ہیں"۔ اچانک مادام نے کچھ سوچتے ہوئے کہا اور اس کی آنکھیں ایک بار پھر چمک اٹھیں۔

"ہو سکتا ہے آپ درست کہہ رہی ہوں۔ آپ اس طرح بھی اطمینان کر لیجئے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ اس کا اپنا ایجاد کردہ سپیشل میک اپ دنیا کے کسی بھی کیمیکل سے صاف نہیں ہو سکتا۔ اس کی صفائی کے لئے صرف سادہ پانی چاہیئے۔ اور انسانی نفسیات

یہی ہے کہ وہ سامنے کی بات ہمیشہ نظر انداز کر دیتا ہے۔ اسی اصول کو سامنے رکھ کر عمران نے طویل ریسرچ کے بعد یہ میک اپ ایجاد کیا تھا
لوگ اسے صاف کرنے کے لئے دنیا بھر کے کیمیکلز استعمال کر سکتے ہیں ——— لیکن انہیں کبھی بھی سادہ پانی استعمال کرنے کا خیال نہیں آ سکتا۔ اور عمران کا خیال آج تک درست ہی ثابت ہوا تھا۔ مادام بھی اپنی جگہ درست کہہ رہی تھی ——— کیوں کہ آج کل بازار میں جو میک اپ کا جدید سامان آ رہا تھا وہ خالص الکحل سے صاف ہو جاتا تھا۔

چنانچہ مادام کے کہنے پر چیف باس نے خالص الکحل منگوایا اور ایک بار پھر عمران کا منہ دھلنے لگا اور اُسے دوبارہ تولیے سے رگڑا گیا لیکن اس بار بھی اس کے چہرے پر ذرہ برابر بھی فرق نہ پڑا تو مادام بالکل ہمت ہار گئی

"میں معافی چاہتی ہوں پرنس ——— مجھ سے غلطی ہوئی ہے۔ آپ واقعی میک اپ میں نہیں ہیں" ——— مادام بریڈی نے ندامت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم نے آپ کو معاف کیا۔ بہر حال ہم اپنے وعدے پر قائم ہیں سودا طے ہو جانے کے بعد آپ تک ہمارا تحفہ ایک قیمتی ترین ہیرے کی صورت میں ضرور پہنچے گا" ——— عمران نے بڑی فراخ دلی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بہت بہت شکریہ ——— اچھا چیف ——— ہمیں اجازت دیجئے اور آپ سودا طے کرتے رہیں۔ یہ درست ہے کہ مجھ سے اندازے کی غلطی ہو گئی ہے۔ بہر حال میں نے آپ کو ایک بڑا گاہک دے دیا ہے"

مادام بریڈی نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے چیف باس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"دو منٹ توقف کیجئے ——— یہ ثبوت تو آپ نے تجویز کیا تھا۔ اب ہم خود اپنا ثبوت پیش کرتے ہیں اسے بھی دیکھتی جائیے ——— سیکرٹری" عمران نے مادام بریڈی سے مخاطب ہو کر کہا اور آخر میں اس نے جوزف کو آواز دی۔

"یس پرنس" ——— جوزف نے ادب سے سر جھکاتے ہوئے بڑے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"چیف اور مادام کو وہ کاغذات دکھائے جائیں جن سے ثابت ہو کہ ہم واقعی ریاست ڈھمپ کے ولی عہد ہیں اور ہمارا نام سعود ابن رضا ہے" عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس پرنس" ——— جوزف نے جواب دیا اور پھر جیب میں ہاتھ ڈال کر اس نے ایک پلاسٹک کا خوبصورت لفافہ نکالا۔ جس میں سے دو کاغذات نکال کر اس نے چیف کی طرف بڑھا دیئے ——— چیف اور مادام بریڈی نے غور سے انہیں دیکھا۔ ان میں سے ایک کاغذ اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری کا اس کے خصوصی پیڈ اور مہر سے جاری کردہ تھا جس میں سعود ابن رضا ولی عہد ریاست ڈھمپ کو اقوام متحدہ کی جنرل کونسل میں بطور ممبر شامل ہونے کا اختیار دیا گیا تھا ——— اور دوسرا کاغذ حکومت کافرستان کے صدر کی طرف سے جاری کردہ تھا۔ جس میں سعود ابن رضا کی ولی عہدی کی سرکاری طور پر تصدیق کی گئی تھی۔

کاغذات اصلی تھے۔ مہریں اور مونوگرام سب اصلی تھے۔ اس لئے مادام

بریڈی اور چیف باس دونوں ان کاغذات کے بعد پوری طرح مطمئن ہو گئے۔

"میں ایک بار پھر معافی چاہتی ہوں پرنس" ——— اس بار مادام بریڈی نے پورے خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

"شکریہ ——— ہمیں خوشی ہے کہ آپ کو اطمینان ہو گیا۔ ویسے آپ اس علی عمران کی تلاش جاری رکھیئے۔ اور اب ہم بھی اسے زندہ نہ چھوڑیں گے۔ وہ خواہ مخواہ پرنس آف ڈھمپ کے الفاظ سے ہمیں پریشان کرتا رہتا ہے ——— اگر چیف باس اجازت دیں تو سودے کی تکمیل کے بعد ہم اپنے ذرائع سے علی عمران کو تلاش کر کے چیف باس کے حوالے کر سکتے ہیں لیکن اب ہمیں یاد آ رہا ہے کہ ہوٹل میں مادام نے ہمیں بتایا تھا کہ علی عمران بذاتِ خود سمگلر ہے ——— اور وہ ٹوپاز سے سودا بھی کر چکا ہے"

عمران نے یوں کہا جیسے اُسے اچانک یہ بات یاد آ گئی ہو۔

"وہ تو میں نے آپ کو چیک کرنے کے لئے بات بنائی تھی۔ اور جب آپ علی عمران کے نام پر چونکے تھے تو مجھے یقین آ گیا تھا کہ آپ ہی اصلی علی عمران ہیں" ——— مادام بریڈی نے ندامت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویسے مادام ——— میں نے علی عمران کی فائل کراس ورلڈ آرگنائزیشن اور سٹار ورلڈ آرگنائزیشن سے حاصل کر کے بغور پڑھی ہے۔ وہ بے حد خطرناک آدمی ہے۔ وہ اگر واقعی پرنس کی جگہ ہوتا تو اتنی آسانی سے اکیلا یہاں نہ چلا آتا" ——— چیف باس نے مادام سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ وہ فائلیں یا ان کی نقولات مجھے مہیا کر سکتے ہیں ——— تاکہ میں انہیں پڑھ کر عمران کے متعلق مزید تفصیلات سے آگاہ ہو سکوں اور پھر

اُسے تلاش کروں" ——— مادام بریڈی نے کہا۔

"وہ نقولات ہمارے سپیشل گروپ کے پاس ہیں۔ اس لئے فوری طور پر مہیا نہیں ہو سکتیں آپ براہِ راست ان تنظیموں سے وہ فائلیں حاصل کر سکتے ہیں ——— ان کے اخراجات میں ادا کر دوں گا"

ٹوپاز نے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— اچھا اب مجھے اجازت" ——— مادام بریڈی نے کہا اور پھر وہ چیف باس سے مصافحہ کرنے اور پرنس کو سلام کرنے کے بعد اپنے ساتھیوں سمیت کمرے کے دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی ——— چیف کا ساتھی نمبر ٹو بھی ان کی رہنمائی کے لئے ان کے ساتھ چلا گیا۔ ادھر عمران سوچ رہا تھا کہ یہاں سے فرصت ملتے ہی وہ اپنا ریکارڈ ہر قیمت پر ان دونوں تنظیموں سے غائب کر دے گا ——— تاکہ آئندہ مجرم اس کے حالات و واقعات سے اتنی آسانی سے واقف نہ ہو سکیں۔ اُسے آج تک یہ خیال ہی نہ آیا تھا کہ یہ دونوں تنظیمیں دیگر مجرموں اور جاسوسوں کا ریکارڈ رکھ سکتی ہیں تو اس کا اور اس کے ساتھیوں اور ایکسٹو کا ریکارڈ بھی تو رکھ سکتی ہیں۔

"اب ہم دوست ہیں پرنس ——— پہلے آپ فرمائیے کیا پئیں گے" ——— مادام بریڈی کے جانے کے بعد چیف باس نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس نے اپنا نقاب بھی اتار دیا ——— چیف باس کا حلیہ عجیب و غریب تھا۔ وہ ادھیڑ عمر آدمی تھا۔ اس کے سر کے بال برف کی طرح سفید تھے۔ جب کہ چہرے پر موجود چھوٹی چھوٹی داڑھی سیاہ رنگ کی تھی۔

"ہم سوائے سادہ پانی کے اور کچھ نہیں پیتے ۔ اور اس وقت ہمیں پیاس نہیں ہے اس لئے اس تکلف کو رہنے دیجئے ۔ اور سودے کی بات کیجئے ۔ تاکہ وقت بچ سکے "۔۔۔۔ علی عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا ۔

"آپ کس چیز کا سودا کرنا چاہتے ہیں "۔۔۔۔ چیف باس نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا ۔

"ہمیں اطلاع ملی ہے کہ آپ ایکس وائی تیار کرتے ہیں ۔ اب تک ہم ایکس وائی دوسرے لوگوں سے خریدتے رہے ہیں ۔ لیکن اب ہم آپ سے براہِ راست اس کا سودا کرنا چاہتے ہیں "۔۔۔۔ علی عمران نے جواب دیا ۔

"آپ کتنا مال خریدنا چاہتے ہیں "۔۔۔۔ چیف باس نے پوچھا ۔

"دیکھیے ۔۔۔۔ ہم بہت بڑا سودا کرنے کے قائل ہیں ۔ اس لئے ہم نے مادام برڈی کو بھی بتایا تھا کہ جتنی ایکس وائی آپ کی لیبارٹری ایک سال میں تیار کر سکتی ہے ۔ ہم وہ ساری خریدنا چاہتے ہیں ۔۔۔۔ اور ہم ایک سال کی پیداوار کی رقم ایڈوانس دینے کے لئے تیار ہیں ۔ لیکن شرط یہ ہے کہ ایک سال تک ہمارے علاوہ اور کسی کو ایکس وائی کی سپلائی نہ کی جائے ۔۔۔۔ ہم پوری دنیا میں ایکس وائی کے سول ڈسٹری بیوٹر بننا چاہتے ہیں ۔ اور اگر آپ نے وعدہ اچھی طرح نبھایا تو ہم مزید اسی طرح دس سال کا بھی سودا کر سکتے ہیں "۔۔۔۔ علی عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا ۔

"اوہ ۔۔۔۔ معاف کیجئے پرنس ۔۔۔۔ آپ کو اندازہ ہے کہ آپ

کتنا بڑا سودا کر رہے ہیں ۔ ایک سال میں ہماری لیبارٹری ایکس وائی دس ہزار ٹن تیار کرتی ہے ۔ اور دس ہزار ٹن کا معاوضہ تھوک میں بھی کھربوں ڈالر سے بھی زیادہ جا پڑے گا "۔۔۔۔ چیف باس نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا ۔

"ہمیں پوری طرح اندازہ ہے اور ہم اس کے لئے پوری طرح تیار ہو کر آئے ہیں ۔ آپ رقم کی بات مت کیجئے ۔ رقم ہمارے لئے کوئی حیثیت نہیں رکھتی ۔۔۔۔ آپ ہمارے تاج میں جو ہیرا دیکھ رہے ہیں ۔ یہ ہیرا عالمی منڈی سے ہم نے ایک ارب ڈالر میں خریدا تھا اور اب اس کی قیمت دو ارب ڈالر سے زیادہ ہو چکی ہے "۔۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"اوہ ۔۔۔۔ میں معذرت خواہ ہوں ۔۔۔۔ بہرحال آپ ریٹ طے کر لیں "۔۔۔۔ چیف باس نے آمادہ ہوتے ہوئے کہا ۔

"دیکھیے ۔۔۔۔ میں اصول کا پابند ہوں ۔ چونکہ میں نے کثیر رقم بطور ایڈوانس دینی ہے ۔ اس لئے سب سے پہلے میں اس بات کا یقین کرنا چاہتا ہوں کہ واقعی لیبارٹری آپ کی ہے ۔۔۔۔ دوسری بات یہ کہ آپ کی لیبارٹری کی روزانہ پیداوار کیا ہے ۔ تیسری بات یہ کہ ایکس وائی کی کوالٹی کے متعلق گارنٹی کہ وہ سودا مکمل ہونے تک صحیح رہے گی "۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"آپ کس قسم کی گارنٹی لینا چاہتے ہیں "۔۔۔۔ چیف باس نے سپاٹ لہجے میں کہا ۔

"جس قسم کی گارنٹی بھی آپ دے سکیں ۔۔۔۔ جس سے میرا اطمینان

ہو جائے "۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔
"اس کی تو ایک ہی صورت ہو سکتی ہے کہ ہم آپ کو اپنی لیبارٹری
دکھائیں۔ اور اس میں ایکس وائی تیار ہوتی دکھائیں ۔۔۔۔ اس طرح
آپ کو نہ صرف اس بات کا یقین آجائے گا کہ لیبارٹری ہماری ہے ۔
دوسرا آپ یہ بھی چیک کر لیں گے کہ شروع سے آخر تک ہر مرحلہ آٹومیٹک
مشینوں سے طے ہوتا ہے ۔۔۔۔ اس لئے اس کی کوالٹی ڈاؤن کا تصور
بھی نہیں کیا جا سکتا ۔ اور تیسری بات یہ کہ آپ کو علم بھی ہو جائے گا کہ
کتنی پیداوار لیبارٹری دیتی ہے "۔۔۔۔ چیف باس نے کہا۔
"مجھے لیبارٹری دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ اگر اس کے علاوہ آپ
میرا اطمینان کرا دیں تو میرا وقت بچ جائے گا "۔۔۔۔ عمران نے بڑے
بے نیازانہ لہجے میں کہا۔ وہ انسانی نفسیات سے اچھی طرح واقف تھا اسے
معلوم تھا کہ اگر اس نے لیبارٹری دیکھنے کا اشتیاق ظاہر کیا تو چیف
باس بدک بھی سکتا ہے ۔۔۔۔ اور اگر وہ انکار کرے گا تو چیف باس
خود ہی اصرار کرنا شروع کر دے گا ۔
"اس کے سوا اور کوئی صورت بھی نہیں ۔۔۔۔ بہر حال آپ کا وقت
ضائع نہیں ہو گا ۔۔۔۔ لیبارٹری قریب ہی ہے "۔۔۔۔ چیف باس
نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"قریب ہے ۔۔۔۔ کیا مطلب ۔۔۔۔ کیا اسی جہاز میں ہے "
عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"ارے نہیں ۔۔۔۔ جہاز میں اتنی بڑی اور قیمتی لیبارٹری کیسے
بن سکتی ہے ۔۔۔۔ البتہ جہاز سے اس کا راستہ ضرور جاتا ہے۔ یہاں

سمندر میں ایک بڑا جزیرہ زیر آب موجود ہے۔ اس کے اندر لیبارٹری
بنائی گئی ہے "۔۔۔۔ چیف باس نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"اوہ ۔۔۔۔ ویری گڈ ۔۔۔۔ واقعی آپ کا یہ کارنامہ قابل داد
ہے "۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
"اچھا ۔۔۔۔ آپ تشریف رکھیں ۔۔۔۔ میں انتظامات مکمل کر
لوں۔ کیونکہ لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات ایسے ہیں کہ سوائے مخصوص
آدمیوں کے اس کے اندر کوئی نہیں جا سکتا ۔۔۔ اور آپ شاید ان مخصوص
آدمیوں کے علاوہ پہلے آدمی ہوں گے ۔۔۔۔ جو اس لیبارٹری میں
داخل ہوں ۔ اور آپ کے داخلے کے لئے ہمیں خصوصی انتظامات کرنے
پڑیں گے ۔ اور یہ بات میں بتا دوں کہ آپ اکیلے ہی اندر جا سکیں گے ۔
آپ کے یہ باڈی گارڈ یہیں رہیں گے "۔۔۔۔ چیف باس نے کہا۔
"کوئی بات نہیں ۔۔۔۔ بہر حال آپ کو ان انتظامات میں کتنی دیر
لگے گی "۔۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
"زیادہ سے زیادہ آدھا گھنٹہ ۔۔۔۔ اگر آپ چاہیں تو آپ کو ایک اور
کمرے میں پہنچا دیا جائے جہاں آپ آرام کر سکتے ہیں "۔۔۔۔ چیف باس
نے اٹھتے ہوئے کہا۔
"اگر ایسا ہو جائے تو زیادہ درست رہے گا "۔۔۔۔ عمران نے
جواب دیا۔
"تو تشریف لائیے "۔۔۔۔ چیف باس نے کہا اور عمران اٹھ
کھڑا ہوا اور پھر چند لمحوں بعد وہ چیف باس کے ساتھ چلتا ہوا اس
کمرے سے نکل کر ایک راہداری سے گزرا اور چیف باس نے راہداری

کے آخر میں موجود ایک دروازہ کھولا اور انہیں اندر جانے کے لئے کہا۔
یہ کمرہ خواب گاہ کی طرز پر سجا ہوا تھا ـــــ اور اس میں آرام کرسیاں
بھی موجود تھیں۔

"آپ تشریف رکھیں ـــــ میں کافی بھجواتا ہوں" ـــــ
چیف باس نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا کمرے
میں داخل ہو گیا ـــــ جوزف اور جوانا بھی اس کے پیچھے اندر چلے
گئے جب کہ چیف باس تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔

"جوزف ـــــ تم دروازے پر ٹھہرو اور خیال رکھو ـــــ میں
صفدر کو کال کر لوں" ـــــ چیف باس کے جاتے ہی عمران نے جوزف
سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور جوزف تیزی سے دروازے کی طرف بڑھتا چلا
گیا۔

"باس ـــــ لطف نہیں آیا ـــــ میرا کئی بار جی چاہا تھا کہ اس
مادام کی گردن مروڑ دوں۔ بڑی مشکل سے میں نے اپنے آپ پر ضبط کیا"
جوانا نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جو گانٹھ ہاتھ سے کھل جائے جوانا ـــــ اُسے دانت سے نہیں کھولا
کرتے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاتھ سے کھولنے میں دیر لگتی ہے ـــــ جب کہ دانت سے نہ صرف
گانٹھ فوراً کھل جاتی ہے بلکہ دھاگہ بھی کٹ جاتا ہے" ـــــ جوانا نے
ایک آرام کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور عمران نے اُسے جواب دینے کی
بجائے مسکراتے ہوئے ہاتھ میں پہنی ہوئی گھڑی کا ونڈ بٹن تیزی سے
[illegible] شروع کر دیا ـــــ چند لمحوں بعد ہی ڈائل پر سرخ رنگ کا ایک

نقطہ تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔

"ہیلو ـــــ ہیلو ـــــ پرنس آف ڈھمپ سپیکنگ اوور"
عمران نے گھڑی کے قریب منہ لے جا کر سرگوشیانہ لہجے میں کہا۔

"یس صفدر سپیکنگ اوور" ـــــ چند لمحوں بعد ہی دوسری طرف
سے صفدر کی آواز سنائی دی۔ اور ڈائل پر جلنے بجھنے والے نقطے کا رنگ
سبز ہو گیا۔

"کہاں ہو تم اوور" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"ہم آپ کے جہاز کے قریب ہی ایک کشتی میں موجود ہیں۔ غوطہ خوری
کا سامان ہمارے پاس موجود ہے اور ہم آپ کے کاشن کے منتظر ہیں
اوور" ـــــ صفدر نے جواب دیا۔

"اوہ ـــــ ویری گڈ ـــــ اس کا مطلب ہے تم نے دماغ استعمال
کیا ہے۔ لیبارٹری اس جہاز کے قریب ہی زیر آب جزیرے کے اندر ہے۔
میں آدھے گھنٹے کے اندر وہاں پہنچ جاؤں گا ـــــ تم تیار رہنا ہو سکتا
ہے مجھے تمہاری ضرورت پڑ ہی جائے اوور" ـــــ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــ ہم تیار ہیں اوور" ـــــ دوسری طرف سے
بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"اوور اینڈ آل" ـــــ عمران نے کہا اور ونڈ بٹن کو دبا کر رابطہ
ختم کر دیا۔ وہ ایسے موقع پر زیادہ باتیں نہ کرنا چاہتا تھا۔ اس لئے اس
کے لئے اتنا اطمینان ہی کافی تھا کہ اس کے ساتھی قریب ہی موجود ہیں
اور پھر اس نے آنکھیں بند کر لیں ـــــ اور لیبارٹری میں داخل
ہونے کے بعد اس کی تباہی کا لائحہ عمل سوچنا شروع کر دیا۔ ایسا لائحہ

عمل جس سے لیبارٹری بھی تباہ ہو جائے اور وہ خود بھی بچ نکلے۔

مادام ہربیٹڈی اپنے ساتھیوں جیمز اور رچرڈ کے ہمراہ جہاز سے ایک لانچ پر اتری ـــــ اور پھر لانچ تیز رفتاری سے ساحل کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ مادام کا چہرہ ندامت اور جھنجلاہٹ سے سرخ ہو رہا تھا۔ اُسے زندگی میں پہلی بار پرنس کے معاملے میں زک اٹھانی پڑی تھی۔ اُسے مکمل یقین تھا ـــــ کہ پرنس ہی دراصل علی عمران ہے۔ لیکن میک اپ نہ صاف ہونے سے اس کا خیال غلط نکلا اور پھر پرنس نے دستاویزات پیش کر کے اس کے خیال کو بالکل ہی غلط ثابت کر دیا تھا ـــــ اور اس طرح اُسے ٹوپاز کے چیف باس کے سامنے بڑی طرح ندامت کا سامنا کرنا پڑا۔ اس کی چھٹی حس کہہ رہی تھی کہ کہیں نہ کہیں کوئی گڑبڑ ضرور ہے۔ لیکن کوئی بات واضح طور پر سامنے نہ آ رہی تھی ـــــ جیمز اور رچرڈ بھی مادام کا موڈ دیکھ کر خاموش بیٹھے تھے۔

"جیمز ـــــ آج مجھے زندگی میں پہلی بار ندامت اٹھانی پڑی ہے۔ میرا جی چاہ رہا ہے کہ یا تو اس پرنس کو گولی مار دوں یا پھر خودکشی کر لوں"۔ مادام نے جیمز سے مخاطب ہو کر جھلاہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"ویسے مادام ـــــ آپ نے اُسے چیف سے ملانے میں جلدی کی ہے ہمیں اسے اور زیادہ چیک کر لینا چاہیئے تھا"ـــــ جیمز نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ واقعی مجھ سے جلدی ہوئی ہے۔ دراصل اس کا نام اور پھر علی عمران کے نام پر اس کا چونکنا۔ میں اس نتیجے پر پہنچی کہ یہی اصلی عمران ہے"ـــــ مادام نے جواب دیا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ لانچ ساحل پر پہنچ گئی اور مادام، جیمز اور رچرڈ لانچ سے اتر آئے ـــــ وہاں موجود چیف باس کے آدمیوں نے ان کے ہتھیار انہیں واپس کئے اور وہ اپنی کار میں سوار ہو گئے۔ جیمز نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور تیزی سے موڑ کر واپس چل دیا۔ تھوڑی ہی دور وہ آگے بڑھے تھے کہ انہیں اپنے ساتھیوں کی دو کاریں ایک طرف کھڑی نظر آئیں ـــــ یہ وہ لوگ تھے جن کے ذمہ نگرانی کا کام تھا۔ ان میں سے ایک نوجوان نے آگے بڑھ کر مادام کی کار کو رکنے کا اشارہ کیا۔

"کیا بات ہے ہمینڈ"ـــــ مادام نے کار سے سر باہر نکالتے ہوئے پوچھا۔

"مادام ـــــ ہم نے ایک مشکوک کار کو چیک کیا تھا۔ اس میں دو آدمی تھے۔ لیکن تھوڑی دیر بعد ہم نے دوبارہ جا کر چیکنگ کی تو وہ کار

واپس جا چکی تھی"۔۔۔۔ ہمینڈ نے کہا۔

"تو پھر میں کیا کروں۔ اس کا مطلب ہے وہ لوگ مشکوک نہ ہوں گے"۔ مادام نے جو پہلے ہی جلائی ہوئی تھی ۔۔۔۔ ہمینڈ پر ہی الٹ پڑی۔

"مادام ۔۔۔۔ یہاں تک تو واقعی کوئی ایسی بات نہیں تھی۔ لیکن میں نے مزید چیک کیا تو پتہ چلا کہ ان دونوں کے پیروں کے نشانات تھوڑی ہی دور گئے تھے اور پھر وہ واپس لوٹ پڑے ۔۔۔۔ مجھے یوں لگا جیسے انہوں نے صرف ہم سے پیچھا چھڑانے کے لئے یہ حرکت کی تھی۔ چنانچہ میں نے مزید چیکنگ کی تو پتہ چلا کہ ان کی کار گھاٹ پر موجود ہے ۔۔۔۔ وہاں انکوائری پر معلوم ہوا کہ ان دونوں آدمیوں کے ساتھ ایک عورت بھی تھی اور تینوں نے بھاری رقم دے کر ایک لانچ کرایہ پر لی ہے جس میں غوطہ خوری کا سامان بھی موجود ہے اور وہ لانچ لے کر سمندر کے اس حصے کی طرف گئے ہیں جدھر جہاز موجود ہے ۔۔۔۔ اور سب سے اہم بات جو لانچ کے مالک نے بتائی ہے۔ کہ جب رقم دینے کے لئے ان میں سے ایک آدمی نے جیب میں ہاتھ ڈالا تو اس کی جیب سے رقم کے ساتھ ساتھ ایک ٹکٹ بھی نکلا تھا۔ یہ ٹکٹ ہوائی جہاز کا تھا ۔۔۔۔ اور یہ پاکیشیا سے ساراک سٹی کے لئے جاری کیا گیا تھا"۔۔۔۔ ہمینڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیا سے جاری کیا گیا تھا۔ اوہ ۔۔۔۔ پھر تو معاملہ کچھ واضح ہو جاتا ہے۔ یہ لوگ کون ہو سکتے ہیں اگر یہ پرنس کے ساتھی ہیں تو پھر انہیں پاکیشیا کی بجائے کافرستان سے آنا چاہئے تھا ۔۔۔۔ کیونکہ پرنس کافرستان میں رہتا ہے۔ پاکیشیا میں تو علی عمران ہی رہتا ہے۔ اور اگر یہ پرنس کے ساتھی نہیں ہیں تو پھر ان لوگوں کا ہوٹل سے یہاں ہمارا تعاقب کرنا۔ اور پھر غوطہ خوری کا سامان لے کر جہاز کی طرف جانا۔ کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا"۔ مادام نے کار کا دروازہ کھول کر باہر نکلتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر سوچ کی گہری لکیریں پھیلی ہوئی تھیں۔

"مجھے تو یقین ہے مادام ۔۔۔۔ کہ یہ لوگ پرنس کے ساتھی ہیں"۔ ہمینڈ نے جواب دیا۔

"اگر تمہیں یقین ہے تو پھر پرنس ہی علی عمران ہے۔ لیکن مجھے اس کا ثبوت چاہئے۔ حتمی ثبوت"۔۔۔۔ مادام نے غصے سے ایک ہاتھ کی مٹھی بنا کر دوسرے ہاتھ پر مارتے ہوئے کہا۔

"اس کی ایک ہی صورت ہے کہ ہم لانچ لے کر ان کے پیچھے جائیں اور پھر انہیں پکڑ کر ان پر تشدد کیا جائے مجھے یقین ہے کہ اصل صورت حال سامنے آ جائے گی"۔۔۔۔ جیمز نے فوراً تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔۔ آؤ گھاٹ پر ہماری لانچیں تو موجود ہی ہوں گی"۔ مادام نے رضامند ہوتے ہوئے کہا۔ وہ دل سے چاہتی تھی کہ کوئی ایسا ثبوت مل جائے۔ جس سے وہ ٹوپاز کے چیف باس کو یقین دلا سکے کہ وہ سچی تھی۔ چنانچہ مادام تیزی سے واپس کار میں بیٹھی ۔۔۔۔ اور پھر جیمز نے انتہائی تیز رفتاری سے کار گھاٹ کی طرف بھگانی شروع کر دی۔ ہمینڈ اور اس کے ساتھیوں کی دوسری کار بھی ان کے پیچھے تھی۔ اور پھر چند لمحوں بعد وہ گھاٹ پر پہنچ گئے ۔۔۔۔ یہاں ان کی تنظیم کی دو لانچیں موجود تھیں۔ لیکن وہ سب ایک ہی لانچ میں سوار ہو گئے اور جیمز نے ہی لانچ کی ڈرائیونگ بھی سنبھال لی۔ جب کہ مادام نے لانچ میں موجود طاقتور دوربین سنبھالی اور اس نے جہاز کو دیکھنا شروع کر دیا ۔۔۔۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد ہی اس

کی نظریں جہاز سے تھوڑی دور موجود ایک لانچ پر پڑ گئیں۔ جس پہ دو مرد اور ایک عورت غوطہ خوری کا لباس پہنے عرشے پر بیٹھے ہوئے صاف نظر آ رہے تھے۔

"لانچ یہیں روک دو۔" ــــــ مادام نے جیمز سے کہا اور جیمز نے لانچ روک لی۔

"ہیمنڈ ــــــ دیکھو ــــــ کیا یہ وہی لوگ ہیں۔" ــــــ مادام نے دُوربین ہیمنڈ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور ہیمنڈ نے دُوربین لے کر دیکھنا شروع کر دیا۔

"بالکل مادام ــــــ یہ دونوں آدمی وہی ہیں۔" ــــــ ہیمنڈ نے پُرجوش لہجے میں کہا۔

"جیمز ــــــ میرا خیال ہے ہم یہاں ان پر تشدد نہیں کر سکتے۔ کیوں کہ ہر طرف مختلف لانچیں موجود ہیں۔ ہمیں ان کی چیکنگ کا کوئی اور طریقہ سوچنا چاہیئے۔ جس سے بغیر تشدد کے فوری طور پہ اصل بات کا پتہ لگ جائے۔" مادام نے کہا۔

"ایک طریقہ اور بھی ہو سکتا ہے کہ میں غوطہ خوری کے ذریعے ان کی لانچ کے نیچے جا کر مائیک بٹن لگا دوں ــــــ اس طرح ہم یہاں بیٹھے ان کی باتیں سن سکتے ہیں ہو سکتا ہے ان کی آپس کی بات چیت میں کوئی کلیو مل جائے۔" ــــــ جیمز نے جواب دیا۔

"ویری گڈ ــــــ یہ ٹھیک ہے۔ انہیں چوں کہ گفتگو کے سنے جانے کا خیال تک نہ ہو گا۔ اس لئے وہ آزادانہ گفتگو کر رہے ہوں گے۔" مادام نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور جیمز مادام کے رضامند ہوتے ہی سٹیرنگ

چھوڑ کر تیزی سے لانچ کے نچلے کمرے کی طرف دوڑ پڑا۔ جہاں غوطہ خوری کے سامان کے ساتھ ساتھ اس قسم کا سائنسی سامان موجود تھا ــــــ چند ہی لمحوں بعد وہ غوطہ خوری کا لباس پہنے اوپر عرشے پر آیا۔ اس نے مائیک کیچر مادام کے ہاتھ میں تھما دیا اور پھر تیزی سے سمندر میں کود گیا۔ ظاہر ہے مائیک بٹن اس کے پاس ہی ہو گا ــــــ تھوڑی دیر بعد مائیک کیچر میں ٹھک ٹھک کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ اور مادام چونک کر اس کی طرف متوجہ ہو گئی۔ کیوں کہ یہ آوازیں بتا رہی تھیں کہ جیمز مائیک بٹن کو لانچ کے پیندے میں نصب کرنے میں مصروف ہے ــــــ اور پھر ایک ہلکی سی کھڑک کی آواز سنائی دی اور مائیک کیچر پر ایک بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔ یہ بلب سرخ رنگ کا تھا چند لمحے جلنے بجھنے کے بعد بلب کا رنگ اچانک سبز ہو گیا اور مادام چونک پڑی ــــــ کیوں کہ اس بلب کے جلنے کا مطلب تھا کہ مائیک بٹن نے اپنا کام شروع کر دیا ہے۔ اس مائیک بٹن میں آواز کیچ کرنے والا ایک جدید ترین آلہ نصب تھا ــــــ اس آلے میں یہ خوبی تھی کہ پانی میں رہنے کے باوجود یہ اپنے اردگرد سو گز تک کے فاصلے کی مدھم سے مدھم آواز بھی کیچ کر کے دس فرلانگ تک پہنچا سکتا تھا۔ اور اس کی آوازیں مائیک کیچر سے آسانی سے دس فرلانگ دور سے سنی جا سکتی تھیں ــــــ مادام بریڈی کا گروپ چوں کہ جاسوسی کے کام کرتا رہتا تھا۔ اس لئے اس قسم کے آلات اکثر ان کے استعمال میں رہتے تھے۔ اور گھاٹ پر یہ لانچ بھی اسی مقصد کے لئے ہر وقت کھڑی رہتی تھی۔ کہ بوقت ضرورت وہ سمندر میں اس لانچ کو آسانی سے استعمال کر سکیں ــــــ اور اب یہ لانچ اور یہ آلات بروقت کام آ رہے تھے۔

"ٹوپاز جیسی بدقسمت تنظیم بھی شاید ہی کوئی ہوگی"۔۔۔۔ اچانک ایک نسوانی آواز ابھری۔

"کیوں۔۔۔ کیا ہوا ٹوپاز کو"۔۔۔۔ دوسری مردانہ آواز نے چونک کر کہا۔

"اب دیکھو نا۔۔۔۔ نہ ہینگ لگی اور نہ پھٹکڑی۔۔۔۔ اور عمران ٹوپاز کی لیبارٹری تک پہنچنے میں کامیاب ہوگیا"۔۔۔۔ اسی نسوانی آواز نے جواب دیا۔

"اس میں ٹوپاز کی بدقسمتی سے زیادہ عمران کی خداداد عقل کا زیادہ دخل ہے۔ اس نے چکر ہی ایسا چلایا ہے کہ نہ صرف مادام بریڈی اس کے چکر میں آ گئی بلکہ ٹوپاز بھی لالچ میں پھنس گئی۔۔۔۔ بھلا کھربوں ڈالر کا سودا کون چھوڑ سکتا ہے"۔۔۔۔ مردانہ آواز نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"مجھے ٹوپاز کے چیف باس کی عقل پر حیرت ہو رہی ہے۔ کہ اس نے چیکنگ کی بھی ضرورت نہیں سمجھی اور آنکھیں بند کر کے ہر بات پر یقین کر لیا"۔۔۔۔ نسوانی آواز نے کہا۔

"ایسی بات نہیں جولیا۔۔۔۔ دراصل عمران ہر پہلو کو سامنے رکھتا ہے۔ وہ زیادہ سے زیادہ میک اپ ہی چیک کر سکتے ہیں۔ اور تمہیں معلوم ہے۔ کہ وہ ایسا میک اپ کرتا ہے جو دنیا کے کسی بھی کیمیکل سے نہیں دھلتا۔ اور پھر ہو سکتا ہے اس نے کوئی اور ثبوت بھی پہلے سے تیار کر رکھے ہوں"۔ مردانہ آواز نے جواب دیا۔

"اگر یہ عمران واقعی جاسوسی چھوڑ کر باقاعدہ سائنسی ایجادات میں سنجیدہ ہو جائے تو مجھے یقین ہے کہ دنیا بھر کے سائنسدان مل کر بھی اس

سے اچھی ایجادات نہ کر سکیں گے۔ اب بھلا دیکھو کسے خیال آ سکتا ہے کہ جو میک اپ دنیا بھر کے کیمیکلز سے نہیں دھل سکتا وہ صرف سادہ پانی سے دھل جاتا ہے"۔۔۔۔ جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ لیکن مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہی کہ اتنی بڑی لیبارٹری عمران اکیلا کیسے تباہ کرے گا"۔۔۔۔ ایک اور آواز نے کہا۔

"وہ شیطان ہے۔ انسان نہیں۔ اس نے اس کا بھی کوئی نہ کوئی طریقہ سوچ رکھا ہوگا"۔۔۔۔ جولیا نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر ان سب کے ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

اور مادام نے اتنا سننے کے بعد مائیک کیچر کو اسی لمحے کشتی پر چڑھ آنے والے حبشی کی طرف پھینکا اور پھر تیزی سے نچلے کمرے کی طرف دوڑتی چلی گئی۔ اس کا چہرہ جوش کی شدت سے سرخ ہو رہا تھا۔۔۔۔ اس کا خیال درست نکلا تھا۔ کمرے میں پہنچتے ہی وہ کشتی میں نصب بڑے سے ٹرانسمیٹر کی طرف لپکی۔ اور اس نے تیزی سے چیف باس کی مخصوص فریکوئنسی سیٹ کی اور پھر بٹن دبا کر اس نے تیز لہجے میں چیف باس کو پکارنا شروع کر دیا۔

"یس۔۔۔۔ چیف باس سپیکنگ اوور"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد چیف باس کی آواز ٹرانسمیٹر پر ابھری۔

"مادام بریڈی سپیکنگ۔۔۔۔ بوتھم۔۔۔۔ وہ پرنس کہاں ہے اوور"۔۔۔۔ مادام کے لہجے میں بے پناہ جوش تھا۔

"کیوں۔۔۔۔ کیا ہوا اوور"۔۔۔۔ چیف باس نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"جلدی بتاؤ۔۔۔۔ اس میں تمہارا ہی فائدہ ہے۔ ایک ایک لمحہ

قیمتی ہے اوور" ——— مادام نے چیختے ہوئے پوچھا۔

"وہ جہاز میں ہی ہے۔ اب میں اُسے لیبارٹری میں لے جانے والا ہوں۔ تاکہ اُسے لیبارٹری دکھا کر اس سے سودا مکمل کیا جا سکے۔ مگر بات کیا ہے اوور" ——— چیف باس کے لہجے میں شدید حیرت تھی۔

"اُسے لیبارٹری میں مت جانے دینا۔ کسی قیمت پر بھی نہیں۔ اُسے وہیں روکو۔ وہ پرنس آف ڈھمپ نہیں۔ علی عمران ہے۔ میں نے ثبوت حاصل کر لیا ہے ——— میں جہاز پر آ رہی ہوں اوور" ——— مادام نے پُرجوش لہجے میں کہا۔

"اوہ ——— دیکھو مادام ——— وہ ہماری تنظیم کے لئے بہت بڑا گاہک ہے۔ ایسا نہ ہو کہ تمہارا خیال پھر غلط نکلے اور وہ غصے میں آ کر سودا ہی کینسل کر دے اوور" ——— چیف باس نے کہا اُسے شاید مادام کی بات پر یقین نہ آ رہا تھا۔

"بو تھم ——— حماقت مت کرو۔ وہ علی عمران ہے۔ اور تمہاری لیبارٹری تباہ کرنے کا مشن رکھتا ہے۔ میں جہاز پر پہنچتے ہی تمہیں حتمی ثبوت دیتی ہوں۔ میرے آنے تک اُسے روکو ——— اول تو اُسے کسی بات پر شبہ نہ ہونے دو۔ کیوں کہ ہو سکتا ہے وہ نکل بھاگے۔ اور اگر اسے شبہ ہو جائے تو بے شک اُسے گولی مار دینا۔ ثبوت میرے ذمہ رہا اوور" مادام نے کہا۔

"اگر یہ بات ہے تو تم فوراً آ جاؤ۔ میں اُسے روکوں گا اوور" چیف باس نے کہا اور مادام نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کیا اور پھر تیزی سے بھاگتی ہوئی باہر آ گئی۔

"جلدی کرو جیمز ——— لانچ کو جہاز کی طرف لے چلو ——— جلدی" مادام نے جیمز سے کہا جو مائیک کیچر پکڑے دوسری طرف سے ہونے والی گفتگو سننے میں مصروف تھا۔

"تمہارا مقصد حل ہو گیا مادام ——— میں نے بھی گفتگو سنی ہے۔ وہ پرنس نہیں عمران ہے" ——— جیمز نے مائیک کیچر دوبارہ مادام کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"مجھے تو ثبوت بھی مل گیا ہے۔ جلدی کرو" ——— مادام نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔ اور جیمز نے سٹیئرنگ سنبھالا اور دوسرے لمحے لانچ ایک جھٹکا کھا کر آگے بڑھی اور پھر انتہائی تیز رفتاری سے تقریباً اڑتی ہوئی جہاز کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

چیف باس کو گئے ہوئے کافی دیر ہو گئی اور وہ چیف باس کی بھیجی ہوئی چائے بھی پی بیٹھے تھے۔ لیکن چیف باس واپس نہ لوٹا تھا عمران نے کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی دیکھی —— تو اس کے اندازے کے مطابق چیف باس کو گئے ہوئے آدھے گھنٹے سے زیادہ ہو چکا تھا جوزف بھی عمران کی کال کے بعد اندر آ کر بیٹھ چکا تھا۔

"میرا خیال ہے ہمیں اب چیف باس کو خود ہی تلاش کرنا پڑے گا" عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا —— لیکن اس سے پہلے کہ جوزف اور جوانا اس کی بات کا جواب دیتے ۔ اچانک چیف باس دروازے پر نمودار ہوا۔

"مجھے افسوس ہے پرنس —— کہ آپ کو اتنا زیادہ انتظار کرنا پڑا۔ تقریباً تمام انتظامات مکمل ہو چکے ہیں۔ بس چند لمحوں کی دیر رہتی ہے" چیف باس نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بڑے نرم اور با اخلاق لہجے

میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ —— اس لئے میں کہہ رہا تھا کہ لیبارٹری دیکھنے میں میرا وقت ضائع ہو گا۔ بہر حال جہاں اتنی دیر ہو گئی ہے وہاں کچھ دیر اور سہی" عمران نے کہا اور دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ چیف باس نے عمران کی بات پر کوئی تبصرہ نہ کیا اور خاموش رہا۔

تقریباً پانچ منٹ بعد ایک مسلح آدمی دروازے پر نمودار ہو گیا۔

"باس —— انتظامات مکمل ہو گئے ہیں" —— اس مسلح آدمی نے چیف باس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تشریف لائیے" —— چیف باس نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ میرے ساتھی یہیں رہیں گے" —— عمران نے جوزف اور جوانا کے متعلق پوچھا۔

"نہیں —— ان کے لئے علیحدہ کمروں کا انتظام ہے۔ یہ وہاں آرام کریں" —— چیف باس نے کہا اور پھر اس نے مسلح آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پرنس کے باڈی گارڈز کو ان کے کمروں میں لے جایا جائے اور ان کی ہر طرح سے خدمت اور دیکھ بھال کی جائے —— آئیے پرنس"

"آئیے جناب" —— مسلح آدمی نے جوزف اور جوانا سے مخاطب ہو کر کہا اور عمران کے اشارے پر وہ دونوں اس مسلح آدمی کے ساتھ دائیں طرف کی راہداری میں چلے گئے۔

"آئیے پرنس —— بے فکر رہیں آپ کے باڈی گارڈ بالکل آرام سے

"رہیں گے" —— چیف باس نے کہا اور پھر وہ عمران کو ہمراہ لئے بائیں طرف کی راہداری سے گزر کر ایک دروازے پر پہنچا۔ اس دروازے کے باہر سٹین گنوں سے مسلح دو افراد بڑے چوکنے انداز میں موجود تھے۔ انہوں نے چیف باس کو دیکھتے ہی دروازہ کھول دیا —— اور پھر عمران چیف باس سمیت کمرے میں گھستا چلا گیا۔ کمرہ کسی آفس کے طور پر سجا ہوا تھا۔

"اس کرسی پر تشریف رکھیئے —— یہ سالم کمرہ ہی لیبارٹری میں پہنچ جائے گا" —— چیف باس نے میز کے پیچھے پڑی ہوئی کرسی سنبھالتے ہوئے سامنے رکھی ہوئی ایک کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اور عمران اثبات میں سر ہلاتا ہوا کرسی پر بیٹھ گیا۔

جیسے ہی عمران کرسی پر بیٹھا اچانک دائیں طرف کی دیوار میں ایک دروازہ کھلا اور دوسرے لمحے عمران بے اختیار چونک پڑا —— کیوں کہ اس دروازے سے مادام بریڈی اپنے دو ساتھیوں سمیت مسکراتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔ عمران نے شاید بے اختیار کرسی سے اٹھنا چاہا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا —— کیوں کہ جیسے ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی کرسی کی پشت کی ایک سائیڈ سے لوہے کے راڈ نکل کر عمران کے جسم کے گرد گھومتے ہوئے دوسری سائیڈ میں غائب ہو گئے —— اور عمران کرسی کی پشت سے جکڑا گیا۔ یہی حال کرسی کے بازوؤں کا بھی ہوا۔ اور اس طرح پلک جھپکنے میں عمران کرسی پر بے بس ہو کر رہ گیا۔

"یہ کیا حرکت ہے" —— عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں چیف باس

کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں معذرت خواہ ہوں پرنس —— میں آپ کو لیبارٹری میں لے جانے کے تمام انتظامات مکمل کر چکا تھا کہ مادام بریڈی نے ٹرانسمیٹر پر مجھے کہا کہ اس نے اس بات کا حتمی ثبوت حاصل کر لیا ہے —— کہ آپ اصلی پرنس آف ڈھمپ نہیں بلکہ علی عمران ہیں اور لیبارٹری کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے مجبوراً مجھے ایسا کرنا پڑا" —— چیف باس نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مادام —— ہم نے اب تک آپ کا بے حد لحاظ کیا ہے۔ لیکن آپ یہ نہ سمجھیں کہ پرنس آف ڈھمپ کوئی معمولی حیثیت کا آدمی ہے جسے آپ کھلونے کی طرح استعمال کرتی رہیں۔ ہم آپ سے اپنی توہین کا عبرتناک انتقام لیں گے" —— عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اب یہ اداکاری چھوڑ دو علی عمران صاحب —— میں تسلیم کرتی ہوں کہ تم بے حد چالاک عیار اور ذہین آدمی ہو۔ لیکن میری بھی ساری عمر جاسوسی میں ہی گزری ہے۔ مجھے شکست دینا بچوں کا کھیل نہیں ہے" مادام نے طنزیہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔

"مادام —— آپ وہ ثبوت دیں" —— چیف باس نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم علی عمران کی اصل شکل کو پہچانتے ہو" —— مادام نے چیف باس سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ہاں —— میں نے اس کی فائل میں اس کا فوٹو دیکھا ہے" چیف باس نے جواب دیا۔

"تو پھر پانی کی بالٹی منگواؤ سادہ پانی کی ـــــ ابھی علی عمران تمہارے سامنے ہوگا" ـــــ مادام نے طنزیہ لہجے میں کہا اور عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ کیوں کہ وہ سادہ پانی کا سنتے ہی سمجھ گیا کہ مادام کو کہیں سے اس میک اپ کے بارے میں علم ہوگیا ہے۔ لیکن اتنی جلدی اُسے کیسے اور کہاں سے علم ہوا ـــــ یہ بات اس کی سمجھ میں نہ آرہی تھی۔

"سادہ پانی ـــــ کیا مطلب ـــــ کیا تم میرے ساتھ مذاق کر رہی ہو" ـــــ چیف باس نے اکھڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بوتھم ـــــ یہ شخص بے حد چالاک ہے۔ اس نے ایسا میک اپ کیا ہوا ہے۔ جو دنیا بھر کے کیمیکلز سے نہیں دھل سکتا۔ اور صرف سادہ پانی سے دھل جاتا ہے" ـــــ مادام نے جواب دیا۔

"اوہ ـــــ اگر واقعی ایسا ہے تو انتہائی حیرت انگیز بات ہے" چیف باس نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

"پانی منگوانے کی ضرورت نہیں ـــــ مجھے تسلیم ہے کہ میں علی عمران ہوں۔ لیکن مادام ـــــ تمہیں اس بارے میں کیسے علم ہوا" عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں مادام سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"اوہ ـــــ تم علی عمران ہو ـــــ تم تسلیم کر رہے ہو" چیف باس بوکھلاہٹ اور غصے کی شدت سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"سنو بوتھم ـــــ اس کے تین ساتھی دو مرد اور ایک عورت یہاں سے قریب ہی ایک کشتی میں موجود ہیں۔ انہوں نے غوطہ خوری کا لباس پہنا ہوا ہے۔ انہیں پکڑلو ـــــ وہ تمہارے لئے خطرناک ثابت

ہو سکتے ہیں۔ میں نے ان کی کشتی کے نیچے مائیک بٹن لگا کر ان کی باتیں دور سے ٹرانسمیٹر پر سنی تھیں ـــــ جن سے مجھے اس نسخے کا بھی علم ہوا۔ اور اس بات کا بھی کہ یہ علی عمران ہے" ـــــ مادام نے چیف باس سے مخاطب ہو کر کہا اور چیف باس نے تیزی سے میز کے کنارے پر لگا ہوا بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے کمرے کی تین دیواریں تیزی سے ایک طرف ہٹتی چلی گئیں ـــــ اور ہر طرف سے چار سٹین گن بردار مسلح آدمی اندر داخل ہوئے۔

"اوہ مادام ـــــ تمہارا بے حد شکریہ ـــــ اگر یہ شخص لیبارٹری میں پہنچ جاتا تو نجانے ہمارا کیا انجام ہوتا۔ اس کے ساتھیوں کو میں بعد میں پکڑوں گا پہلے اسے موت کے گھاٹ اتار دوں۔ اس کی فوری موت بے حد ضروری ہے" ـــــ بوتھم نے کہا اور پھر مادام کو ایک طرف ہٹنے کا اشارہ کیا۔ مادام اپنے ساتھیوں سمیت تیزی سے اس طرف ہٹتی چلی گئی جدھر چیف باس خود موجود تھا۔

عمران کرسی پر بُری طرح جکڑا ہوا تھا۔ اور اس کے وہاں سے فوری طور پر آزاد ہونے کی کوئی صورت نظر نہ آرہی تھی۔ ادھر بارہ سٹین گن بردار تینوں اطراف سے اُسے نشانہ بنائے گولیاں چلانے کے لئے تیار تھے۔

"ٹھہرو ـــــ پہلے میری ایک بات سن لو" ـــــ عمران نے وقت حاصل کرنے کے لئے چیف باس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں وقت ضائع کرنے کا قائل نہیں ہوں ـــــ اسے گولیوں سے چھلنی کر دو" ـــــ بوتھم نے چیخ کر اپنے مسلح ساتھیوں سے کہا۔ اور

ان کی انگلیاں تیزی سے ٹریگر پر جم گئیں۔ عمران نے آنکھیں بند کر لیں۔ ظاہر ہے اب موت کے سوا اور کوئی چارہ ہی باقی نہ رہا تھا۔ دوسرے لمحے کمرہ گولیوں کی تڑتڑاہٹ سے گونج اٹھا۔

ھنری جیمز اور جیمسن ہیلی کاپٹر میں بیٹھے جہاز کے کمرے میں ہونے والی تمام گفتگو سنتے رہے ——— اور سکرین پر ان سب کو دیکھتے بھی رہے۔ اور جب مادام بریڈی ناکام ہو کر اپنے ساتھیوں سمیت باہر نکل گئی تو ہنری جیمز نے ایک طویل سانس لیا ——— واقعی پرنس نے ثابت کر دیا تھا کہ وہ اصلی پرنس ہے۔ اس کے بعد وہ چیف باس اور پرنس کے درمیان ہونے والی گفتگو سنتے رہے ——— انہیں اشتیاق تھا کہ کاش کسی طرح لیبارٹری کا پتہ چل جائے۔ اب ٹوپاز کے چیف باس کی شخصیت راز میں نہ رہی تھی کیونکہ مادام بریڈی کے جاتے ہی چیف باس نے نقاب اتار دیا تھا ——— اور اس کی شکل دیکھتے ہی ہنری جیمز اسے پہچان گیا تھا کہ وہ بوتھم ہے۔ بوتھم اینڈ کمپنی کا مالک ——— اس کے برف کی طرح سفید بال اور کالی داڑھی اسے لاکھوں میں نمایاں کر

دیتی تھی۔ اور بوتھم کی اکثر تقریبات میں کھینچے ہوئے فوٹو اخبارات میں شائع ہوتے رہتے تھے۔ وہ بطور ٹھیکیدار بہت بڑی سماجی حیثیت کا مالک تھا۔ لیکن اب مسئلہ صرف لیبارٹری کا رہ گیا تھا ——— چنانچہ وہ کان لگائے ان دونوں کی گفتگو سنتا رہا۔ اور پھر ان دونوں کی گفتگو میں ایک وقت ایسا آیا کہ وہ خوشی کے مارے اچھل پڑا۔ جب بوتھم نے پرنس کو بتایا کہ لیبارٹری زیر آب جزیرہ میں ہے ——— اور اس کا راستہ اسی جہاز میں سے جاتا ہے۔ ان کی مہم کامیاب ہو چکی تھی۔ ٹوپاز کے کرتا دھرتا بھی سامنے تھے۔ اور لیبارٹری کا بھی پتہ چل گیا تھا۔ اب نہ صرف لیبارٹری پر کوسٹ گارڈز کی مدد سے قبضہ کیا جا سکتا تھا ——— بلکہ ٹوپاز کے کرتا دھرتا بھی پکڑے جا سکتے تھے۔ اور ظاہر ہے ان کے قابو میں آنے کے بعد ان کا ہر اڈہ اور ہر آدمی بھی سامنے آجاتا۔ چنانچہ جب چیف باس پرنس اور اس کے ساتھیوں کو ایک کمرے میں چھوڑ کر چلا گیا تو ہنری جیمز نے تیزی سے ٹرانسمیٹر کا بٹن دبایا اور کرنل ہالینڈ کو کال کرنے لگا۔

"یس کرنل ہالینڈ سپیکنگ اوور" ——— دوسری طرف سے کرنل ہالینڈ کی آواز سنائی دی۔

"کرنل ——— میں ہنری جیمز بول رہا ہوں ——— ایک عظیم خوشخبری سنیئے۔ نہ صرف ٹوپاز کے چیف باس کا پتہ چل گیا ہے۔ ——— بلکہ یہ بھی پتہ چل گیا ہے کہ ایکس وائی کی لیبارٹری کہاں ہے اوور" ہنری جیمز نے مسرت سے بھرپور لہجے میں کہا۔

"اوہ ——— ویری گڈ ——— تفصیلات بتاؤ اوور" دوسری طرف سے کرنل کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی اور ہنری جیمز نے

پرنس اور بوتھم کے درمیان ہونے والی تمام گفتگو تفصیل سے سنا دی۔

"گڈ شو ـــــ ویری گڈ شو ـــــ تم لوگ فوراً ہیلی کاپٹر لے کر میرے پاس آجاؤ۔ میں اس دوران دوبارہ کوسٹ گارڈز کے چھاپے کا انتظام کرتا ہوں ـــــ ہمیں فوراً چھاپہ مارنا چاہیے۔ تاکہ انہیں رنگے ہاتھوں پکڑا جا سکے اوور"ـــــ کرنل ہالینڈ نے ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے باس ـــــ ہم لوگ آپ کے پاس پہنچ رہے ہیں۔ اب ان کی مزید گفتگو سننے کی ضرورت نہیں ہے اوور"ـــــ ہنری جیمز نے کہا۔

"کوئی ضرورت نہیں ـــــ جو ہم چاہتے تھے اس کا پتہ چل گیا ہے۔ تم فوراً میرے پاس پہنچو اوور"ـــــ کرنل ہالینڈ نے جواب دیا۔

"او۔کے باس ـــــ اوور اینڈ آل"ـــــ ہنری جیمز نے کہا۔ اور پھر ٹرانسمیٹر بند کر کے اس نے جیمسن کو واپس چلنے کے لئے کہا۔ اور جیمسن نے ہیلی کاپٹر کو متحرک کرنے والی مشینری آن کی اور پھر وہ ہیلی کاپٹر تیزی سے مڑ کر شمال کی طرف بڑھتا چلا گیا ـــــ ہنری جیمز کا دل خوشی سے اچھل رہا تھا۔ انہوں نے واقعی ایک عظیم الشان کارنامہ سرانجام دے دیا تھا۔ وہ تصور ہی تصور میں یہ دیکھ کر خوش ہو رہا تھا کہ اتنی بڑی تنظیم کی گرفتاری اور لیبارٹری پر قبضے کی تصویریں جب اخبارات میں آئیں گی اور اس کے ساتھ اس کا نام بھی آئے گا ـــــ اور ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر اس چھاپے کی تصویری ریل چلے گی۔ پوری دنیا اسے اس کے اس عظیم کارنامے پر خراج تحسین ادا کرے گی اور وہ نہ صرف ہیرو بن جائے گا۔ بلکہ نارکوٹک ایجنسی کا اعلیٰ عہدہ بھی اس کے قدموں میں ہوگا۔ وہ بیٹھا

یہی سوچتا رہا اور جیمسن ہیلی کاپٹر اڑائے تیزی سے کرنل ہالینڈ کے ہیڈکوارٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

جوزف اور جوانا دونوں کو ایک چھوٹے سے کمرے میں لے جایا گیا۔ جس کے درمیان میں صرف دو کرسیاں موجود تھیں ـــــ باقی کمرہ ہر قسم کے ساز و سامان سے بالکل فارغ تھا۔

"آپ لوگ یہاں بیٹھ کر انتظار کر سکتے ہیں"ـــــ انہیں لے آنے والے مسلح آدمی نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

اور جوزف اور جوانا کو مجبوراً ان کرسیوں پر بیٹھنا پڑا۔ انہیں لے آنے والا آدمی دروازے کے قریب کھڑا انہیں دیکھ رہا تھا۔ جیسے ہی یہ دونوں ان کرسیوں پر بیٹھے ـــــ اس آدمی نے بڑی پھرتی سے دہلیز کی ایک مخصوص جگہ پر پیر مارا۔ اور دوسرے لمحے وہ دونوں بری طرح چونک پڑے کیوں کہ اس آدمی کی دہلیز پر پیر مارتے ہی دونوں کرسیاں تیزی سے زمین میں دھنستی

چلی گئیں۔ اور جب تک جوزف اور جوانا سنبھلتے کرسیاں ان کی ٹانگوں سمیت زمین میں دھنس گئیں ——— لیکن اس کے بعد ان کا مزید دھنسنا رک گیا۔ اب صورت حال کچھ ایسی بن گئی تھی۔ کہ ان کا اوپری دھڑ تو زمین کے اوپر تھا لیکن نچلا دھڑ کرسی کی ٹانگوں سمیت فرش میں پھنسا ہوا تھا۔ اور وہ اپنے جسم کے اوپری حصے کو ہی حرکت دے سکتے تھے۔

"یہ کیا بدمعاشی ہے" ——— جوزف اور جوانا دونوں نے بیک وقت دھاڑتے ہوئے کہا۔

"یہ چیف باس کا آرڈر ہے۔ تمہارا باس مشکوک ہے۔ اُسے چیک کیا جارہا ہے۔ اگر وہ درست نکلا تو تمہیں بھی رہائی مل جائے گی۔ ورنہ اس کی موت کے بعد تمہیں بھی اسی طرح زندہ دفن کر دیا جائے گا جس طرح اب آدھا دفن کیا گیا ہے" ——— مسلح آدمی نے بڑے کرخت لہجے میں جواب دیا۔

"مگر اب کیا شک باقی رہ گیا ہے۔ سب بات تو واضح ہو گئی ہے" جوزف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں سب بات تو واضح ہو گئی تھی لیکن اچانک مادام بریڈی کی کال آئی ہے کہ اس نے کوئی یقینی ثبوت حاصل کر لیا ہے کہ تمہارا باس اصلی نہیں ہے۔ چنانچہ اب چیف باس اُسے لے گیا ہے ——— تاکہ مادام بریڈی وہ ثبوت دے سکے۔ اور باس کا کہنا ہے کہ جیسے ہی اُسے ثبوت ملا وہ تمہارے باس کو قتل کرنے کے لئے ایک لمحے بھی دیر نہ کرے گا" ——— اس آدمی نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا وہ شاید یہ سب باتیں اس لئے بتا رہا تھا۔ کہ اُسے یقین تھا کہ اب یہ کچھ بھی نہیں کر سکتے۔

"پھر ہمیں کوئی فکر نہیں ہے۔ ہمارا باس سو فی صد اصلی ہے۔ لیکن بھائی کم از کم یہ خالی ریوالور تو ہولسٹروں سے نکال لو۔ یہ ہمیں بڑی طرح چبھ رہے ہیں" ——— جوزف نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔ ان کے جسموں کے ساتھ ہولسٹر بھی زمین میں دفن ہو گئے تھے اور صرف ریوالور کے دستے ہی باہر تھے۔

"خالی ریوالور ——— ہاں مجھے یاد ہے۔ اس کی گولیاں تو ساحل پر ہی نکال لی گئی تھیں۔ اچھا ٹھیک ہے میں کرسیاں تھوڑی سی اونچی کرتا ہوں۔ جب ہولسٹر باہر آ جائیں تو تم یہ ریوالور نکال کر باہر پھینک دینا" اس آدمی نے رضامند ہوتے ہوئے کہا۔

"بڑی مہربانی بھائی ——— تمہارا یہ احسان ہو گا" ——— جوزف نے بڑے لجاجت آمیز لہجے میں کہا اور اس آدمی نے مسکراتے ہوئے دوبارہ دہلیز کی اس مخصوص جگہ پر ہلکا سا پیر رکھا تو دونوں کرسیاں ذرا سی اونچی ہو گئیں ——— لیکن ابھی ہولسٹر پوری طرح باہر نہ آئے تھے۔

"تھوڑا سا اور اونچا کر دو" ——— جوزف نے کہا اور اس آدمی نے ایک بار پھر دہلیز کے اس مخصوص حصے کو دبایا اور کرسیاں ایک جھٹکا کھا کر اونچی ہو گئیں۔ اور ان دونوں کی ٹانگیں گھٹنوں تک زمین سے باہر آ گئیں۔ اب ان کے ہولسٹر پوری طرح باہر آ گئے تھے ——— جوزف نے پھرتی سے ریوالور باہر نکالا۔ وہ آدمی بڑے اطمینان سے کھڑا تھا۔ کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ ریوالور خالی ہیں۔ مگر دوسرے لمحے جوزف نے ٹریگر دبا دیا ——— اور ایک ہلکا سا دھماکہ ہوا اور سائیلنسر لگے ریوالور سے نکلنے والی گولی ٹھیک اس آدمی کے پیٹ میں گھستی چلی گئی۔ اور وہ چیخ مار کر دوہرا ہوا۔ اور عین دہلیز

پر اس جگہ گرا جہاں اس نے دبا کر کرسیاں اونچی کی تھیں۔ اس کا جسم جیسے ہی اس حصے پر گرا کرسیاں ایک زوردار جھٹکے سے پوری طرح باہر آگئیں اور وہ دونوں اچھل کر آگے بڑھ گئے ——— وہ آدمی وہیں دہلیز پر ہی پڑا پھڑک رہا تھا۔

"آؤ جوانا" ——— جوزف نے کہا اور وہ دونوں اُس کو پھلانگتے ہوئے باہر راہداری میں آئے اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتے ادھر بڑھتے چلے گئے۔ جدھر سے انہیں لایا گیا تھا ——— جوزف نے وہ سائیڈ دیکھ لی تھی۔ جدھر عمران کو چیف باس کو لے گیا تھا۔ اس لئے وہ تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے۔ راستے میں کئی مسلح افراد انہیں نظر آئے لیکن کسی نے کوئی تعرض نہ کیا ——— کیونکہ انہیں شاید ان کے متعلق کوئی واضح ہدایت نہ کی گئی تھی۔ اور پھر وہ بائیں طرف والی راہداری میں بڑھتے چلے گئے۔ راہداری کے اختتام پر ایک دروازہ تھا ——— جس کے سامنے دو مسلح افراد کھڑے تھے۔ لیکن ان کی توجہ کمرے کے اندر کی طرف تھی۔ کیونکہ کمرے کا دروازہ تھوڑا سا کھلا ہوا تھا ——— جوزف جیسے ہی اس راہداری میں داخل ہوا اس نے اپنے قدم احتیاط سے اٹھانے شروع کر دیئے۔ اور پھر وہ بلی کی طرح دبے قدموں چلتے ہوئے ان دونوں آدمیوں کے سروں پر پہنچ گئے ——— جوزف نے جوانا کو آنکھ سے مخصوص اشارہ کیا۔ اور دوسرے لمحے وہ دونوں بھوکے بھیڑیوں کی طرح ان پر ٹوٹ پڑے۔ ان دونوں نے سب سے پہلے ان دونوں کے منہ پر ہاتھ رکھے تھے پھر وہ انہیں گھسیٹتے ہوئے دیواروں کے ساتھ لگتے چلے گئے ——— دوسرے لمحے ان دونوں نے ہی بیک وقت اپنے بازوؤں کو ایک زوردار جھٹکا دیا اور ہلکی

سی کڑک کی آواز کے ساتھ ہی ان دونوں کی گردنیں ٹوٹتی چلی گئیں۔ اور ان کے جسم ان کے بازوؤں میں ڈھیلے پڑتے چلے گئے ——— ان دونوں نے بڑی احتیاط سے انہیں زمین پر لٹا دیا اور پھر دروازے کی طرف بڑھنے سے پہلے وہ ان کی بغلوں سے لٹکی ہوئی سٹین گنیں نکال چکے تھے۔ دروازے کے قریب جا کر وہ رک گئے ——— کمرے کا منظر عجیب تھا۔ عمران سامنے ایک کرسی پر بندھا ہوا تھا۔ جبکہ اس کے تینوں اطراف میں چار چار سٹین گنوں سے مسلح افراد اُسے نشانہ بنائے کھڑے تھے ——— دروازے کی طرف پشت کئے چیف باس مادام بریڈی اور اس کے دو ساتھی کھڑے تھے۔

"ٹھہرو ——— پہلے میری ایک بات سن لو" ——— اچانک عمران نے چیف باس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں وقت ضائع کرنے کا قائل نہیں ہوں ——— اسے گولیوں سے چھلنی کر دو" ——— چیف باس نے چیختے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھیوں کی انگلیاں سٹین گنوں کے ٹریگروں پر جمتی چلی گئیں۔ مگر ادھر جوزف اور جوانا دونوں سٹین گنیں سنبھالے تیار کھڑے تھے ——— اس لئے اس سے پہلے کہ بوتھم کا فقرہ مکمل ہوتا۔ ان دونوں نے دروازے میں سے ہی سٹین گنوں کا رخ ان بارہ افراد کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیئے۔ اور کمرہ گولیوں کی تڑتڑاہٹ سے گونج اٹھا ——— ان بارہ افراد کو ٹریگر دبانے کا موقع ہی نہ ملا۔ اور وہ ایک لمحے سے بھی کم عرصے میں چیختے ہوئے پشت کے بل زمین پر گرتے چلے گئے۔ جوزف کی سٹین گن نے ایک ہی باڑ میں دو اطراف کو صاف کر دیا تھا ——— جبکہ جوانا نے تیسری طرف کا صفایا کر دیا تھا۔

"خبردار ---- اگر کسی نے حرکت کی" ---- جوزف نے اچھل کر کمرے میں داخل ہوتے ہوئے دھاڑتے ہوئے کہا۔ اور چیف باس، مادام بریڈی اور اس کے ساتھی حیرت سے آنکھیں پھاڑے انہیں اندر آتا دیکھتے رہ گئے۔ ان کی سمجھ میں ہی سچویشن نہ آئی تھی۔

"باس کو کھولو ---- جلدی کرو" ---- جوزف نے چیختے ہوئے کہا۔

"تم ---- تم کہاں سے آ گئے" ---- چیف باس نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں غصے کے ساتھ ساتھ حیرت تھی۔

"میں کہتا ہوں باس کو کھولو ---- ورنہ ڈھیر کر دوں گا ---- جلدی کرو" ---- جوزف نے پوری قوت سے دھاڑتے ہوئے کہا۔ اور اسی لمحے جوانا نے ٹریگر دبا دیا۔ اور مادام بریڈی کے دونوں ساتھی اچھل کر دیوار کے ساتھ جا گرے ---- وہ شاید جیبوں سے ریوالور نکالنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اور یہی لمحہ جوزف اور جوانا دونوں کے لئے ہی خطرناک ثابت ہوا۔ کیوں کہ اچانک فائرنگ کی وجہ سے جوزف کی نظریں چیف باس سے ایک لمحے کے لئے ہٹ گئی تھیں ---- اور دوسرے لمحے زمین کا وہ حصہ جہاں جوزف اور جوانا موجود تھے۔ تیزی سے نیچے دھنستا چلا گیا۔ مگر وہ دونوں ہی انتہائی پھرتیلے نکلے ---- جیسے ہی انہیں احساس ہوا۔ کہ وہ زمین دھنسنے لگی انہوں نے چھلانگیں لگا دیں۔ اور اس طرح وہ خود تو نیچے گرنے سے بچ گئے۔ لیکن اس کوشش میں وہ دونوں ہی منہ کے بل سامنے زمین پر جا گرے ---- اور سٹین گنیں ان کے ہاتھوں سے نکل کر دور جا گریں۔

"خبردار ---- اب ہاتھ اٹھا کر کھڑے ہو جاؤ" ---- اچانک چیف باس نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا۔ اب اس کے ہاتھوں میں ریوالور نظر آ رہا تھا۔ مگر جوزف شاید اس کی توقع سے کہیں زیادہ پھرتیلا تھا۔ اس نے زمین پر گرتے ہی تیزی سے کروٹ بدلی ---- اور دوسرے لمحے ہولسٹر میں موجود ریوالور اس کے ہاتھوں میں تھا۔ اور اس نے لیٹے لیٹے فائر کر دیا۔ اور چیف باس کے ہاتھ سے ریوالور نکلتا چلا گیا۔

مادام بریڈی نے اچھل کر دروازے کی طرف جانا چاہا مگر جوزف اور جوانا دونوں نے ہی فرش سے چھلانگیں لگا دیں ---- اور دوسرے لمحے جوانا نے مادام کو بازوؤں میں پکڑا۔ اور اس کے ساتھ ہی ایک زوردار جھٹکا دیا اور مادام چیختی ہوئی سامنے والی اکلوتی دیوار کے ساتھ جا ٹکرائی ---- جب کہ جوزف نے چیف باس کو اپنے بازوؤں میں جکڑنے کی کوشش کی مگر چیف باس بے حد پھرتیلا تھا۔ اس نے تیزی سے اپنے جسم کو دائیں طرف مروڑ دیا اور جوزف کی گرفت سے چکنی مچھلی کی طرح نکلتا چلا گیا ---- اور جوزف ہاتھوں کے بل ایک بار پھر زمین پر گرا۔ مگر جوزف نے ہاتھ زمین پر لگتے ہی الٹی قلابازی لگائی اور اس کی دونوں ٹانگیں دائرے کی صورت میں چکر کاٹتی ہوئیں چیف باس کے منہ پر پڑیں اور وہ چیخ مار کر دیوار کے ساتھ جا گرا ---- اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا جوزف نے اسے دونوں بازوؤں میں جکڑ لیا۔

ادھر مادام دیوار کے ساتھ ٹکراتے ہی کسی سپرنگ کی طرح اچھلی اور اس نے اٹھتے ہوئے جوانا کے سینے پر فلائنگ کک مارنے کی کوشش کی۔ لیکن شاید اسے جوانا کی طاقت، چستی اور پھرتی کا صحیح اندازہ نہ تھا ---- اس کی بھرپور فلائنگ کک جوانا کے سینے پر پڑی۔ لیکن جوانا ایک قدم بھی پیچھے نہ ہٹا۔

اور اسی لمحے مادام ہی فلائنگ کک لگا کر سر کے بل جھٹکا کھا کر نیچے گری اور جوانا کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس کی کھڑی ہتھیلی پوری قوت سے مادام بریڈی کی گردن پر پڑی ——— دوسرے لمحے مادام کے حلق سے آدھی چیخ ہی نکل سکی اور اس کی گردن ٹوٹتی چلی گئی اور وہ زمین پر ایک لمحے کے لئے یوں تڑپی جیسے مچھلی پانی سے باہر نکل کر تڑپتی ہے ——— دوسرے لمحے وہ ساکت ہوتی چلی گئی۔

"جلدی بتاؤ کون سا بٹن ہے"——— جوزف نے پوری قوت سے چیف باس کی گردن کو جھٹکا دیتے ہوئے کہا۔

"وہ ——— وہ ——— سس ——— سرخ"——— چیف باس نے گھٹے گھٹے لہجے میں کہا اور جوزف کی بجائے جوانا نے اچھل کر میز کے کنارے پر لگا ہوا سرخ بٹن دبا دیا۔

سرخ بٹن دبتے ہی ایک زوردار دھماکہ ہوا۔ اور نہ صرف عمران کرسی سمیت زمین میں دھنستا چلا گیا بلکہ جوزف اور جوانا بھی چیف باس سمیت زمین میں دھنستے چلے گئے ——— پورے کمرے کا فرش ہی غائب ہو گیا تھا۔ اور اچانک زوردار جھٹکا لگنے سے جوزف کے ہاتھوں کی گرفت ڈھیلی پڑ گئی اور چیف باس اس کے بازوؤں سے پھسلتا چلا گیا ——— اور جوزف کو معلوم بھی نہ ہوا کہ دھماکہ ہوتے ہی کیا ہوا ہے۔ اس کا شعور جب جاگا تو وہ پانی میں ڈوبتا چلا جا رہا تھا۔ کمرے کا فرش اچانک ہٹنے سے وہ سب شاید پانی میں جا گرے تھے ——— جوزف نے اپنے آپ کو سنبھالا تو اسے دور عمران تیرتا ہوا نظر آیا۔ ایک طرف جوانا بھی بری طرح ہاتھ پیر مار رہا تھا۔ وہ شاید تیرنا نہیں جانتا تھا۔ اس کی حالت کو دیکھتے ہوئے جوزف تیر کی طرح سیدھا اس

کی طرف بڑھا۔ اور اس نے جوانا کو بالوں سے پکڑا اور پھر وہ سیدھا پانی کی سطح کی طرف بلند ہوتا چلا گیا ——— عمران پہلے ہی سطح پر پہنچ چکا تھا۔ کرسی کی گرفت سے وہ دھماکہ ہوتے ہی آزاد ہو چکا تھا۔ چیف باس نجانے کہاں غائب ہو گیا تھا۔

پانی کی سطح پر جیسے ہی وہ نمودار ہوئے ان پر جہاز سے فائرنگ شروع ہو گئی۔ اور وہ تینوں ایک بار پھر غوطہ لگا گئے۔ اور جہاز سے دور ہٹتے چلے گئے۔ جوانا بھی اب سنبھل گیا تھا ——— اور اطمینان سے تیر رہا تھا شاید اچانک پانی میں گرنے کی وجہ سے اس کا ذہن ساتھ چھوڑ گیا تھا۔ اسے تیرتا دیکھ کر جوزف نے اسے چھوڑ دیا اور پھر جہاز سے کافی دور جا کر انہوں نے سر باہر نکالا۔ اور دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر چونک پڑے کہ کوسٹ گارڈز کی تیز رفتار لانچیں سائرن بجاتی ہوئیں چاروں طرف سے جہاز کی طرف لپکی چلی جا رہی تھیں ——— اور ایک ہیلی کاپٹر جہاز کے عین اوپر فضا میں پرواز کر رہا تھا

"جوزف" ——— اچانک دور سے کسی کے چیخنے کی آواز سنائی دی۔ اور وہ سب تیزی سے اس طرف مڑے اور پھر انہیں دور سے ایک لانچ پر صفدر، کیپٹن شکیل اور جولیا کھڑے نظر آئے ——— لانچ خاصی تیز رفتاری سے ان کی طرف بڑھی چلی آ رہی تھی۔ اور یہ صفدر کی آواز تھی اس نے دور سے ہی جوزف کو پہچان لیا تھا۔

اور چند لمحوں بعد ان تینوں کو لانچ میں کھینچ لیا گیا۔

"آج پرنس آف ڈھمپ صحیح معنوں میں موت کے منہ سے بچا ہے"۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"مگر یہ اچانک ہوا کیا"——— صفدر نے کہا۔

"بس ہماری زندگی میں اچانک ہی سب کچھ ہو جاتا ہے"۔۔۔ عمران نے ڈھیلے لہجے میں کہا اور پھر جہاز کی طرف دیکھنے لگا۔

ہیلی کاپٹر اب جہاز پر اتر چکا تھا۔ اور کوسٹ گارڈ کے مسلح سپاہی بھی جہاز پر دوڑتے پھرتے صاف نظر آ رہے تھے۔

عمران حیرت بھرے انداز میں یہ سب کچھ دیکھتا رہا۔ اس کی سمجھ میں کچھ نہ آ رہا تھا کہ آخر یہ سب لوگ کیوں اچانک ٹپک پڑے ہیں۔

"صفدر۔۔۔ یہ غوطہ خوری کا لباس اتار دو۔۔۔ میں ذرا صورت حال کا پتہ کر آؤں"۔۔۔ عمران نے صفدر کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔ اور صفدر نے سر ہلاتے ہوئے تیزی سے لباس اتارنا شروع کر دیا۔

چیف باس نے جان بوجھ کر جوزف کو سرخ بٹن کے متعلق بتایا تھا۔ اُسے معلوم تھا کہ سُرخ بٹن کے دبتے ہی کمرے کا فرش ہٹ جائے گا اور وہ سب پانی میں جا گریں گے۔۔۔ کیوں کہ اس کے ذہن میں اس کے سوا اور کوئی صورت بھی نہ آئی تھی۔ اگر وہ وہیں عمران کو کھول دیتا۔ تو یہ حبشی یقیناً اُسے ہلاک کر دیتا۔ کیوں کہ مادام اور اس کے ساتھیوں کا حشر دیکھ چکا تھا۔۔۔ اس طرح عمران تو کرسی سے آزاد ہو جاتا لیکن جھٹکا لگنے سے وہ خود بھی اس حبشی کی گرفت سے نکل سکتا تھا اور اس طرح اس کی جان بچ جانے کے امکانات موجود تھے۔۔۔ اور اس کا خیال بالکل درست نکلا۔ زوردار جھٹکا لگتے ہی حبشی کی گرفت ڈھیلی ہوئی تو چیف باس جو پہلے ہی اس سچوئشن کے لئے تیار تھا چکنی مچھلی کی طرح اس کی گرفت سے نکلتا چلا گیا۔۔۔ اور پھر وہ بھی نیچے گرنے لگا۔ لیکن اس کا ہاتھ جہاز کے پیندے

میں موجود ایک سخنے کے درمیان پڑا۔ اور وہ بازو کے بل اس سے لٹک گیا۔ اور پھر اس نے ایک لمحے سے بھی کم عرصے میں، پچکولا کھایا ـــــ اور دوسرے لمحے وہ اس سخنے میں سے ہوتا ہوا جہاز کے اندر پہنچ گیا۔ یہ ایک اور کمرہ تھا۔ وہ چند لمحے کمرے میں پڑا سانس درست کرتا رہا۔ اُسی لمحے اس نے فائرنگ کی آواز سنی ـــــ شاید اس کے ساتھی وہاں پہنچ چکے تھے اور وہ کسی پر فائرنگ کر رہے تھے۔ مگر دوسرے لمحے وہ چونک پڑا۔ جب اس نے دور سے کوسٹ گارڈ کی لانچوں کے مخصوص سائرن تیزی سے نزدیک آتے ہوئے سنے ـــــ اور وہ بجلی کی سی تیزی سے اٹھا اور بھاگتا ہوا کمرے سے باہر نکل آیا۔ جہاز میں افراتفری کا عالم تھا۔ جہاز میں موجود مسلح لوگ راستہ بھٹکی ہوئی بھیڑوں کی طرح اِدھر اُدھر بھاگ رہے تھے۔

"ہوش میں آؤ ـــــ سب لوگ اسلحہ چھپا دو ـــــ جلدی کرو۔"
چیف باس نے زوردار انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ اور اسی لمحے اس نے نمبر ٹو اور نمبر فور کو ایک راہداری سے بھاگ کر اپنی طرف آتے دیکھا۔

"آپ ٹھیک ہیں باس" ـــــ ان دونوں نے چیختے ہوئے کہا۔

"ہاں ـــــ میں ٹھیک ہوں ـــــ لوگوں کو کنٹرول کرو اسلحہ چھپا دو۔ لیبارٹری کا راستہ بند کر دو۔ کوسٹ گارڈ آ رہے ہیں۔"
چیف باس نے دوڑ کر اُسی کمرے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ جس کا فرش اس نے غائب کیا تھا۔ اور نمبر ٹو اور فور اس کی ہدایت سنتے ہی مختلف سمتوں میں دوڑتے چلے گئے ـــــ چیف باس اس کمرے کے دروازے کے پاس پہنچ کر ٹھٹھک کر رک گیا۔ اس کے دو ساتھیوں کی لاشیں وہیں دروازے کے باہر ہی پڑی تھیں۔ اس نے تیزی سے ایک کا ہاتھ پکڑا اور

اُسے گھما کر کمرے کے اندر پھینک دیا جس کا فرش ابھی تک غائب تھا اور پانی صاف نظر آ رہا تھا۔ دوسرے کا بھی اس نے یہی حشر کیا اور پھر دروازے کی دہلیز کے کنارے پر لگا ہوا ایک چھوٹا سا بٹن دبا دیا ـــــ دوسرے لمحے سرر کی تیز آواز سے کمرے کا فرش برابر ہوتا چلا گیا۔ اب وہ کمرہ پہلے کی طرح ہو گیا تھا۔ اُسی لمحے جہاز میں دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں اور جہاز کے عرشے پر کوئی ہیلی کاپٹر اتر گیا ـــــ بوتھم تیزی سے مڑا اور پھر قریب کے ایک کمرے میں گھستا چلا گیا۔ یہ دفتر سا تھا۔ اور وہ پھرتی سے میز کے پیچھے پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ وہ اپنا سانس نارمل کرنے کی کوششوں میں مصروف تھا ـــــ اور پھر راہداری میں دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی۔ اور دوسرے لمحے دروازے سے چار افراد اندر داخل ہوئے۔ ان میں سے دو سادہ لباس میں تھے جبکہ دو کوسٹ گارڈ کی مخصوص وردیوں میں تھے ـــــ کوسٹ گارڈز نے ہاتھوں میں ریوالور تھام رکھے تھے۔

"ہینڈز اپ ـــــ خبردار اگر حرکت کی" ـــــ ایک سادہ لباس والے نے جو لنگڑا رہا تھا چیختے ہوئے کہا۔

"کون ہو تم" ـــــ چیف باس نے چونک کر اُسے دیکھتے ہوئے کہا۔ اس نے چہرے پر حیرت کے تاثرات پیدا کر لئے تھے۔

"ہاتھ اٹھاؤ ـــــ ورنہ گولی مار دوں گا" ـــــ اُسی آدمی نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور چیف باس نے دونوں ہاتھ اٹھا لئے۔

"اس کی تلاشی لو جیمز" ـــــ اس آدمی نے دوسرے سادہ لباس والے سے کہا۔ اور اس نے آگے بڑھ کر اُسے کھینچ کر ایک طرف کیا اور تیزی

سے اس کی تلاشی لی لیکن چیف باس کی جیبوں سے کچھ نہیں نکلا۔

"ادھر دیوار کے پاس کھڑے ہو جاؤ اور ہاتھ گھما دو"۔۔۔۔ اُسی آدمی نے دوسرا حکم دیا اور چیف باس دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا۔

"کون ہو تم ۔۔۔۔ کیا تم اپنا تعارف نہیں کراؤ گے"۔۔۔۔ چیف باس نے اس بار مطمئن لہجے میں پوچھا۔ وہ اب پوری طرح سنبھل چکا تھا۔

"میں نارکوٹک ایجنسی کا چیف کرنل ہالینڈ ہوں"۔۔۔۔ سادہ لباس والے نے کرخت لہجے میں کہا۔

"نارکوٹک ایجنسی ۔۔۔۔ مگر اس کا یہاں میرے جہاز میں کیا کام۔ کیا تم جانتے ہو ۔۔۔۔ میں کون ہوں"۔۔۔۔ چیف باس کے لہجے میں اس بار کرختگی تھی۔

"میں جانتا ہوں ۔۔۔۔ تم بوتھم ہو ۔۔۔۔ جو بظاہر ایک بہت بڑا ٹھیکیدار ہے۔ لیکن در پردہ منشیات کی بین الاقوامی تنظیم ٹوپاز کا چیف باس بھی ہے"۔۔۔۔ کرنل ہالینڈ نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"ٹوپاز کا چیف ۔۔۔۔ کیا تم گھاس تو نہیں کھا گئے کرنل ۔۔۔۔ میرا کسی منشیات کی تنظیم سے کیا تعلق"۔۔۔۔ چیف باس نے انتہائی کرخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ابھی معلوم ہو جاتا ہے ۔۔۔۔ ہمارے پاس مکمل ثبوت ہیں۔ ابھی تمہاری خفیہ لیبارٹری کا راستہ مل جائے گا جو تم نے زیر آب جزیرے میں بنا رکھی ہے۔ پھر میں تم سے پوچھوں گا کہ تمہارا کیا تعلق ہے"۔۔۔۔ کرنل ہالینڈ نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"تمہیں شدید غلط فہمی ہوئی ہے کرنل ۔۔۔۔ اور تمہیں اپنی اس غلط فہمی کا عبرت ناک خمیازہ بھگتنا پڑے گا"۔۔۔۔ بوتھم نے اُسی طرح سخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم فکر نہ کرو ۔۔۔۔ میرے پاس تمام ثبوت موجود ہیں ۔۔۔۔ وہ پرنس آف ڈھمپ کہاں ہے"۔۔۔۔ کرنل ہالینڈ نے کہا۔

"پرنس آف ڈھمپ ۔۔۔۔ کون پرنس آف ڈھمپ ۔۔۔۔ میں تو کسی پرنس سے واقف نہیں ہوں"۔۔۔۔ بوتھم نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

"ہنری جیمز ۔۔۔۔ جاؤ اور پہلے لیبارٹری تلاش کرو اور سنو جیمسن کو کہو کر وہ بیلی کا پڑے فلم اور پورٹیبل پروجیکٹر یہاں لے آئے۔ میں اسے ثبوت بھی دکھا دوں"۔۔۔۔ کرنل ہالینڈ نے دوسرے سادہ لباس والے سے کہا اور وہ سر ہلاتا ہوا تیزی سے کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔

"اب بھی وقت ہے کرنل ۔۔۔۔ مجھ سے معافی مانگ لو ۔۔۔۔ ورنہ یاد رکھو ۔۔۔۔ میرے ہاتھ بہت لمبے ہیں۔ میں تم جیسے آدمیوں کو مچھر کی طرح مسل سکتا ہوں"۔۔۔۔ بوتھم کا لہجہ اور زیادہ غصیلا ہوتا چلا جا رہا تھا۔

"زبان سنبھال کر بات کرو بوتھم ۔۔۔۔ اب اگر تم نے بکواس کی تو یہیں ڈھیر کر دوں گا"۔۔۔۔ کرنل نے غراتے ہوئے کہا اور بوتھم خاموش ہو گیا۔ وہ غصے کی شدت سے ہونٹوں کو بھینچ رہا تھا۔

تھوڑی دیر بعد جیمسن ہاتھ میں دو ڈبے پکڑے اندر داخل ہوا۔

"جیمسن ۔۔۔۔ فلم لگا کر اس اُلو کے پٹھے کو دکھاؤ۔ یہ بڑھ چڑھ کر باتیں کر رہا ہے"۔۔۔۔ کرنل نے بوتھم کی طرف دیکھتے ہوئے جیمسن سے کہا۔

اور جیمسن نے ڈبے کھولے اور ایک ڈبے میں سے پورٹیبل پروجیکٹر نکال کر اُسے میز پر رکھ کر سیٹ کرنے لگا ــــ پھر اس نے دوسرے ڈبے سے فلم نکال کر اس پروجیکٹر میں سیٹ کی اور بیٹری سے چلنے والے پروجیکٹر کا بٹن آن کر دیا۔ سامنے دیوار پر چھوٹی سی سکرین بن گئی اور دوسرے لمحے اس پر ایک کمرے کا منظر ابھرتا چلا آیا ــــ یہ وہی منظر تھا جس میں عمران اور یہ سب لوگ موجود تھے۔ جوں جوں فلم چلتی گئی۔ بوتھم کی آنکھیں حیرت سے پھٹتی چلی گئیں۔ وہ تصور بھی نہ کر سکتا تھا کہ ان سارے واقعات کی باقاعدہ فلم بھی تیار کر لی گئی ہے ــــ اور ظاہر ہے یہ فلم ایسی تھی جو اس کے گلے میں پھانسی کا پھندہ ڈلوا سکتی تھی۔ وہ بظاہر خاموشی سے فلم دیکھ رہا تھا۔ لیکن اس کے دماغ میں آندھیاں سی چل رہی تھیں ــــ اور پھر جب وہ وقت آیا جب بوتھم خود عمران کو لیبارٹری کے متعلق بتا رہا تھا تو بوتھم اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکا۔ دوسرے لمحے وہ بُری طرح چیختا ہوا پروجیکٹر کی طرف لپکا اور اس نے بجلی کی سی تیزی سے پروجیکٹر کو فلم سمیت اٹھایا اور دوڑتا ہوا دروازے میں جا گرا ــــ کوسٹ گارڈز نے سنبھلتے ہی اس پر فائرنگ کی مگر بوتھم کی تو جان پر بنی ہوئی تھی۔ وہ دروازے کے باہر گرتے ہی ایک لمحے کے لئے لڑکھڑایا اور پھر اٹھ کر تیزی سے دائیں طرف دوڑتا چلا گیا ــــ گولیاں چونکہ افراتفری میں چلائی گئی تھیں اس لئے ایک بھی گولی اُسے نہ لگی۔ وہ دوڑتا ہوا اچانک دائیں سائیڈ کے کمرے میں گھستا چلا گیا۔ کرنل ہالینڈ جیمسن اور کوسٹ گارڈز کے آدمی اس کے پیچھے بھاگے ــــ لیکن جتنی دیر میں وہ راہداری میں آتے بوتھم کمرے میں گھس چکا تھا اور چند ہی لمحوں بعد وہ سارے بھی اس کمرے تک پہنچے مگر دروازہ اندر سے بند تھا۔ ان سب

نے چند ہی لمحوں میں دھکے مار کر دروازہ توڑ دیا۔ مگر جب وہ کمرے میں داخل ہوئے تو کمرے کی سامنے والی دیوار میں ایک بڑا سا برقی آتش دان جل رہا تھا ــــ اور فلم پروجیکٹر سمیت اس آتش دان میں پڑی دھڑا دھڑ جل رہی تھی۔ اور بوتھم کے حلق سے طنزیہ قہقہے نکل رہے تھے اس نے وہ ثبوت ہی جلا دیا تھا جس کے زور پر کرنل ہالینڈ اچھل رہا تھا ــــ کرنل ہالینڈ فلم کو جلتے دیکھ کر بوتھم کی بجائے آتش دان کی طرف لپکا لیکن اس کے قریب جا کر ٹھٹھک کر رک گیا۔ فلم چونکہ ایسے میٹریل سے بنی ہوئی تھی جو فوراً آگ پکڑ لیتا تھا اس لئے وہ اب اُسے نہ بچا سکتا تھا۔

"تم ــــ تم بچ نہیں سکتے۔ اسے گولی مار دو" ــــ کرنل ہالینڈ نے چیختے ہوئے کوسٹ گارڈز سے کہا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے سیاہ ہو چکا تھا۔

"خبردار ــــ اب تمہارے پاس میرے خلاف کوئی ثبوت نہیں" بوتھم نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا۔ اور کوسٹ گارڈز جو ریوالور سیدھے کر چکے تھے اس کی بات سنتے ہی ٹھٹھک کر رک گئے ــــ کیونکہ وہ بہرحال سرکاری ملازم تھے۔ اور اس طرح وہ کسی آدمی کو گولی نہ مار سکتے تھے۔ اور پھر اتنا وہ بھی جانتے تھے کہ بوتھم سماجی طور پر انتہائی اہم حیثیت کا مالک ہے۔

"تم میرے ہاتھوں سے بچ نہیں سکتے بوتھم ــــ میں ابھی لیبارٹری ڈھونڈھ نکالوں گا" ــــ کرنل ہالینڈ نے غصے کی شدت سے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔ اس کے منہ سے جھاگ سا نکل رہا تھا۔

"ڈھونڈھ سکتے ہو تو ڈھونڈھ لو۔ لیکن یاد رکھو اگر تم لیبارٹری نہ

ڈھونڈھ سکے۔ تو میں تمہارا وہ عبرت ناک حشر کروں گا کہ موت بھی تمہیں پناہ نہ دے گی۔ میں ابھی ہوم سیکرٹری اور گورنر کو فون کرتا ہوں ــــ اور تم جانتے ہو کہ میرے ایک فون پر تمہارا کیا حشر ہو گا"۔ ــــ بوتھم نے اس بار بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔ اور کرنل ہالینڈ کا جی چاہ رہا تھا کہ وہ بوتھم کو گولی مار دے۔ یا خود اپنے سر میں گولی مار لے۔ کیونکہ حماقت اُسی سے ہوئی تھی ــــ اس نے سوچے سمجھے بغیر جوش میں آکر فلم بوتھم کے سامنے منگوائی تھی۔ اور چونکہ فلم کی یہی کاپی تھی اس لئے ظاہر ہے اب فلم والا حتمی ثبوت تو ضائع ہو ہی گیا۔

"تم مجھ پر رعب مت جماؤ ــــ مجھے معلوم ہے کہ لیبارٹری زیرآب جزیرے میں ہے اور اس کا راستہ اسی جہاز سے جاتا ہے۔ میں جہاز اور جزیرے کے پرخچے اڑا دوں گا"۔ ــــ کرنل ہالینڈ نے اپنے آپ کو ٹھنڈا کرتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ ــــ پرخچے اڑا دو گے ــــ تم نے مجھے کوئی عام آدمی سمجھ رکھا ہے۔ اس سارے علاقے کا میں نے آئندہ دس برس کے لئے ٹھیکہ لے رکھا ہے اور تمہیں شاید معلوم نہیں کہ یہ زیرآب جزیرہ میری ذاتی ملکیت ہے اسے میں نے باقاعدہ حکومت سے خرید رکھا ہے ــــ اور میری اجازت کے بغیر تم اسے ہاتھ بھی نہیں لگا سکتے۔ اس کے باوجود میرا تمہیں چیلنج ہے کہ تم لیبارٹری یا اس کا راستہ ڈھونڈھ لو تو میں اپنے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں پہننے کے لئے تیار ہوں"۔ ــــ بوتھم نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ابھی معلوم ہو جاتا ہے کہ کیا ہوتا ہے"۔ ــــ کرنل ہالینڈ نے جواب دیا۔

اُسے بس اتنا اطمینان تھا کہ سنٹرل ایشیا کا سمگلر پرنس آف ڈھمپ بھی جہاز سے گرفتار ہو جائے گا ــــ جس سے چھاپے کا جواز بن جائے گا اور پھر لیبارٹری کا راستہ بھی مل جائے گا اس طرح اس کا چھاپہ کامیاب ہو جائے گا۔

مگر دس پندرہ منٹ بعد اس وقت کرنل ہالینڈ کے ہوش اڑ گئے۔ جب ہنری جیمز نے آکر رپورٹ دی کہ پورے جہاز کی تلاشی لینے کے باوجود نہ ہی وہ پرنس آف ڈھمپ نظر آیا ہے اور نہ ہی اس کے حبشی ساتھی اور لیبارٹری کے راستے کا بھی کوئی پتہ نہیں چلا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ یہ سب لوگ کہاں غائب ہو گئے ہیں۔ انہیں تلاش کرو اس جہاز میں ضرور کوئی تہہ خانے ہوں گے اور راستہ بھی یقیناً ہو گا"۔ کرنل ہالینڈ نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں تمہیں مزید آدھا گھنٹہ دے سکتا ہوں۔ اپنا اطمینان کر لو کرنل۔ لیکن اس کے بعد اپنے عبرت ناک حشر کے لئے تیار رہنا"۔ ــــ بوتھم نے جواب کرسی پر اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم اس کا خیال رکھنا۔ یہ بھاگنے نہ پائے میں خود تلاش کرتا ہوں۔ آؤ ہنری میرے ساتھ"۔ ــــ کرنل ہالینڈ نے کوسٹ گارڈز والوں سے کہا۔ اور پھر ہنری جیمز کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کر کے وہ تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔

عمران نے غوطہ خوری کا لباس پہنا اور پھر وہ غوطہ لگانے کے لئے تیار ہو گیا۔ کیپٹن شکیل اور جولیا نے ہمراہ آنے کے لئے کہا۔ لیکن عمران نے انہیں روک دیا۔

"فی الحال تم لوگ یہیں رہو۔ مجھے ضرورت محسوس ہوئی تو میں ٹرانسمیٹر پر تمہیں کال کر لوں گا اور جولیا تم اپنا غوطہ خوری والا لباس صفدر کو دے دو"۔ —— عمران نے ان سے مخاطب ہو کر کہا اور خود منہ پر گیس ماسک چڑھا کر تیزی سے سمندر میں غوطہ لگا گیا۔ سمندر کے اندر کافی گہرائی میں تیرتا ہوا وہ تیزی سے جہاز کی طرف بڑھتا چلا گیا —— کوسٹ گارڈز کی لانچوں نے بدستور جہاز کو گھیر رکھا تھا اور جہاز پر ہر طرف کوسٹ گارڈز کے باوردی سپاہی پھیلے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ اور یہی بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی کہ آخر ان لوگوں نے کیوں یوں اچانک جہاز پر چھاپہ مارا

دوسری بات یہ کہ مادام بریڈی نے اس کی لانچ کے نیچے مائیک دیا تھا۔ لیکن اس کا اُسے فی الحال فکر نہ تھی —— کیوں کہ مادام مر چکی تھی اور اب وہ مزید اس بٹن سے کوئی فائدہ نہ اٹھا سکتی

عمران تیرتا ہوا جہاز کے عین نیچے پہنچ گیا۔ جہاز کے اوپر جانا فی الحال تھا۔ اور اُسے ضرورت بھی نہ تھی وہ تو اس خفیہ لیبارٹری کا راستہ ڈھونڈنا چاہتا تھا۔ —— بوتھم کے کہنے کے مطابق زیرِ آب جزیرے نے کا راستہ جہاز میں سے تھا۔ لیکن اس کا ذہن اس بات کو تسلیم تا تھا۔ کیوں کہ جہاز سے راستے کا مطلب تو یہی ہے کہ جہاز میں سے کوئی لیبارٹری تک بنائی گئی ہو —— لیکن اگر یہ سرنگ بنائی جاتی تو ٹ گارڈز کو یقیناً اب تک اس سرنگ کا علم ہو جاتا۔ اور پھر جہاز تھا۔ وہ سمندر میں فکس نہیں کیا گیا تھا اس لئے جہاز سے سرنگ حماقت ہی ہو سکتی تھی —— اس لئے اس نے یہی اندازہ لگایا تھا کہ بوتھم ب یہی ہوگا کہ وہ اس جہاز سے جلد از جلد جزیرے تک پہنچ سکتا ہے۔ ی بات یہ کہ بوتھم نے کہا تھا کہ عمران کو لیبارٹری میں داخلے کے لئے وئی مخصوص انتظامات کرنے پڑیں گے —— اور وہ خصوصی انتظامات سکتے ہیں کہ عارضی طور پر کوئی لکڑی کی سرنگ بنا دی جائے تاکہ اصل کا بعد میں علم نہ ہو سکے۔ لیکن ایسے انتظامات سے قبل ہی مادام بریڈی ال کر دی تھی —— اس لئے ظاہر ہے ابھی یہ انتظامات مکمل نہ ہوں گے۔

بہر حال یہی سوچتا ہوا وہ جہاز کے نیچے سے نکل کر زیرِ آب جزیرے

کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جزیرہ بہت بڑا تھا۔ وہ مزید سمندر کی تہہ میں چ
جزیرے کے قریب ہوتا گیا چلا گیا ــــ اور پھر اس کے قریب پہنچ کر
جزیرے کے گرد گھومتا چلا گیا۔ لیکن جزیرے کی ٹھوس چٹانیں چارو
سے بالکل سپاٹ تھیں کہیں بھی کوئی رخنہ نظر نہ آ رہا تھا۔ وہ کافی د
ادھر ادھر گھومتا رہا ــــ لیکن اُسے جزیرے کے اندر جانے کا کوئی
نہ ملا تو وہ جزیرے کے اوپر والی سطح پر جو سمندر کی سطح سے ذرا نیچے تھی
ہوا کراس کرتا چلا گیا۔ لیکن یہاں بھی سپاٹ زمین کے سوا اور کچھ نہ
جب کوئی بات اس کی سمجھ میں نہ آئی تو اسے اچانک خیال آیا کہ اس
میں اگر بوتھم کو اغوا کر لیا جائے تو اس سے آسانی سے راستہ کا پتہ کیا
سکتا ہے نہ صرف پتہ کیا جا سکتا ہے بلکہ اس سے ان حفاظتی انتظامات ک
پتہ کیا جا سکتا ہے ــــ جو وہاں داخلے کی رکاوٹ کے لئے قا
کئے گئے ہوں گے۔ لیکن اب مسئلہ یہ تھا کہ جہاز پر کوسٹ گارڈز وا
موجود تھے اور کوسٹ گارڈز کی موجودگی میں وہ جہاز میں داخل نہ ہو س
تھا ــــ چنانچہ اس نے سوچ کر یہی پروگرام بنایا کہ فی الحال مادام
کے مائیک بٹن کو ہی استعمال کیا جائے۔ اس طرح وہ جہاز میں ہونے
گفتگو سن سکے گا۔ اور اس طرح دو فائدے ہوں گے ــــ ایک تو یہ
کوسٹ گارڈز کے جانے کے بعد بوتھم لیبارٹری کے راستے کے متعلق کو
ہدایات دے گا۔ چنانچہ وہ واپس پلٹا اور تیزی سے اپنی لانچ کی طرف
بڑھتا چلا گیا ــــ اور پھر تھوڑی دیر بعد ہی وہ لانچ کے نیچے پہنچ گیا
چونکہ فاصلے کا اندازہ تھا۔ اس لئے وہ سمندر کی سطح پر آئے بغیر لانچ
پیندے تک پہنچ گیا۔ اور پھر اُسے وہ مائیک بٹن پیندے پر چپکا ہوا نظ

گیا۔ اس نے بڑی احتیاط سے بٹن کو بند کر کے اُسے اتار لیا۔ بٹن کو غور سے
دیکھنے پر اس کے چہرے پر مسکراہٹ ابھر آئی ــــ اس کے ذہن میں جو
خدشہ تھا وہ ختم ہو گیا۔ مائیک بٹن کسی مخصوص فریکوئنسی کا نہ تھا اور عام ٹرانسمیٹر
پر بھی اس کی پک کی ہوئی گفتگو سنی جا سکتی تھی۔ چنانچہ مائیک بٹن سنبھالے وہ
دوبارہ جہاز کی طرف بڑھتا چلا گیا ــــ اور پھر اس نے جہاز کے پیندے
پر اُسے احتیاط سے چپکا دیا اور پھر اُسے آن کرنے کے بعد وہ تیزی سے
واپس اپنی لانچ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کیونکہ اس کے پاس ٹرانسمیٹر
کلائی کی گھڑی کی صورت میں تھا اور غوطہ خوری کا لباس پہننے کی وجہ سے
وہ پانی کے اندر اس ٹرانسمیٹر کو استعمال نہ کر سکتا تھا ــــ تھوڑی دیر
بعد وہ لانچ پر پہنچ گیا۔

"کیا ہوا عمران صاحب" ــــ صفدر نے اشتیاق بھرے لہجے
میں پوچھا۔

"لڑکا یا لڑکی ــــ کچھ نہ کچھ تو ضرور ہی ہو گا" ــــ عمران نے
غوطہ خوری کا لباس اتارتے ہوئے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"شٹ اپ ــــ تمہیں ہر وقت مذاق ہی سوجھتا رہتا ہے"
جولیا نے غصیلے انداز میں اُسے جھڑکتے ہوئے کہا۔ وہ قریب ہی بیٹھی
تھی۔

"مس ــــ آپ میرے سامنے باس کی توہین نہیں کر سکتیں"
اچانک جوانا نے درشت لہجے میں جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جوانا ــــ تم خاموش رہو ــــ میاں بیوی کے معاملے میں
تم نہ بولا کرو" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور جولیا

ایک جھٹکے سے اٹھی اور غصے سے دانت پیستی ہوئی نچلے کمرے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ کیوں کہ وہ عمران کی فطرت کو اچھی طرح جانتی تھی کہ وہ اب باز نہ آئے گا۔

عمران نے لباس اتار کر کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی کا ونڈ بٹن مخصوص انداز میں تین بار دبایا تو گھڑی کے ڈائل پر سرخ رنگ کا نقطہ تیزی سے جلنے بجھنے لگا ——— صفدر اور کیپٹن شکیل خاموش بیٹھے اُسے دیکھ رہے تھے چند لمحوں بعد ہی نقطہ سبز ہو گیا۔ اور پھر گھڑی میں مدھم سی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ عمران نے ونڈ بٹن کو ایک بار کھینچ کر ذرا سا گھمایا تو آوازیں بلند ہو گئیں ——— اب وہ آسانی سے ان آوازوں کو سن سکتے تھے۔ مختلف لوگوں کی ملی جلی آوازیں پس منظر میں سنائی دے رہی تھیں جب کہ ایک آواز ان پر بھاری تھی۔

"اب بولو کرنل ہالینڈ ——— اب تمہارے پاس چھاپے کا کیا جواز ہے۔ اب اپنے عبرت ناک حشر کے لئے تیار ہو جاؤ" ——— بوتھم کی آواز میں غرور اور غصہ دونوں کیفیات شامل تھیں۔

"کاش ——— مجھ سے وہ فلم تمہیں دکھانے کی حماقت نہ ہوتی تو تم اس طرح نہ چیخ سکتے۔ اور یہ بھی سن لو کہ میں ہوم سیکرٹری یا گورنر کا ماتحت نہیں ہوں۔ اس لئے وہ میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے ——— میں فی الحال تو واپس چلا جاتا ہوں۔ لیکن یاد رکھو تم میرے ہاتھوں بچ نہیں سکتے۔ میں اس جزیرے میں سے لیبارٹری ضرور کھود نکالوں گا"

کرنل ہالینڈ کی آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے تم ان کے ماتحت نہیں ہو ——— لیکن میں تمہاری ایجنسی

پر دس کروڑ ڈالر ہرجانے کا دعویٰ کر دوں گا اور تمہاری ایجنسی کو یہ ہرجانہ ادا کرنا پڑے گا ——— اور سنو ——— تم اس طرح واپس بھی نہیں جا سکتے۔ تمہیں پہلے یہ سرٹیفکیٹ دینا ہو گا کہ تم نے بلا جواز چھاپہ مارا ہے۔ اور یہاں سے تمہیں کچھ موصول نہیں ہوا" ——— بوتھم کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے ——— میں سرٹیفکیٹ بھی دے دوں گا۔ لیکن بہتر یہی ہے کہ ہم آپس میں صلح کر لیں" ——— کرنل ہالینڈ کے لہجے میں گہری پریشانی نمایاں تھی۔ وہ شاید دس کروڑ ڈالر ہرجانے کی بات سن کر خوف زدہ ہو گیا تھا۔ کیوں کہ ظاہر ہے بوتھم کی حیثیت ایسی تھی کہ ہرجانہ کا فیصلہ یقیناً اس کے حق میں ہو جانا تھا ——— اور ایجنسی کا بورڈ آف گورنرز کرنل ہالینڈ کا عبرت ناک حشر کر دے گا۔

"صلح ——— کیسی صلح ——— تم نے میری بے عزتی کی۔ مجھے بلا جواز گولی مار دینے کا حکم دیا۔ اور میں صلح کر لوں۔ میں تمہیں بتاؤں گا کہ بوتھم کون ہے اور کیا حیثیت رکھتا ہے" ——— بوتھم نے پہلے سے زیادہ غصے میں چیخنے لگا۔

"باس ——— کاش وہ پرنس آف ڈھمپ ہی ہمارے ہتھے چڑھ جاتا تو کم از کم اس چھاپے کا جواز تو مل جاتا ——— حیرت ہے کہ وہ اور اس کے ساتھی اچانک کہاں غائب ہو گئے" ——— ہنری جیمز کی بڑبڑاہٹ سنائی دی اور عمران بُری طرح چونک پڑا۔ اب تمام سچویشن سمجھ میں آ گئی تھی۔ کہ ہنری جیمز اور کرنل ہالینڈ نے کسی طرح ان کی بات چیت سن لی اور فلم بھی بنا لی اور اس طرح وہ عین موقع پر جہاز پر چڑھ دوڑے۔

لیکن مادام بیڈمی پہلے ہی مر گئی۔ عمران اور اس کے ساتھی سمندر میں گر گئے۔
بوتھم کسی خفیہ راستے سے بچ کر جہاز میں ہی رہ گیا —— اور کرنل ہالینڈ نے
اپنی کسی حماقت سے وہ فلم ضائع کر دی۔ اب وہ بُری طرح پھنس گیا تھا۔ اُسی
لمحے عمران کو خیال آیا کہ یہ موقع اچھا ہے اگر کرنل ہالینڈ اس کا ساتھ دے تو وہ
سرکاری طور پر اس لیبارٹری کو تلاش کرے گا —— اور کرنل ہالینڈ چونکہ
اب بُری طرح پھنسا ہوا ہے۔ اس لئے وہ ڈوبتے کو تنکے کے سہارے کے
مصداق اس پر اعتماد کرنے پر مجبور ہوگا۔

"صفدر —— لانچ کو جلدی سے جہاز کی طرف لے چلو —— جلدی
کرو" —— عمران نے تیز لہجے میں صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

اور صفدر تیزی سے لانچ کے انجن کی طرف دوڑتا چلا گیا اور پھر لانچ
ایک جھٹکا کھا کر آگے بڑھی اور تیز رفتاری سے جہاز کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

کرنل ہالینڈ نے حتی الوسع کوشش کی کہ کسی طرح اس الجھے ہوئے
ے نکل جائے اور بوتھم کو صلح پر آمادہ کرے لیکن بوتھم کسی طور پر بھی نہ
ہا تھا —— اور اب وہ گورنر کو ٹیلی فون کرنے لگا تھا۔ اور کرنل ہالینڈ کو
وم تھا کہ گورنر یا اس کے کسی نمائندے کی آمد کے بعد اُسے لازماً سرٹیفکیٹ
ہی پڑے گا۔ اس لئے تھوڑی سی کشمکش کے بعد وہ سرٹیفکیٹ دینے
ادہ ہو گیا —— اور بوتھم نے کاغذ اور قلم بڑے فخریہ انداز میں اس کے
منے رکھ دیا۔

"یہ تمہارے لئے بلیک وارنٹ ثابت ہوگا کرنل —— تم نے بوتھم کو
ڑ کر اپنی زندگی کی سب سے بڑی حماقت کی ہے" —— بوتھم نے
شی سے دانت نکالتے ہوئے کہا۔ اور کرنل کو بھی علم تھا کہ یہ سرٹیفکیٹ اس
لئے بلیک وارنٹ ہی ہوگا۔ بلیک وارنٹ آخری اپیل ختم ہونے کے بعد

قتل کے مجرم کو پھانسی دینے کے لئے جاری کیا جاتا ہے۔ لیکن وہ مجبور
اس نے بڑے ڈھیلے انداز میں قلم اٹھایا —— اس کے دماغ میں
سی چل رہی تھیں۔ اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سرٹیفکیٹ لکھنا شروع
ایک سپاہی تیزی سے کمرے میں داخل ہوا۔

"سر —— ابھی ابھی ایک لانچ جہاز کے قریب پہنچی ہے
میں دو حبشی۔ ایک عورت اور تین مرد سوار ہیں۔ ان میں سے ایک نو
آپ کے نام فوری پیغام بھجوایا ہے کہ پرنس آف ڈھمپ آپ سے
ملنا چاہتا ہے —— اور ساتھ ہی اس نے یہ بھی کہا ہے کہ اس سے
بغیر سرٹیفکیٹ پر دستخط نہ کئے جائیں" —— سپاہی نے کرنل ہالی
سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پرنس آف ڈھمپ —— اوہ —— اُسے فوراً لے آؤ" جلد
کرنل ہالینڈ نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا اور بوتھم جو اب تک خوش
مطمئن تھا اس کے چہرے پر شکنوں کا جال سا پھیلتا چلا گیا۔

"یہ کون ہے —— میں کسی پرنس آف ڈھمپ کو نہیں جانتا"
بوتھم نے چیختے ہوئے کہا۔

"صبر کرو بوتھم —— ابھی پتہ چل جاتا ہے" —— کرنل ہالینڈ
جواب دیا۔ اس کی سمجھ میں یہ بات نہ آ رہی تھی کہ آخر وہ سمگلر دوبارہ جہاز
کیوں آیا ہے اور اُسے کیسے پتہ چل گیا کہ میں سرٹیفکیٹ لکھ کر دے رہا ہو
بہرحال اندھیرے میں امید کی ایک کرن دکھائی دی تھی —— اور وہ
اسے ضائع نہ کرنا چاہتا تھا۔

"ہنری جیمز —— تم خود جاؤ —— اور سنو —— وہ بھاگنے

پائے" —— کرنل ہالینڈ نے کہا اور ہنری جیمز سر ہلاتا ہوا تیزی سے واپس
مڑا مگر دوسرے لمحے وہ ٹھٹھک کر رک گیا کیوں کہ دروازے میں سے کوسٹ
گارڈز کے سپاہی کے ساتھ علی عمران داخل ہو رہا تھا —— چوں کہ سمندر
میں غوطہ لگانے کی وجہ سے اس کا میک اپ دھل چکا تھا۔ اس لئے اس
وقت وہ اپنی اصل شکل میں تھا۔ اس کے سر پر تاج بھی نہ تھا۔ کیوں کہ
وہ اس نے لانچ میں ہی اتار دیا تھا۔

"پرنس آف ڈھمپ آداب عرض کرتا ہے" —— عمران نے کمرے
میں داخل ہوتے ہی بڑے لکھنوی انداز میں کہا۔

"عمران —— تم" —— ہنری جیمز نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے
ہوئے کہا۔

"کون ہو تم —— بکواس کرتے ہو —— تم پرنس آف ڈھمپ
نہیں ہو" —— بوتھم نے چیختے ہوئے کہا۔

"علی عمران عرف پرنس آف ڈھمپ —— آپ حماقت کی ——
کرنل ہالینڈ کہ وہ قلم اس کے سامنے لے آئے۔ لیکن اس کے باوجود یہ
ابا بارڈی ابھی بتا دے گا —— میرے پاس ایسا جادو ہے کہ یہ چند لمحوں
میں سب کچھ بتا دے گا" —— عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ چکر کیا ہے —— پرنس آف ڈھمپ تو سنٹرل ایشیا کا بہت بڑا
سمگلر ہے۔ اور تم نے لباس تو وہی پہنا ہوا ہے لیکن تمہاری شکل اور ہے۔
اور ہنری جیمز تمہیں علی عمران کہہ رہا ہے" —— کرنل ہالینڈ نے چکراتے
ہوئے لہجے میں کہا۔

"اسی چکر کا نام تو علی عمران ہے کرنل —— آپ نے جب مجھے دھکار

دیا تو میں نے فیصلہ کر لیا کہ میں اپنے طور پر کام کروں گا اور ٹوپاز اور اس کی
لیبارٹری کا خاتمہ کر دوں گا — چنانچہ میں وہاں سے ہوٹل آیا۔ لیکن
ٹوپاز کو میری بابت علم ہو گیا۔ اس نے مجھے اغوا کر لیا۔ لیکن میں ان کے
نمبر تھری اور ان کے پیشہ ور قاتلوں کا خاتمہ کر کے نکل آنے میں کامیاب
ہو گیا — وہاں میں نے نمبر تھری سے یہ ضرور اگلوا لیا کہ ان کی ایکس
وائی کی لیبارٹری ہے۔ اور چیف باس کی آواز بھی ٹرانسمیٹر پر
سن لی۔ اور ٹرانسمیٹر کی آواز سے یہ بھی مجھے پتہ چل گیا کہ ٹوپاز کا ہیڈ کوارٹر
یا تو سمندر کے اندر ہے یا ساحل کے قریب ہے — کیونکہ رابطہ قائم
ہونے سے پہلے سمندر کی لہروں کی مخصوص آواز ٹرانسمیٹر پر سنائی دی تھی۔
بہرحال میں نے اپنے ایک دوست اور یہاں کے بڑے غنڈے ٹونی سے
رابطہ قائم کیا — ٹونی مادام برینڈی کو جانتا تھا اور اُسے یہ بھی علم تھا
کہ مادام برینڈی اور ٹوپاز کے چیف باس کے درمیان تعلقات ہیں۔ چنانچہ
میں نے چیف باس کو ٹریس کرنے کے لئے ایک پلاننگ بنائی اور میں
سنٹرل ایشیا کا مشہور سمگلر بن گیا — پرنس آف ڈھمپ —
اور میں نے آفر کی کہ میں — ایکس وائی کا کھربوں ڈالر کا سودا کرنا
چاہتا ہوں۔ ادھر ایک اور چکر چل گیا۔ ٹوپاز نمبر تھری کے قتل سے گھبرا گئی۔
ادھر اس کے آدمیوں نے ہنری جیمز کے فلیٹ میں مجھے اصل شکل میں دیکھ
لیا تھا — بہرحال انہوں نے میری اصلیت ٹریس کر لی تھی کہ میں
علی عمران ہوں۔ اور میری شہرت ایسی ہے کہ میرا نام آتے ہی مجرم تنظیموں
کو لرزے کا بخار چڑھ جاتا ہے — حالانکہ نارکو ملک ایجنسی کا چیف
کرنل ہالینڈ مجھے نہیں جانتا اور وہ مجھے صرف مسخرہ سمجھ کر ٹال دیتا ہے۔

بہرحال میرا نام سنتے ہی اور مجھے ہنری جیمز کے فلیٹ میں دیکھتے ہی ٹوپاز کے
ہاتھ پاؤں پھول گئے اور پھر پہلے ہی ٹکراؤ میں ان کا نمبر تھری اور پیشہ ور
قاتل ہلاک ہو گئے تو انہوں نے مادام برینڈی کو یہ مشن سونپا کہ وہ مجھے ٹریس
کرے اور اغوا کر کے لائے — میرا دوسرا نام پرنس آف ڈھمپ
بھی انہوں نے مادام برینڈی کو بتا دیا۔ مادام برینڈی کو ٹونی بھی فون کر چکا
تھا کہ پرنس آف ڈھمپ اس سے ملنا چاہتا ہے — چنانچہ وہ سمجھ
گئی کہ جس پرنس آف ڈھمپ کو ٹوپاز تلاش کر رہی ہے وہ اُسے ملنا
چاہتا ہے تو وہ مجھ سے ہوٹل میں ملی اور مجھے ساتھیوں سمیت لے کر یہاں آ
گئی — میرے دوسرے ساتھی ہمارا پیچھا کرتے ہوئے ساحل سمندر پر
آئے۔ اور وہاں انہوں نے ایک لانچ حاصل کر لی۔ یہاں میرا میک اپ
ایسا تھا جو دنیا کے کسی کیمیکلز سے نہ دھل سکتا تھا — اور میں نے پرنس
آف ڈھمپ کے باقاعدہ کاغذات بھی تیار کر رکھے تھے۔ چنانچہ یہ میرے
چکر میں آ گئے اور انہوں نے مجھے پرنس آف ڈھمپ تسلیم کر لیا —
اور مادام برینڈی ناکام ہو کر چلی گئی میں نے چیف باس کو بڑے سودے کا
چکر دیا تو یہ مجھے لیبارٹری دکھانے پر آمادہ ہو گیا۔ اور اس نے بتایا۔ کہ
لیبارٹری قریب ہی زیر آب جزیرے میں ہے اور اس کا راستہ جہاز
سے جاتا ہے — اور یہ مجھے لے جانے کے لئے خصوصی انتظامات
کرنے چلا گیا۔ ادھر مادام برینڈی کو کسی طرح میرے ساتھیوں کے بارے میں
علم ہو گیا جو لانچ میں جہاز کے قریب موجود تھے — چنانچہ مادام برینڈی
نے میرے ساتھیوں کی لانچ کے پیندے میں مائیک بٹن لگا کر دور سے
ان کی گفتگو سن لی۔ جس سے اُسے معلوم ہو گیا کہ میں علی عمران ہوں اور میرا

میک اپ سادہ پانی سے دھل سکتا ہے۔ اس نے ٹوپاز کے چیف کو کال کر کے آگاہ کر دیا۔ چنانچہ اس نے میرے حبشی ساتھیوں کو علیحدہ کمرے میں قید کر دیا ــــــ اور مجھے لے کر یہ جہاز کے پیندے کے اوپر بنے ہوئے کمرے میں آگیا۔ جہاں مجھے ایک کرسی پر جکڑ دیا گیا اور مادام بریڈی اپنے ساتھیوں سمیت وہاں آگئی اور اس نے بتایا کہ میرا میک اپ سادہ پانی سے دھل سکتا ہے ــــــ اور میں پرنس آف ڈھمپ نہیں بلکہ پاکیشیا کا علی عمران ہوں۔ چنانچہ ٹوپاز نے فوراً میرے قتل کا فیصلہ کر لیا اور تین اطراف سے چار چار سٹین گن بردار وں نے مجھے نشانہ بنا لیا ــــــ لیکن میرے حبشی ساتھیوں کو خطرے کا احساس ہو گیا وہ اس کے آدمی کو قتل کر کے یہاں عین موقع پر آپہنچے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس کے بارہ آدمی مارے گئے۔ مادام بریڈی اور اس کے دو ساتھی مارے گئے اور چیف باس میرے ایک حبشی ساتھی کے بازوؤں میں جکڑا گیا ــــــ وہ اسے قتل اس لئے نہ کرنا چاہتا تھا۔ کہ میں جس کرسی پر جکڑا ہوا تھا وہ سائنسی کرسی تھی۔ اور وہ اس کا حل اس سے چاہتا تھا۔ اس نے اور ہی حکم دیا اور اسے سرخ بٹن دبانے کے لئے کہا ــــــ سرخ بٹن کے دبتے ہی اس کمرے کا فرش غائب ہو گیا۔ اور میں کرسی سے تو آزاد ہو گیا۔ لیکن اپنے ساتھیوں سمیت سمندر میں جا گرا۔ اسی لمحے آپ نے چھاپہ مار دیا۔ ہم تیرتے ہوئے اپنی لانچ پر گئے ــــــ وہاں ہمیں مائیک بٹن کا پتہ چلا تو میں نے وہ مائیک بٹن جہاز کے پیندے میں لگا دیا۔ اور اس طرح مجھے آپ کی گفتگو سننے کا شرف حاصل ہو گیا۔ آپ فلم جو شاید آپ نے ہیلی کاپٹر سے کھینچی تھی ضائع کر بیٹھے ــــــ پرنس آف ڈھمپ غائب ہو چکا تھا۔ لیبارٹری کا راستہ آپ کو ملا نہیں۔ اور آپ اس آدمی

کے ہاتھوں جکڑے گئے۔ آپ کی ایجنسی کو یقیناً دس کروڑ ڈالر ہرجانہ بھرنا پڑتا۔ اور آپ کو خودکشی ــــــ کہ مجھے آپ پر رحم آگیا اور میں یہاں آگیا۔ اب چکر آپ کی سمجھ میں آیا" ــــــ عمران نے پوری تفصیل سے تمام واقعات بتاتے ہوئے کہا اور کرنل ہالینڈ اور ہنری جیمز اس کی باتیں ایسے سن رہے تھے جیسے بچے کوئی دلچسپ کہانی سنتے ہیں ــــــ ادھر عمران کو تمام تفصیل اس لئے بتانی پڑی کہ کرنل ہالینڈ کو اس کی اہمیت کا پوری طرح پتہ چل جائے۔

"مجھے معاف کر دو علی عمران ــــــ واقعی مجھ سے زندگی کی بھیانک غلطی ہوئی کہ میں نے تمہیں شروع میں کوئی اہمیت نہ دی۔ تم یقیناً ایک عظیم انسان ہو" ــــــ کرنل ہالینڈ نے بڑے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چلو شکر ہے آپ نے اب تو اہمیت دی۔ میرے لئے یہی کافی ہے" ــــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"فضول بکواس ــــــ سب من گھڑت کہانی ہے۔ تم کچھ بھی نہیں ثابت کر سکتے" ــــــ بوتھم جو خاموشی سے سب کچھ سن رہا تھا اچانک بول پڑا۔

"کرنل ــــــ اگر میں آپ کو لیبارٹری تک پہنچا دوں جہاں اس وقت بھی یقیناً ایکس وائی کی بھاری مقدار موجود ہو گی تو آپ کیا انعام دیں گے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"انعام ــــــ تم جو چاہو مانگ سکتے ہو" ــــــ کرنل ہالینڈ نے جواب دیا۔

"تو پھر وعدہ کیجئے کہ میرے دوست ہنری جیمز کو آپ ترقی دے دیں

گے۔ اور یہ کارنامہ اس کے کھلتے میں جائے گا" ——— عمران نے کہا۔

"بالکل بالکل ——— اور سچ پوچھو تو یہی ——— کارنامہ" کرنل ہالینڈ فوراً تیار ہو گیا۔

"تو پھر تیار ہو جاؤ چیف باس صاحب ——— یہاں میرے دوست جیمز جیمز کی ترقی کا سوال ہے" ——— عمران نے اس بار بوتھم سے مخاطب ہو کر کہا۔

"خبردار ——— تم مجھ پر تشدد نہیں کر سکتے۔ کوسٹ گارڈز موجود ہیں اور ہمارے ملک میں تشدد جرم ہے" ——— بوتھم نے چیختے ہوئے کہا۔

"تشدد ——— وہ کیا ہوتا ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر جیب سے ایک چھوٹا سا قلم نما آلہ نکال لیا۔

"تم کیا کرنا چاہتے ہو عمران" ——— کرنل ہالینڈ نے پریشان لہجے میں کہا۔ کیوں کہ اُسے بھی علم تھا کہ اس ملک میں تشدد سرکاری آدمیوں کے سامنے بہت بڑا جرم ہے۔

"تمہارا کوئی آدمی ساحل پر ہے" ——— عمران نے کرنل سے مخاطب ہو کر پوچھا

"ہاں ہے ——— کیوں" ——— کرنل نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"اس تک یہ قلم پہنچا دو" ——— عمران نے قلم کی ایک سائیڈ کو دباتے ہوئے کہا اور اس قلم کے اوپر ایک ڈائل سا چمک اٹھا۔ جس پر سمتیں لکھی ہوئی تھیں اور ایک نقطہ تیزی سے جلتا بجھتا شمال کی طرف بار بار جا رہا تھا۔

"قلم پہنچا دوں ——— کیا مطلب" ——— کرنل ہالینڈ نے چکرائے

ہوئے لہجے میں کہا۔

"سنو کرنل ——— میں نے ٹوپاز کے نمبر تھری کو ختم کرنے کے بعد ان کی کار کے بمپر کے نیچے ایک خفیہ بٹن لگا دیا تھا۔ جس کا انہیں علم نہیں۔ یہ آلہ اب وہ سمت بتا رہا ہے جہاں اس وقت وہ کار موجود ہے۔ ——— جیسے جیسے آپ آگے بڑھتے جائیں گے یہ سمت بتاتا جائے گا۔ اس طرح آپ کار تک پہنچ جائیں گے۔ کار یقیناً ان کے ہیڈ کوارٹر میں موجود ہو گی وہاں چھاپہ مارا جائے تو وہاں سے ٹوپاز کے خفیہ کاغذات برآمد ہو سکتے ہیں ——— جس میں اس لیبارٹری کا نقشہ بھی ہو سکتا ہے اور ٹوپاز کے باقی ممبروں کے نام و پتے بھی۔ اس طرح ہم آسانی سے لیبارٹری تلاش کر سکتے ہیں" ——— عمران نے کہا۔

"ہا ——— ہا ——— ہا ——— تم اس کار کی بات کر رہے ہو جو نمبر تھری کے استعمال میں تھی۔ وہ کار میں بتا دیتا ہوں کہ کہاں ہے ——— وہ پولیس کے مال خانے میں جمع ہے۔ کیوں کہ وہ سڑک پر کھڑی رہ گئی اور عمارت خالی ہو گئی۔ چنانچہ پولیس اُسے مال خانے میں لے گئی۔ لیکن چوں کہ اس کار کے کاغذات جعلی تھے اس لئے ہم اُسے لینے ہی نہیں گئے"

بوتھم نے اچانک قہقہہ مارتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے مسکراتے ہوئے قلم کا بٹن آف کیا اور اُسے جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"یہ بھی اچھا ہوا کہ وقت ضائع ہونے سے بچ گیا" ——— عمران کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

"مگر اب لیبارٹری کا کیا ہو گا" ——— کرنل ہالینڈ نے بے چین لہجے میں کہا۔

"تم زندگی بھر لیبارٹری نہیں ڈھونڈھ سکتے۔ آخر میں ٹوپاز کا چیف ہوں۔ کوئی گھسیارا تو نہیں ہوں کہ ایکس وائی کی اتنی قیمتی اور بڑی لیبارٹری تو بنالوں لیکن اس کا راستہ اتنا آسان ہو کہ ہر ایرا غیرا اُسے ڈھونڈھ نکالے"۔۔۔۔ بوتھم نے بڑے فخریہ انداز میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"ابھی چیف باس ہمیں لیبارٹری میں لے جائے گا اور اس کی سیر کروائے گا"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے جیب سے ریوالور نکال لیا۔

"نہیں عمران۔۔۔۔ تم بوتھم پر تشدد نہیں کر سکتے۔ چاہے یہ مجرم ہی کیوں نہ ہو۔ یہ ہمارے ملک میں بہت بڑا جرم ہے"۔ کرنل ہالینڈ نے پریشان لہجے میں کہا۔

"میں تشدد کب کر رہا ہوں۔۔۔۔ بوتھم کا بال بھی ٹیڑھا نہ ہو گا"۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے ریوالور کا چیمبر کھول کر اس میں سے گولیاں نکالنا شروع کر دیں۔ جب سارا چیمبر خالی ہو گیا تو اس نے چیمبر بند کرتے ہوئے کہا۔

"آپ نے دیکھا کہ اب اس ریوالور میں کوئی گولی نہیں ہے۔ اور گولیوں کے بغیر یہ ریوالور ایک کھلونے سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا"۔ عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے جادوگر شعبدہ دکھاتے ہوئے مجمع سے گفتگو کرتے ہیں۔

"لیکن۔۔۔۔۔۔۔۔"۔۔۔۔ کرنل ہالینڈ نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس خالی ریوالور کے باوجود بوتھم سب کچھ بتا دے گا"۔

عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر وہ تیزی سے قدم بڑھا کر بوتھم کی سائیڈ میں کھڑا ہو گیا جواب خود بھی حیرت سے آنکھیں پھاڑے یہ عجیب و غریب تماشہ دیکھ رہا تھا۔

"سنو بوتھم۔۔۔۔ یہ ریوالور خالی ہے۔ میں نے اسے تمہارے سامنے خالی کیا ہے۔ لیکن میں اسے تمہاری کنپٹی کے ساتھ لگا کر صرف دس تک گنوں گا۔ اگر تم نے دس تک لیبارٹری کا راستہ نہ بتایا تو پھر میں ٹریگر دبا دوں گا۔۔۔۔ اس کے بعد کیا ہو گا۔ یہ شاید تم کبھی بھی معلوم نہ کر سکو کیوں کہ ٹریگر دبنے کے بعد خالی ریوالور تمہاری روح کو تمہارے جسم سے نکال کر باہر پھینک دے گا"۔۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ کیا مسخرہ پن ہے۔ تم سب میرا وقت ضائع کر رہے ہو۔ چلو کرنل سرٹیفکیٹ لکھواؤ اور میرے جہاز سے دفع ہو جاؤ۔ ورنہ میں گورنر کو فون کرتا ہوں"۔۔۔۔ بوتھم نے جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔۔۔۔ مگر اس سے پہلے کہ بوتھم کا ہاتھ ٹیلی فون تک پہنچتا۔ عمران نے ریوالور کا رخ ٹیلی فون کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔ چوں کہ ریوالور پر سائیلنسر بھی چڑھا ہوا تھا۔۔۔۔ اس لئے کھٹ کی سی آواز آئی اور دوسرے لمحے ٹیلی فون کے پرخچے اڑتے چلے گئے۔

"یہ۔۔۔ یہ۔۔۔ کیا"۔۔۔۔ کرنل اور بوتھم کے ساتھ ساتھ ہنری جیمز اور کوسٹ گارڈز کے افسروں کی آنکھیں بھی حیرت سے پھٹتی چلی گئیں۔ کیوں کہ ریوالور تو ان کے سامنے ہی خالی کیا گیا تھا۔ پھر اس میں گولی کہاں سے آ گئی۔

"یہ ریوالور واقعی خالی ہے" ——— عمران نے جادوگروں کے سے انداز
میں کہا اور اس کا چیمبر دوبارہ کھول دیا۔ واقعی چیمبر خالی تھا۔
"تم مجھے بے وقوف مت بناؤ۔ اس میں کوئی خفیہ خانہ ہے جس میں
گولیاں موجود ہیں" ——— بوتھم نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔
"یہ لو پڑا ہے تمہارے سامنے ——— اس کا خانہ ڈھونڈھ لو۔ بلکہ ٹریگر
دبا کر تسلی کر لو" ——— عمران نے ریوالور میز پر پھینکتے ہوئے کہا۔ اور
بوتھم نے جھپٹ کر ریوالور اٹھا لیا۔ اُسے غور سے اِدھر اُدھر سے دیکھتا رہا۔
پھر اس نے چیمبر بند کر کے اس کا ٹریگر دبایا مگر سوائے خالی ٹھس کے اور
کوئی آواز نہ نکلی وہ بار بار ٹریگر دباتا رہا ——— لیکن ریوالور سے کوئی گولی
برآمد نہ ہوئی۔
"بکواس ——— صرف شعبدہ بازی ——— بہرحال میرے پاس ضائع کرنے
کے لئے وقت نہیں ہے" ——— بوتھم نے ریوالور میز پر پھینکتے ہوئے کہا۔
اور عمران نے مسکراتے ہوئے ریوالور اٹھا لیا۔
"میں صرف دس تک گنوں گا۔ اس کے بعد ٹریگر دبا دوں گا"
عمران نے ریوالور کی نال بوتھم کی کنپٹی سے لگاتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"ایک......دو.........تین.........چار........."
وہ رک رک کر بڑے ساحرانہ انداز میں گنتی کر رہا تھا۔
"ہٹاؤ ——— تم مجھ پر تشدد نہیں کر سکتے۔ یہ ریوالور بھرا ہوا ہے"
بوتھم نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔
"پانچ.........چھ.........سات........"
عمران نے اسی طرح گنتی جاری رکھی۔ البتہ اس نے وقفہ تھوڑا سا بڑھا دیا تھا۔

"ٹھہرو عمران ——— رک جاؤ ——— یہ بھی تشدد ہے۔ اور میرے سامنے
تشدد نہیں ہو سکتا" ——— اچانک کرنل ہالینڈ نے آگے بڑھ کر عمران کے
ہاتھ سے ریوالور جھپٹتے ہوئے کہا۔ اور بوتھم کے حلق سے اطمینان کا ایک طویل
سانس نکلا۔ یہ جانتے ہوئے بھی ریوالور خالی ہے۔ اس کے چہرے پر پسینے
کے قطرات ابھر آئے تھے۔
"تو پھر بوتھم کی منت سماجت کیجئے۔ اس کے آگے ہاتھ جوڑیئے شاید یہ
لیبارٹری کا پتہ بتا دے" ——— عمران نے جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا۔
اس نے انسانی نفسیات کے مطابق وار کیا تھا۔ اور اُسے یقین تھا کہ اگر کرنل
اُسے نہ روکتا تو دس سے پہلے ہی بوتھم بول پڑتا۔ کیوں کہ انسانی نفسیات یہی
ہے کہ اُسے بہرحال خدشہ ضرور رہتا ——— اور یہی خدشہ ہی اُسے بولنے پر
مجبور کر دیتا۔ ویسے یہ ریوالور مخصوص ساخت کا تھا۔ اس کے سائیلنسر کے خفیہ
خانے میں دو گولیاں موجود رہتی تھیں۔ اور ٹریگر کو ایک مخصوص انداز میں دبانے
سے وہ چل جاتا تھا ——— حالانکہ اس کا چیمبر خالی بھی ہوتا۔ جوانا اور جوزف
کے پاس بھی اس ساخت کے ریوالور تھے۔ اس لئے عمران نے ساحل پر
بڑے اطمینان سے ان کے چیمبر خالی کروا دیئے تھے ——— اور اسی بھروسے
جوانا اور جوزف کو کرسیوں سمیت دفن کرنے والا ٹوپاز کا آدمی مار کھا گیا تھا۔
اور وہ نہ صرف خود آزاد ہو گئے تھے۔ بلکہ انہوں نے عین وقت پر عمران کی
جان بھی بچالی تھی۔
"کوئی اور طریقہ سوچو عمران ——— کوئی اور طریقہ ——— جس سے بغیر تشدد
کے لیبارٹری کا پتہ چل جائے" ——— اچانک ہنری جیمز نے کہا۔ اس کے
لہجے میں التجا تھی۔

"اچھا تمہاری خاطر یہ بھی سہی" ــــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے جیب سے وہی قلم دوبارہ باہر نکال لیا۔ جو اس نے ساحل تک پہنچانے کے لئے کہا تھا۔ اس نے اس کا بٹن دبایا تو اس ڈائل پر وہی نقطہ دوبارہ چمکنے لگا ــــ وہ تیزی سے مشرق کی طرف دوڑ رہا تھا۔ عمران چند لمحے غور سے اس نقطے کو دیکھتا رہا۔ پھر اس نے مسکراتے ہوئے قلم کو آف کر کے دوبارہ جیب میں ڈالا۔

"آؤ میرے ساتھ ــــ اب میں تمہیں لیبارٹری میں لے چلتا ہوں۔ اس بوتھم کو بھی ساتھ لے لو" ــــ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ میرا پرائیوٹ جزیرہ ہے۔ تم اس کو میری اجازت کے بغیر توڑ پھوڑ نہیں کر سکتے" ــــ بوتھم نے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"توڑ پھوڑ کیسی بھائی بوتھم ــــ میں تو لیبارٹری ڈھونڈھ رہا ہوں" ــــ عمران نے کہا اور کرنل ہالینڈ کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کرتے ہوئے تیزی سے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"اسے لے آؤ ــــ اور دیکھو یہ بھاگنے نہ پائے" ــــ کرنل ہالینڈ نے کوسٹ گارڈز کے افسروں سے کہا اور انہوں نے سر ہلاتے ہوئے ریوالوروں کا رخ بوتھم کی طرف کر دیا۔

"اب سر جانا دس کروڑ ڈالر کی بجائے بیس کروڑ ڈالر ہوگا ــــ سمجھے تم کرنل ہالینڈ" ــــ بوتھم نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے ــــ میں تمہیں دس ارب دے دوں گا ــــ تم میرے ساتھ تو چلو" ــــ عمران نے دروازے میں رک کر مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ سب اس کے پیچھے چلتے ہوئے باہر آ گئے۔ چند لمحوں بعد وہ

سب کوسٹ گارڈز کی لانچ پر بیٹھ گئے اور عمران نے لانچ کا رخ زیر آب جزیرے کی طرف کر دیا۔ جب اپنے اندازے کے مطابق وہ جزیرے کے بالکل اوپر پہنچ گیا۔ تو اس نے لانچ روکنے کا حکم دیا۔

"بوتھم ــــ میری بات سنو" ــــ عمران نے بوتھم کو بازو سے پکڑا اور ایک طرف تقریباً گھسیٹتا ہوا لانچ کے انجن روم کے ساتھ بنے ہوئے کمرے میں گھستا چلا گیا۔

"کیا بات ہے" ــــ بوتھم نے اکھڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سنو بوتھم ــــ میں کرنل ہالینڈ سے اپنی بے عزتی کا بدلہ لینا چاہتا ہوں۔ اس نے مجھے مسخرہ کہہ کر دھتکار دیا تھا اور میں نے اپنے طور پر لیبارٹری کا پتہ لگانے کے لئے یہ سب چکر کھیلا تھا ــــ اور یہ بھی سن لو کہ تم نے کرنل ہالینڈ والی فلم تو جلا دی ہے۔ لیکن میرے پاس وہ ٹیپ موجود ہے جس میں تم نے اپنے آپ کو ٹوپاز کا چیف اور لیبارٹری کے وجود کی تصدیق کی ہے ــــ ظاہر ہے تم اپنی آواز سے نہیں مکر سکتے۔ اگر میں نے یہ ٹیپ کرنل ہالینڈ کے حوالے کر دیا تو وہ تمہارے جزیرے کو بموں سے توڑ کر لیبارٹری ڈھونڈھ نکالے گا ــــ اور ثبوت موجود ہونے کی وجہ سے کوئی اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم میرے ساتھ سودا کر لو" ــــ عمران نے بڑے پر اسرار انداز میں بوتھم سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے حکومت دو ــــ تم بہت عیار آدمی ہو۔ میں تمہاری کسی بات پر یقین کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں" ــــ بوتھم نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اچھا ــــ میں تمہیں اس کا ثبوت دے دیتا ہوں" ــــ عمران

نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر جیب میں ہاتھ ڈال کر وہی قلم باہر نکال لیا جو وہ [illegible]
پر بیچ رہا تھا۔ اس نے اس بار اس کے دوسرے کنارے والا بٹن دبا دیا۔ ا[illegible]
دوسرے لمحے قلم پر ڈائل روشن ہو گیا —— لیکن اس بار نقطہ اس کے
درمیان میں جل بجھ رہا تھا۔ اور پھر قلم میں سے ہلکی ہلکی آواز نکلنے لگی۔ کرنل ہالینڈ
بول رہا تھا۔

"قلم پہنچا دوں —— کیا مطلب" —— کرنل ہالینڈ کی آواز میں حیرت
تھی۔ اور اس کے بعد ہونے والی تمام بات چیت بڑے صاف الفاظ میں
سنائی دے رہی تھی۔ اور پھر وہ فقرہ بھی آ گیا جب بوتھم نے بڑے فخریہ
میں کہا کہ میں ٹوپاز کا چیف ہوں کوئی گھسیارہ تو نہیں ہوں کہ ایکس دائی کی اتنی قیمتی
اور بڑی لیبارٹری تو بنا لوں لیکن اس کا راستہ آسان ہو کہ ہر ایرہ غیرہ اُسے
ڈھونڈ نکالے"

بوتھم کا چہرہ دھواں دھواں ہونے لگا۔ واقعی یہ اس کے خلاف ایک واضح
ثبوت تھا۔ اب اُسے کیا معلوم تھا کہ اس چھوٹے سے قلم میں یہ سسٹم بھی موجود
ہے کہ یہ بات چیت کو اس واضح انداز میں ٹیپ کر سکتا ہے —— اس نے
بڑی پھرتی سے ہاتھ مار کر قلم کو چھیننا چاہا مگر عمران تو کرنل ہالینڈ نہ تھا کہ اطمینان
سے کھڑا رہتا۔ اس نے تیزی سے ہاتھ ہٹایا اور دوسرے لمحے قلم اس کی جیب میں
غائب ہو گیا اور اس بار ریوالور اس کے ہاتھ میں تھا —— یہ وہی ریوالور تھا جو
بظاہر خالی تھا لیکن......

"تم شیطان ہو شیطان —— انسان نہیں ہو" —— بوتھم نے
اپنے وار میں ناکام ہونے کے بعد دانتوں سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔
"مجھے علم تھا بوتھم —— کہ تم جوش میں آ کر یہ سب اقرار خود کر لو گے

اسی لئے میں نے قلم نکال کر نہ صرف بٹن دبا دیا تھا بلکہ اس کی سیٹنگ بھی کر لی تھی کہ وہ
اس کمرے کی بات چیت واضح انداز میں ٹیپ کر سکے —— ورنہ مجھے کیا ضرورت
تھی کہ میں کار کے پیچھے آدمی بھگاتا رہتا" —— عمران نے مسکراتے ہوئے
جواب دیا۔
"تم کیا سودا کرنا چاہتے ہو" —— بوتھم نے چند لمحے سوچنے کے بعد پوچھا۔
"دیکھو —— میں اپنی ناکامی کا اعتراف کر لیتا ہوں۔ تم کرنل ہالینڈ سے
سرٹیفکیٹ لکھوا لو۔ بس یہ خیال رہے کہ اس میں ہنری جیمز کا نام نہ آئے۔ وہ
میرا دوست ہے۔ اس کے بعد تم سب واپس چلے جائیں گے —— کل پھر
میں تمہارے جہاز پر آؤں گا۔ اور تمہیں اس ٹیپ کی قیمت دینی ہو گی۔ ایک لاکھ
ڈالر۔ بس یہی میرا معاوضہ ہو گا۔ اس کے بعد تم جانو اور کرنل ہالینڈ —— چاہے
اس سے دس ارب ڈالر وصول کرو یا بیس ارب —— مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ اور
سنو —— مجھے ایکس دائی کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ اور نہ ہی مجھے تمہاری
لیبارٹری تلاش کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ کام ہماری لائن کا نہیں۔ مجھے تو
نقد رقم چاہیئے نقد —— ایک لاکھ ڈالر —— بولو —— سودا منظور ہے
یا دوسری صورت میں یہ ٹیپ میں کرنل ہالینڈ کے حوالے کر دوں گا۔ اور پھر کرنل
ہالینڈ جانے اور تم" —— عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب
دیتے ہوئے کہا۔
"ہو سکتا ہے تم یہ ٹیپ بعد میں کرنل ہالینڈ کو دے دو یا اس ٹیپ کی مزید
کاپیاں بنوا لو۔ اور پھر مجھ سے بھی رقم وصول کر لو۔ اور ٹیپ بھی کرنل ہالینڈ کے
حوالے کر دو" —— بوتھم نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ وہ اب عمران کی نسبت
بے حد محتاط ہو چکا تھا۔

"تو پھر اس کی ایک اور صورت ہے۔ میرے ساتھیوں کی لانچ قریب ہی موجود ہے۔ تم ایک لاکھ ڈالر وہاں پہنچا دو۔ جب میرا ساتھی آ کر مجھے کہہ دے گا کہ کام ہو گیا ہے تو میں ناکامی کا اعتراف کر لوں گا ——— اور یہ قلم تمہارے حوالے کر دوں گا۔ پھر تم جانو اور کرنل ہالینڈ ——— میرا کام ختم ؛" ——— عمران نے دوسری تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"میرے پاس نقد ایک لاکھ ڈالر نہیں ہے۔ البتہ میں بوتھم اینڈ کمپنی کا ایک لاکھ ڈالر کا چیک تمہیں دے سکتا ہوں ——— بوتھم اینڈ کمپنی کی ساکھ اتنی ہے کہ چیک ہر صورت میں کیش ہو گا" ——— بوتھم نے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— مجھے منظور ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ تم بوتھم اینڈ کمپنی کی ساکھ نہیں گرنے دو گے" ——— عمران نے رضامند ہوتے ہوئے کہا۔

اور بوتھم نے کوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈال کر چیک بک نکالی اور پھر قلم نکال کر اس نے تیزی سے اُسے پُر کرنا شروع کر دیا۔

"چیک سیلف کا کاٹنا ——— میرا نام نہ لکھنا" ——— عمران نے کہا اور بوتھم نے سر ہلاتے ہوئے سیلف کا چیک کاٹ کر اس پر اپنے دستخط کئے اور دستخط کر کے چیک عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"وہ ٹیپ مجھے دو اور چیک لے لو" ——— اس کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

عمران نے جیب میں ہاتھ ڈال کر قلم نکالا اور پھر ایک ہاتھ سے اس نے قلم دیا اور دوسرے ہاتھ سے چیک لے لیا ——— اور چیک کو ایک لمحے غور سے دیکھنے کے بعد اس نے چیک جیب میں ڈال لیا۔ اس کی آنکھوں میں چمک سی ابھر آئی تھی۔

"بالکل ٹھیک ——— آؤ اب میں اپنی ناکامی کا اعتراف کر لوں اور پھر

میں جاؤں اور تم جانو اور تمہارا کرنل ہالینڈ ؛" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور وہ دونوں کمرے سے نکل کر دوبارہ عرشے پر پہنچ گئے۔ جہاں کرنل ہالینڈ اور ہنری جیمز دونوں بڑی بے چینی کے عالم میں کھڑے ان کا انتظار کر رہے تھے۔

"سوری کرنل ——— میں نے بڑی کوشش کی ہے کہ بغیر تشدد کے یہ قابو میں آ جائے لیکن یہ شخص کسی طرح بھرے میں ہی نہیں آیا۔ ہاں البتہ تم مجھے کھلے سے تشدد کی اجازت دے دو تو میں ابھی سب کچھ اس سے اگلوا لوں گا ؛" ——— عمران نے معذرت بھرے لہجے میں کہا اور کرنل کے ساتھ ساتھ ہنری جیمز کا چہرہ بھی تاریک ہوتا چلا گیا۔

"مم ——— مم ——— مگر تشدد تو جرم ہے ؛" ——— کرنل نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"پھر مجبوری ہے۔ ہمارے یہاں تو کسی پہ ذرا سا بھی شک پڑ جائے تو ہم اس کی کھال ادھیڑ دیتے ہیں ؛" ——— عمران نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہارے ہاں سب کچھ ہو سکتا ہے۔ یہ جمہوری ملک ہے۔ یہاں ایسا نہیں ہو سکتا ؛" ——— کرنل نے دانتوں سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"چلو کرنل ——— تم اب سرٹیفکیٹ لکھو ——— جلدی کرو ——— پہلے ہی میرا بہت وقت ضائع ہو گیا ہے ؛" ——— بوتھم نے غصے مگر مطمئن لہجے میں کہا۔

"کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ میں سرٹیفکیٹ نہ لکھوں اور واپس چلا جاؤں اور ٹوپاز کے متعلق سب کچھ بھول جاؤں ——— اور یہ وعدہ بھی کر لوں کہ آئندہ ایجنسی ٹوپاز کے خلاف ایک قدم بھی نہیں اٹھائے گی ؛"

کرنل نے کہا۔

"نہیں ——— تمہیں سرٹیفکیٹ لکھنا پڑے گا۔ البتہ ایک اور صورت میں رعایت کی ہے کہ تم میرے پیر چھو کر مجھ سے معافی مانگ لو اور اس کے ساتھ وعدہ کرو کہ تم یا تمہاری ایجنسی کسی صورت ٹوپاز کے خلاف کام نہ کرے گی۔ تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ اس سرٹیفکیٹ کو تمہارے خلاف استعمال نہ کروں گا ——— لیکن اگر تم نے وعدہ خلافی کی تو میرا وکیل تمہاری ایجنسی کو بیس کروڑ ڈالر ہرجانے کا نوٹس دے دے گا۔ اور تم جانتے ہو اس سرٹیفکیٹ کے بعد تمہاری ایجنسی کو یہ ہرجانہ ادا کرنا ہی پڑے گا"۔ بوتھم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے منظور ہے۔ مجھے اتنی رعایت بھی منظور ہے" ——— کرنل ہالینڈ نے دل پہ جبر کرتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس نے جھک کر تیزی سے بوتھم کے بوٹ ہاتھوں سے چھو لیئے۔

"ہا ——— ہا ——— بین الاقوامی ایجنسی کا چیف اور میرے پیر چھو رہا ہے ——— ہا ——— ہا ——— ہا" ——— بوتھم نے فخریہ انداز میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"وقت پڑنے پر عقلمند گدھے کو بھی اپنا باپ بنا لیتے ہیں۔ اس لئے تو میں نے عقلمندی کا کبھی دعویٰ نہیں کیا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کاغذ منگواؤ ——— اور سرٹیفکیٹ لکھو اور مجھے جہاز پر چھوڑ کر دفع ہو جاؤ" ——— بوتھم نے کہا اور کرنل ہالینڈ کے کہنے پر ہنری جمیز انجن روم سے ایک خالی کاغذ لے آیا اور کرنل ہالینڈ نے سرٹیفکیٹ لکھا جس میں

چھاپے کی ناکامی کا اعتراف کیا اور پھر اس پر اپنے دستخط کئے۔

"کوسٹ گارڈ کے آفیسروں کے دستخط بطور گواہ ڈلواؤ" ——— بوتھم نے کہا اور کرنل ہالینڈ کے کہنے پر کوسٹ گارڈ کے دونوں افسروں نے بطور گواہ اپنے نام اور عہدے لکھ کر اس پر دستخط کر دیئے۔

"یہ تمہاری موت کا پروانہ ہے کرنل ——— اب اپنا وعدہ نہ بھول جانا" بوتھم نے بڑے فخریہ انداز میں سرٹیفکیٹ کو چوما اور پھر اسے بڑی احتیاط سے طے کر کے واپس اپنی جیب میں ڈال لیا۔

"اپنی فورس کو واپسی کا حکم دو اور خود بھی دفع ہو جاؤ" ——— بوتھم نے کہا اور کرنل ہالینڈ کے کہنے پر لانچ کو جہاز کے قریب لے جایا گیا اور پھر افسروں نے اپنے ساتھیوں کو واپسی کا حکم دیا ——— اور کرنل نے جمیسن کو بلا کر کہا کہ وہ ہیلی کاپٹر واپس لے جائے۔ عمران اور کرنل ہالینڈ اسی لانچ میں رہ گئے اور پھر کوسٹ گارڈز کے سپاہی جہاز سے اتر اتر کر واپس اپنی لانچوں پر سوار ہونے لگے ——— ہیلی کاپٹر بھی تھوڑی دیر بعد فضا میں بلند ہوا اور تیزی سے شمال کی سمت پرواز کرتا چلا گیا۔

"اچھا کرنل ——— اجازت" ——— سب کے اترنے کے بعد بوتھم نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر جہاز کے ساتھ لٹکی ہوئی سیڑھی پر چڑھنے لگا۔

"ارے ——— مجھ سے ہاتھ تو ملاتے جاؤ" ——— عمران نے تیزی سے اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا تو پھر بوتھم جو سیڑھی پر چڑھنے لگا تھا۔ لڑکھڑا کر گرنے لگا تو عمران نے اسے سنبھال لیا۔

"ارے ارے ——— میں نے ہاتھ ملانے کے لئے کہا تھا گرنے کے لئے تو نہیں کہا تھا" ——— عمران نے احمقانہ انداز میں کہا۔

"میں تم جیسے شیطان سے ہاتھ ملانا بھی اپنی توہین سمجھتا ہوں"۔ بوقیم نے غصیلے لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے سیڑھی پر چڑھتا چلا گیا۔

"تمہاری مرضی بھائی ——— لوگ تو شیطانوں سے گلے ملنا فخر سمجھتے ہیں تم ہاتھ بھی نہیں ملاتے"۔ ——— عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

ادھر بوقیم کے اوپر جانے کے بعد لانچ تیزی سے جہاز سے دور ہٹتی چلی گئی۔

"ایسی ذلت آمیز شکست میں نے زندگی میں کبھی نہیں کھائی"۔ کرنل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھیں بجھی ہوئی تھیں اور چہرہ دھواں دھواں ہو رہا تھا۔

"کیسی شکست کرنل ——— جہاں عمران ہو وہاں شکست داخل نہیں ہو سکتی"۔ ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک کاغذ نکالا اور کرنل کی طرف بڑھا دیا۔

"یہ کیا ہے"۔ ——— کرنل نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"تمہارا جاری کردہ سرٹیفکیٹ" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرنل نے جھپٹ کر وہ کاغذ لیا اور پھر اُسے پھرتی سے کھولا تو اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹتی چلی گئیں یہ واقعی وہی سرٹیفکیٹ تھا۔ جو اس نے لکھ کر بوقیم کو دیا تھا۔

"یہ ——— یہ ——— کیسے تمہارے پاس آ گیا"۔ ——— کرنل نے حیرت سے گھٹے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بوقیم نے مجھ سے ہاتھ جو نہیں ملایا تھا۔ ملا لیتا تو اس کی جیب سے کاغذ میری جیب میں منتقل نہ ہو جاتا"۔ ——— عمران نے بڑے لاپرواہ سے لہجے میں کہا۔

"تم واقعی عظیم ہو عمران ——— تم نے مجھے بچا لیا۔ تم نے مجھے نئی زندگی دے دی۔ ورنہ میں نے سوچ لیا تھا کہ میں خودکشی کر لوں گا"۔ ——— کرنل ہالینڈ نے بڑے عقیدت بھرے لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے وہ عمران کے قدموں میں جھکتا چلا گیا۔

"ارے ارے ——— ایک تو تمہارا جسمانی توازن خراب ہے۔ تمہیں نیچے جھکنے کی بڑی جلدی رہتی ہے"۔ ——— عمران نے گڑبڑا کر اُسے پکڑ کر اٹھاتے ہوئے کہا۔ اور کرنل فرطِ جوش سے عمران سے لپٹ گیا۔ اس کے چہرے پر انوکھی چمک آ گئی تھی۔

"ارے ارے ——— میری پسلیاں نہ توڑ نا۔ میں بوڑھا آدمی ہوں۔ اور تم ماشاءاللہ جوان"۔ ——— عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں اُسے علیحدہ کرتے ہوئے کہا اور کرنل کے حلق سے بے اختیار قہقہہ نکل گیا۔ اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا سرٹیفکیٹ تیزی سے پھاڑا۔ اور اس کے چھوٹے چھوٹے پرزے کرنے کے بعد اُسے سمندر میں پھینک دیا۔

بوتھم کے کرسی پر بیٹھتے ہی دروازہ کھلا اور نمبر ٹو اور فور اندر داخل ہوئے۔

"کیا ہوا باس ——— کیا سرٹیفکیٹ لکھا گیا" ——— نمبر ٹو نے میز کے سامنے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ نمبر فور بھی دوسری کرسی سنبھال چکا تھا۔

"تو کیا میں چھوڑتا تھا۔ اب نارکوٹک ایجنسی سے ہمیشہ کے لئے پیچھا چھوٹ گیا۔ اب ٹوپاز کھل کر کام کرے گی۔ بالکل کھل کر" ——— بوتھم نے بڑے فخریہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس بزنس سے کیسے پیچھا چھوٹا ——— وہ تو بے حد خطرناک آدمی نکلا" نمبر فور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اسے دراصل صرف پیسہ چاہیئے تھا چنانچہ میں نے ایک لاکھ ڈالر دے

کر اس سے وہ ثبوت خرید لیا جو اس نے تیار کر لیا تھا" ——— بوتھم نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر جیب سے وہ قلم نکال کر اس کی سائیڈ کا بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے قلم میں سے ٹیپ شدہ گفتگو سنائی دینے لگی۔

"یہ تو عجیب و غریب ٹیپ ریکارڈر ہے" ——— نمبر ٹو نے کہا۔

"ہاں واقعی میں لیبارٹری میں اس کا بھرپور تجزیہ کروں گا۔ ایسا قلم بہت اچھا ہے۔ مجھے یہ بے حد پسند آیا ہے ——— دیکھنے میں بے ضرر ——— لیکن اندر سے انتہائی خطرناک" ——— بوتھم نے بٹن آف کر کے قلم دوبارہ جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"جہاں تک میرا خیال ہے باس ——— نارکوٹک ایجنسی سے زیادہ یہ آدمی عمران بے حد خطرناک ہے۔ اگر یہ کسی طرح ہلاک ہو جاتا تو بڑا اطمینان ہو جاتا" نمبر ٹو نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"ہاں واقعی بے حد خطرناک ہے۔ اس کے چکر میں مادام برینڈی اور اس کے ساتھی بھی مارے گئے۔ اور ہم بھی بال بال بچے ہیں ——— اگر مادام برینڈی عین موقع پر راز افشا نہ کر دیتی تو یہ آدمی لیبارٹری پہنچ کر ہمارے لئے مصیبت بن جاتا" بوتھم نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"باس ——— وہ سرٹیفکیٹ تو دکھایئے جو ایک لحاظ سے نارکوٹک ایجنسی کی طرف سے منشیات کا کھلے عام کاروبار کرنے کا لائسنس ہے" ——— نمبر ٹو نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کی بات سن کر بوتھم اور نمبر فور دونوں کے حلق سے بے اختیار قہقہے نکل گئے۔

"ہاں ہاں ضرور دیکھو ——— اسے تو میں فریم کروا کر لیبارٹری میں لگوا دوں گا" ——— بوتھم نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر کوٹ کی سائیڈ جیب

میں ہاتھ ڈال کر سرٹیفکیٹ نکالنے لگا۔ وہ چند لمحے جیب میں ہاتھ ڈال کر ٹٹولتا رہا۔ اور لمحہ بہ لمحہ اس کا مسکراتا ہوا چہرہ سنجیدہ ہوتا چلا گیا۔ دوسرے لمحے وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"ارے وہ سرٹیفکیٹ کہاں گیا" —— بوتھم نے انتہائی پریشان لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے پاگلوں کی طرح اس نے کوٹ کی جیبیں ٹٹولنی شروع کر دیں۔ وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ اور پھر اس نے جیبوں میں بھرا ہوا ساز و سامان نکال کر میز پر پھینکنا شروع کر دیا —— نمبر ٹو اور فور بھی کھڑے ہو گئے۔ ان کی پیشانیوں پر بھی شکنیں ابھر آئی تھیں۔ پھر جب ساری جیبیں خالی ہو گئیں تو بوتھم بے اختیار کرسی پر گر پڑا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ مایوسی تھی۔

"وہ سرٹیفکیٹ غائب ہے۔ لیکن کہاں غائب ہو سکتا ہے" —— بوتھم کے لہجے میں شدید پریشانی تھی۔

"آپ جب لانچ سے سیڑھی چڑھ کر جہاز پر آنے لگے تھے تو وہ عمران آپ کے قریب آیا تھا۔ کہیں اس نے تو ہاتھ نہیں دکھا دیا —— میں ریلنگ پر کھڑا دیکھ رہا تھا کہ آپ لڑکھڑا گئے تھے اور اس نے آپ کو سنبھالا تھا" نمبر فور نے کہا۔

"اوہ —— واقعی —— اوہ —— وہ شیطان ہے —— واقعی شیطان ہے۔ یقیناً اس نے وہ سرٹیفکیٹ اڑا لیا ہے۔ کاش میں نے اسے اندر کی جیب میں ڈال لیا ہوتا" —— بوتھم کے لہجے میں بے پناہ مایوسی تھی۔

"یقیناً یہ اسی کی حرکت ہے۔ اور باس میرا خیال ہے اس قلم کو بھی ضائع کر دینا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ آپ اسے لیبارٹری میں لے جائیں۔ اور اس کے اندر کوئی ایسا سسٹم موجود ہو کہ اس کے ذریعے وہ شیطان بھی لیبارٹری کا راستہ ڈھونڈ ھ

[illegible] —— نمبر ٹو نے کہا۔

"بالکل اب مجھے تو اس کے تصور سے ہی خوف آنے لگا ہے۔ خدا کی پناہ۔ اس نے نجانے کس طرح ایک لمحے میں وہ ثبوت ہی اڑا لیا۔ جس پر ہم خوش ہو رہے تھے اس قلم کو میرے سامنے توڑ ڈالو —— اور توڑ کر اسے سامنے آتش دان میں پھینک دو" —— بوتھم نے کہا اور پھر اس نے جھپٹ کر میز پر پڑا ہوا وہ قلم اٹھایا۔ اور یوں نمبر ٹو کی طرف پھینکا جیسے وہ قلم کی بجائے کوئی بد روح ہو۔ نمبر ٹو نے قلم کو جھپٹا اور پھر اٹھ کر وہ برقی آتش دان کی طرف چل دیا —— اس نے قلم آتش دان کے اوپر رکھا اور خود آتشدان کے اوپر موجود ایک چھوٹی سی الماری کھولی اور اس میں سے ہتھوڑی نکال کر اس نے قلم کو اٹھا کر فرش پر رکھا اور پھر پوری قوت سے اس پر ہتھوڑا مار دیا —— قلم کے پرزے اڑ کر ادھر ادھر بکھرتے چلے گئے۔ چھوٹے چھوٹے اور عجیب و غریب جیسے گھڑی کے پرزے ہوتے ہیں۔

"ان سب کو اٹھا کر آتش دان میں پھینک دو" —— بوتھم نے چیخ کر کہا اور نمبر ٹو نے سر ہلاتے ہوئے ہتھوڑا ایک طرف رکھا اور پرزوں کو سمیٹنے لگا۔ پرزے سمیٹ کر اس نے برقی آتش دان میں پھینک دیئے —— یہ آتش دان خصوصی ساخت کے بنے ہوئے تھے۔ ان آتش دانوں کے ایک طرف بجلی کے ہیٹر لگے ہوئے تھے۔ اور درمیان میں آتش دان کا بڑا سا خالی ڈبہ سا تھا —— جس میں پتھری کوئلے پڑے ہوئے تھے۔ ہیٹر جلنے کی وجہ سے حرارت ان پتھری کوئلوں میں جذب ہو جاتی اور یہ پتھری کوئلے دھک جاتے ان میں سے شعلے نہ نکلتے تھے —— اس طرح سمندر کی سرد اور رطوبت آمیز ہوا ان کوئلوں سے نکلنے والی گیس کی وجہ سے خشک ہو جاتی اور حرارت بھی ہو

جاتی تھی۔ اگر صرف بجلی کا ہیٹر جلا دیا جاتا تو اس سے رطوبت خشک نہ ہوتی تھی اور اس طرح کمرہ کو مطلوبہ حرارت نہ مل سکتی تھی ——— اور کمروں میں موجود سامان رطوبت کی وجہ سے گیلا گیلا رہتا تھا۔ بوتھم نے اس جہاز میں خصوصی طور پر اس قسم کے آتش دان مخصوص کمروں میں لگوائے ہوئے تھے جو مسلسل جلتے رہتے تھے ——— اس طرح پورے جہاز کی اندرونی ہوا خشک اور گرم رہتی تھی۔ اس طرح اگر کبھی کچھ عرصے کے لئے ایکس وائی کے تھیلے جہاز میں رکھے پڑ جاتے تو وہ خشک ہوا کی وجہ سے خراب ہونے سے بچ جاتے تھے ——— یہی وجہ تھی۔ کہ پہلے کرنل ہالینڈ والی فلم بھی انہی کوئلوں پر گر کر جلی تھی اور اب قلم کے پرزے بھی اس دہکتی ہوئی آگ میں جل کر راکھ ہو گئے تھے۔

"نمبر تو ——— ہمیں اس علی عمران کی اس وقت تک نگرانی کرنی چاہیئے۔ جب تک یہ ہمارے ملک سے نکل نہیں جاتا۔ ہمیں اس کی حرکتوں سے چوکنا رہنا چاہیئے" ——— بوتھم نے قلم کے جلنے کے بعد اطمینان کی ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اس نے میز پر پڑا ہوا اپنا سامان واپس جیبوں میں منتقل کر لیا تھا۔

"باس ——— پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم اس کا ٹھکانہ نہیں جانتے۔ اس کا ٹھکانہ جاننے والی مادام برینڈی اور اس کے ساتھی ختم ہو چکے ہیں۔ اس لئے اُسے اس بڑے شہر میں تلاش نہیں کیا جا سکتا ——— دوسری بات یہ کہ وہ میک اپ کا ماہر ہے۔ اس لئے ہم میں سے کوئی اُسے پہچان بھی نہ سکے گا۔ اور تیسری بات یہ کہ اگر اُسے اپنی نگرانی کا علم ہو گیا۔ تو پھر اس کا جانے کا ارادہ نہ بدل جائے۔ البتہ اگر آپ اُسے پکڑنا چاہتے ہیں تو جو چیک آپ نے اُسے دیا ہے۔ اس کے بارے میں بنک کو ہدایت کر دیں کہ اُسے کیش نہ کیا جائے۔ ظاہر ہے جب

چیک کیش نہ ہو گا تو وہ ہمارے پاس آئے گا" ——— نمبر ٹو نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے تفصیلی جواب دیا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ واقعی ہم اُسے تلاش نہیں کر سکتے۔ باقی رہی چیک والی بات ——— تو میں اُسے روکنے پر تیار نہیں ہوں۔ جس وقت میں نے چیک دیا تھا۔ اس وقت میرا ارادہ یہی تھا۔ اور میں اس ارادے پر عمل بھی کر گزرتا۔ لیکن اگر میرے پاس سرٹیفکیٹ ہوتا ——— لیکن اب چیک روکنے کا مطلب ہے کہ عمران کو دوبارہ اپنے پیچھے لگا لیا جائے اور یہ میں کسی قیمت پر نہیں چاہتا" ——— بوتھم نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تو پھر ایسا کیا جائے کہ ہم اپنی سرگرمیاں ترک کر کے لیبارٹری میں منتقل ہو جائیں اور صرف ایکس وائی کی زیادہ سے زیادہ تیاری پر توجہ دیں" نمبر فور نے کہا۔

"جب کہ میرا خیال ہے کہ ہم لیبارٹری کی بجائے اپنی اپنی رہائش گاہوں پر شفٹ ہو جائیں۔ اور جب ہمیں اس بات کا مکمل طور پر اطمینان ہو جائے کہ عمران اس ملک سے نکل گیا ہے ——— تب ہم لیبارٹری کا رخ کریں" ——— نمبر ٹو نے کہا۔

"میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ ہو سکتا ہے کہ عمران ہماری رہائش گاہوں کی نگرانی کرے یا پھر وہ ہمیں رہائش گاہوں پر آ کر پکڑے اور ہم پر تشدد کر کے لیبارٹری کا راستہ معلوم کرے ——— ایسے آدمی سے کچھ بعید نہیں۔ یہاں تو وہ تشدد اس لئے نہیں کر سکا کہ کرنل ہالینڈ اور کوسٹ گارڈز کے آدمی موجود تھے۔ لیکن اکیلی جگہ پر اُسے کون روک سکتا ہے ——— چوں کہ لیبارٹری کا راستہ جہاز میں سے ہی جاتا ہے۔ اس لئے ہم کسی کی نگاہ میں آئے

بغیر یہیں سے ہی لیبارٹری میں منتقل ہو سکتے ہیں۔ اس طرح یہ ہمارا انتظار کرتا ہی رہ جائے گا ـــــ اور دوسری بات یہ کہ لیبارٹری کے اندر رہ کر ہم جزیرے سے نہ صرف بیرونی دنیا کی نگرانی بھی کر سکتے ہیں۔ بلکہ آنے والے مشکوک آدمی کو ختم بھی کر سکتے ہیں" ـــــ نمبر فور نے مکمل دلائل دیتے ہوئے کہا۔ اور چونکہ اس کے دلائل میں کافی وزن تھا۔ اس لئے تھوڑی سی بحث کے بعد بوتھم اور نمبر ٹو بھی اس کی تجویز سے متفق ہو گئے۔

"لیکن ایک بات کا مجھے خیال آگیا ہے پہلے بھی کرنل ہالینڈ نے ہیلی کاپٹر کی مدد سے ہوا میں رہ کر ہمارے جہاز کے ایک اندرونی کمرے کی فلم بنالی تھی۔ اس لئے ایسا نہ ہو کہ اس وقت بھی وہ ہیلی کاپٹر پہ ہماری نگرانی کر رہے ہوں۔ اور ہم جیسے ہی لیبارٹری میں جائیں وہ اس کے راستے کی بھی فلم بنالیں" بوتھم نے اچانک کہا۔

"یس باس ـــــ آپ نے واقعی اچھی بات سوچی ہے۔ اب جب کہ سرٹیفکیٹ ہمارے ہاتھوں سے نکل چکا ہے۔ اب ہمیں پوری طرح محتاط رہنا چاہیئے" ـــــ نمبر ٹو اور فور نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ٹھہرو ـــــ میں اس کا حل ابھی کرتا ہوں" ـــــ بوتھم نے کچھ لمحے سوچنے کے بعد کہا اور پھر اس نے میز پر پڑا ہوا ٹیلی فون تیزی سے اپنی طرف کھسکایا اور اس کا رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ یہ وائرلیس ٹیلی فون تھا۔ اور خصوصی طور پر بوتھم نے اپنے جہاز میں لگوایا ہوا تھا۔

"ایئر فورس راڈار بیس" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک کرخت سی آواز سنائی دی۔

"مسٹر لینڈلر سے بات کراؤ ـــــ میں بوتھم بول رہا ہوں ـــــ بوتھم

اینڈ کمپنی کا چیف" ـــــ بوتھم نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ ـــــ بہتر ـــــ ایک لمحہ ہولڈ کیجئے" ـــــ دوسری طرف سے جواب ملا اور بوتھم مسکرا کر خاموش ہو گیا۔ چند لمحوں بعد ہلکی سی کلک کی آواز سنائی دی اور پھر ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"یس مسٹر بوتھم ـــــ لینڈلر اسپیکنگ ـــــ فرمایئے"

بولنے والے کا لہجہ خاصا باوقار تھا۔ وہ ایئر فورس راڈار بیس کا چیف تھا۔

"مسٹر لینڈلر ـــــ آپ سے آج ایک کام آپڑا ہے۔ آپ کو یاد ہو گا کہ آپ نے پرائم منسٹر ہاؤس میں کہا تھا کہ کبھی آپ کے لائق کوئی کام ہو تو بلاتکلف بتا دیجئے گا" ـــــ بوتھم نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مجھے اچھی طرح یاد ہے مسٹر بوتھم ـــــ اور آپ جیسی شخصیت کا کوئی کام کر کے مجھے بے حد خوشی ہو گی" ـــــ دوسری طرف سے لینڈلر نے جواب دیا۔

"آپ کی ترقی کا کوئی مسئلہ الجھن میں پڑا ہوا ہے۔ کیوں" بوتھم نے کہا۔

"جی ہاں ـــــ میری فائل ایئر مارشل کے پاس گئی ہوئی ہے۔ مگر آپ کو کیسے پتہ چلا" ـــــ لینڈلر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"میں نے آپ کی سفارش ایئر مارشل سے کی تھی وہ میرے گہرے دوست ہیں تو انہوں نے بتایا تھا" ـــــ بوتھم نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ ـــــ بے حد شکریہ ـــــ آپ ذرا ایئر مارشل صاحب کو زور دے کر کہہ دیں تو میری ترقی ضرور ہو جائے گی۔ اور اس کے لئے میں ہمیشہ

آپ کا ممنون رہوں گا" ——— اس بار لینڈلر کے لہجے میں وقار کی بجائے التجا اور مؤدبانہ پن جھلک رہا تھا۔

"آپ بے فکر رہیں ——— میں ایئر مارشل کی قلم پکڑ کر اس سے آپ کی ترقی کے کاغذ پر دستخط کرا دوں گا" ——— بوتھم نے بڑے پُر اعتماد لہجے میں کہا۔

"بہت بہت شکریہ ——— لیکن آپ نے وہ کام نہیں بتایا" لینڈلر کے لہجے سے بے پناہ مسرت جھلک رہی تھی۔

"کام کوئی خاص نہیں ہے ——— آپ کو علم ہے کہ میرے پاس تمام ساحلوں پر مچھلی پکڑنے کا ٹھیکہ ہے اور میرا ہیڈ کوارٹر شمالی ساحل پر موجود ایک بڑے جہاز پر ہے۔ مجھے پچھلے دنوں اطلاع ملی تھی کہ کوئی نامعلوم ہیلی کاپٹر میرے جہاز پر بہت زیادہ بلندیوں پر دیکھا گیا ہے ——— اتنی بلندی پر کہ یہاں سے دوربین سے بھی نہیں دیکھا جا سکتا۔ تو میں نے سوچا کہ آپ کو تکلیف دوں کہ آپ ذرا راڈار پر چیک کر کے مجھے بتائیں کہ کیا واقعی یہ خبر درست ہے۔ اور اگر واقعی کوئی ہیلی کاپٹر موجود ہے تو وہ کس کا ہے ——— تاکہ میں حکومت کو اس کی مفصل رپورٹ دے سکوں" ——— بوتھم نے کام کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ——— تو کیا اس وقت بھی وہ ہیلی کاپٹر موجود ہو گا" لینڈلر نے سنجیدہ ہوتے ہوئے پوچھا۔

"یہی تو میں چیک کرنا چاہتا ہوں ——— اگر آپ ذرا تکلیف کر لیں تو....." بوتھم نے کہا۔

"اوہ ——— یہ کون سی بات ہے۔ میں ابھی چیک کرا لیتا ہوں۔ ہیلی کاپٹر

[چا]ہے جتنی بلندی پر ہی کیوں نہ ہو راڈار کی زد سے نہیں بچ سکتا۔ آپ توقف کیجئے میں پندرہ منٹ بعد آپ کو فون کر کے رپورٹ دے دوں گا۔ مجھے [اپنا] نمبر بتا دیجئے" ——— لینڈلر نے جواب دیا۔

"نمبر نوٹ کر لیں۔ ٹرپل زیرو تھری ون سکس زیرو ون ——— میں آپ کی رپورٹ کا شدت سے منتظر رہوں گا" ——— بوتھم نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں پندرہ منٹ بعد فون کر دوں گا ——— آپ بے فکر رہیں" ——— لینڈلر کی آواز سنائی دی۔

"شکریہ" ——— بوتھم نے کہا اور مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"آپ نے واقعی صحیح آدمی منتخب کیا ہے۔ اس کی رپورٹ یقیناً تسلی بخش ہو گی" ——— نمبر فور نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"میں نے اُسے ذرا سا ترقی کا چکر دیا تو وہ سیدھا ہو گیا۔ ورنہ شاید نخرے کرتا" ——— بوتھم نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

اور پھر پندرہ منٹ گزرنے سے چند لمحے پہلے ہی ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ بوتھم نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس بوتھم سپیکنگ" ——— بوتھم کے لہجے میں وقار تھا۔

"لینڈلر بول رہا ہوں ——— ایئر فورس راڈار بیس سے" دوسری طرف سے لینڈلر کی آواز سنائی دی۔

"اوہ ——— مسٹر لینڈلر ——— کیا آپ نے چیک کر لیا" بوتھم نے اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔

"یس مسٹر بوتھم ——— میں نے خود چیکنگ کی ہے۔ آپ کے جہاز کے اوپر یا دائیں بائیں کہیں بھی کوئی ہیلی کاپٹر موجود نہیں ہے۔ ——— لینڈلر نے جواب دیا۔

"آپ کا راڈار کتنی بلندی تک چیک کر لیتا ہے" ——— بوتھم نے ایک لمحہ خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"میں نے خلا تک چیک کر لیا ہے ——— آپ بے فکر رہیں۔ اور ہیلی کاپٹر تو ایک طرف رہا۔ خلائی سیارہ تک ہم راڈار پر چیک کر لیتے ہیں"

لینڈلر نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ ——— پھر ٹھیک ہے ——— اطلاع غلط ہوگی۔ شکریہ ——— جلد ہی ایئر مارشل سے مل کر آپ کی ترقی کی بات کروں گا ——— شکریہ"

بوتھم نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"بے حد شکریہ ——— میں ہمیشہ آپ کا ممنون رہوں گا"

لینڈلر نے کہا۔

"او۔ کے ——— گڈ بائی" ——— بوتھم نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"چلو یہ خدشہ تو ختم ہوا۔ اب ہم اطمینان سے لیبارٹری میں داخل ہو سکتے ہیں۔ آؤ" ——— بوتھم نے اٹھتے ہوئے کہا اور وہ دونوں بھی سر ہلاتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور پھر سب سے پہلے بوتھم قدم بڑھاتا کمرے سے باہر نکلا۔ اور اس کے پیچھے نمبر ٹو اور نمبر فور بھی باہر آگئے۔

"اب میں دیکھوں گا اس بوتھم کے بچے کو کہ یہ مجھ سے کس طرح بچ کر نکلتا ہے" ——— کرنل ہالینڈ نے سرٹیفکیٹ پھاڑ کر سمندر میں پھینکتے ہوئے کہا۔

"فی الحال تو مسئلہ ہے بوتھم کا ——— اور آپ بوتھم کے بچے کو دیکھنے جا رہے ہیں۔ اور پھر آپ نے بردہ فروشی کب سے شروع کر دی"

عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"بردہ فروشی ——— کیا مطلب" ——— کرنل ہالینڈ نے چونکتے ہوئے کہا۔

"آپ کہہ رہے تھے کہ بوتھم کا بچہ آپ سے بچ کر نہیں نکل سکتا"

عمران نے معصومیت سے پر لہجے میں کہا اور کرنل ہالینڈ اور ہنری جیمز دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

"میرا خیال ہے میں ہیلی کاپٹر کو دوبارہ بلوا لوں اور پھر اس کے ذریعے ان کی فلم تیار کی جائے۔ شاید اس کے ذریعے بوتھم دوبارہ پھنس جائے اور لیبارٹری کا بھی پتہ چل جائے" ــــــ کرنل ہالینڈ نے سوچتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں ــــــ اب بوتھم اتنی آسانی سے پھنسنے والا نہیں ہے۔ وہ پہلے ہیلی کاپٹر کو چیک کرے گا۔ آپ لانچ جہاز کی دوسری طرف لے چلیں وہاں میرے ساتھی موجود ہیں ــــــ وہاں جا کر کوئی پروگرام بناتے ہیں" عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

اور پھر کرنل ہالینڈ کے کہنے پر لانچ کا رخ دوسری طرف کر دیا گیا۔ اور چند لمحوں بعد لانچ صفدر وغیرہ کی لانچ کے قریب پہنچ گئی ــــــ اور پھر عمران کرنل ہالینڈ اور ہنری جیمز صفدر کی لانچ پر شفٹ ہو گئے اور عمران کے کہنے پر کوسٹ گارڈز کی لانچ کو واپس بھیج دیا گیا۔

"آپ لوگ یہاں کچھ دیر آرام کریں ــــــ میں ذرا سمندر کا ایک چکر لگا آؤں" ــــــ عمران نے لانچ پر پہنچتے ہی کہا اور غوطہ خوری کا لباس پہننا شروع کر دیا۔

"لیکن ...." ــــــ کرنل ہالینڈ نے شاید کچھ پوچھنا چاہا تھا۔

"آپ ذرا پانچ منٹ توقف کریں میں آ کر آپ کے لیکن کا جواب دے دوں گا" ــــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے لباس پہننے کے بعد اس نے سمندر میں غوطہ لگا دیا۔ وہ تہہ میں اتر کر تیر کی طرح جہاز کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے ذہن میں ایک خاص خیال تھا ــــــ اور وہ اسی خیال کی تصدیق کے لئے دوبارہ جہاز کی طرف جا رہا تھا۔ جہاز کے پیندے کے قریب پہنچ کر وہ اس جگہ پہنچا جہاں اس نے مادام برینڈی والا

بٹن لگایا تھا۔ اس بار اس نے ٹرانسمیٹر والی گھڑی کو کلائی پر باندھنے کی بجائے جیب میں ڈال رکھا تھا ــــــ اس نے وہ بٹن وہاں سے اتارا اور اسے جگہ جگہ چپکا کر گھڑی کو جیب سے نکال کر کان سے لگا لیتا۔ گھڑی چونکہ واٹر پروف تھی اس لئے اسے اس کے پانی میں خراب ہونے کا خدشہ نہ تھا ــــــ مائیک بٹن کو مختلف جگہوں پر چپکا چپکا کر وہ دوسری طرف سے آنے والی آوازیں چیک کر رہا تھا۔ اور پھر ایک جگہ جیسے ہی اس نے مائیک بٹن چپکایا۔ اس کے کانوں میں بوتھم کی آواز سنائی دی ــــــ اور عمران مطمئن ہو کر واپس پلٹ پڑا۔ اور چند لمحوں بعد وہ دوبارہ لانچ پر پہنچ چکا تھا۔

"کیا ہوا؟" ــــــ کرنل ہالینڈ نے اس کی لانچ پر آتے ہی اشتیاق آمیز لہجے میں کہا۔

"فی الحال تو بسم اللہ میں داخل کر آیا ہوں ــــــ اب دیکھو لڑکا ہوتا ہے کہ لڑکی" ــــــ عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیا اور کرنل ہالینڈ چند لمحے تو حیرت سے عمران کو دیکھتے رہے۔ ان کی سمجھ میں شاید عمران کا فقرہ نہ آیا تھا مگر دوسرے لمحے وہ بے اختیار ہنس پڑے ــــــ ہنری جیمز پہلے ہی منہ پھیر کر ہنسی کو دبانے میں مصروف تھا۔ کرنل ہالینڈ کے سامنے ادب کے طور پر وہ ہنس نہ سکتا تھا۔ حالاں کہ عمران کی باتوں پر اس کا دل چاہتا تھا کہ قہقہے مار مار کر ہنسے۔

"اب میں تمہاری عادت سمجھ گیا ہوں عمران ــــــ کاش اس وقت یہ بات میری سمجھ میں آ جاتی۔ جب میں نے تمہیں جواب دیا تھا۔ تو شاید مجھے یہ ذلت نہ اٹھانی پڑتی" ــــــ کرنل ہالینڈ نے ہنستے ہوئے کہا۔

عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے ہاتھ میں پکڑی ہوئی گھڑی

کاونڈ بٹن مخصوص انداز میں دو تین بار دبایا تو گھڑی میں سے نکلنے والی آوازیں بلند ہوتی چلی گئیں۔ عمران مسلسل ونڈ بٹن کو دبائے چلا جا رہا تھا اور ہر بار آوازیں پہلے سے بلند ہو جاتی ——— عمران نے ہاتھ اس وقت روکا جب گھڑی میں سے نکلنے والی آوازیں اتنی بلند ہو چکی تھیں کہ وہ سب اطمینان سے اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ کر سن سکتے تھے۔

"یہ کیا ——— یہ تو بوتھم کی آواز ہے" ——— کرنل ہالینڈ نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں ——— آپ کو یاد ہوگا کہ میں نے آپ کو بتایا تھا کہ مادام بریڈی نے مائیک بٹن اس کشتی کے پیندے میں لگا کر میرے ساتھیوں کی باتیں سن لی تھیں اور اس سے اُسے معلوم ہوا تھا کہ میں علی عمران ہوں اور میرا میک اپ سادہ پانی سے صاف ہو سکتا ہے" ——— عمران نے کرنل سے کہا۔

"ہماری باتیں سن کر" ——— صفدر نے چونکتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں ——— آپ لوگ بھی تو یہ سمجھتے ہیں کہ باتیں بھی ضرور کرنی ہیں اور کرنی بھی وہ ہیں جن سے دشمنوں کو فائدہ پہنچے۔ اس لئے تو کہتا ہوں میری طرح باتیں کرنا سیکھو ——— لیکن اب اس کا کیا کیا جائے کہ تم عقلمند بننے کے چکر میں مارے جاتے ہو۔ بہر حال وہ بٹن میں نے بعد میں کشتی کے پیندے سے اکھاڑ کر جہاز کے نیچے لگا دیا اور اس طرح میں نے آپ کی اور بوتھم کی باتیں سن لیں اور عین اس وقت پہنچ گیا جس وقت آپ سرٹیفکیٹ لکھ کر دینے پر تیار ہو گئے تھے" ——— عمران نے کہا۔

"ہاں ——— مجھے یاد ہے" ——— کرنل ہالینڈ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"بس وہی بٹن اب کام آ رہا ہے۔ وہ چونکہ کم طاقت کا ہے۔ اس لئے پورے جہاز کو کور نہیں کر سکتا ——— اس لئے میں نے جا کر اسے مختلف جگہوں پر فٹ کیا اور جب بوتھم کی آواز سنائی دی تو میں واپس آ گیا۔"

"کمال ہے ——— مجھے تو اس بٹن کا خیال تک نہ رہا تھا۔ تم نے یاد تو دلایا" ——— کرنل ہالینڈ نے کہا اور عمران اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے ٹرانسمیٹر گھڑی میں سے نکلنے والی باتیں سنتا رہا۔

"اوہ ——— واقعی ——— اوہ ——— وہ شیطان ہے۔ واقعی شیطان ہے۔ یقیناً اس نے وہ سرٹیفکیٹ اڑا لیا ہے ——— کاش ——— میں نے اُسے اندر کی جیب میں ڈال لیا ہوتا" ——— بوتھم کی آواز سنائی دی اور عمران اپنی شان میں قصیدہ سن کر بے اختیار مسکرا دیا۔ کرنل ہالینڈ اور ہنری جیمز کے لبوں پر بھی مسکراہٹ تیرنے لگی۔

اور پھر قلم ٹوٹنے کی رپورٹ سنتے ہی عمران چونک پڑا۔

"اوہ ——— بچ گئے یہ لوگ ——— ورنہ یہی قلم ان کی لیبارٹری کو لے ڈوبتا۔ میں نے یہ قلم اسی مقصد کے لئے دیا تھا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو اب" ——— کرنل ہالینڈ نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"اب ہمیں خود جانا پڑے گا" ——— عمران نے جواب دیا۔

اور پھر جب بوتھم نے ہیلی کاپٹر کی چیکنگ کے لئے ایئر فورس راڈار بیس کو فون کیا تو کرنل ہالینڈ عمران کی ذہانت پر دل ہی دل میں عش عش کر اٹھا۔ کیونکہ اگر وہ واقعی ہیلی کاپٹر منگوالیتا تو یہ لوگ کبھی لیبارٹری میں داخل نہ ہوتے۔

"صفدر۔ کیپٹن شکیل۔ تم دونوں جاؤ اور اپنی جسامت کے دو آدمی جہاز سے اغوا کر کے لے آؤ۔ جلدی کرو" ــــــ عمران نے اچانک صفدر اور کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور ان دونوں نے یہ سنتے ہی بغیر غوطہ خوری کا لباس پہنے سمندر میں چھلانگیں لگا دیں ــــــ اور پھر پانچ منٹ بعد ہی وہ دو افراد کو پانی کی تہہ میں گھسیٹتے ہوئے لانچ پر لے آئے۔ وہ دونوں افراد جہاز کے آدمیوں کی مخصوص وردی میں تھے۔ ایسی وردی جو واٹر پروف کپڑے کی بنی ہوئی تھی ــــــ اور ظاہر ہے پانی میں زیادہ دیر رہنے کی وجہ سے بے ہوش ہو چکے تھے۔

"ان کی وردیاں اتار کر پہن لو۔ اور ان کا میک اپ کر کے جہاز پہ پہنچ جاؤ۔ تم نے وہاں جا کر صرف یہ چیک کرنا ہے کہ اگر بوتھم اور اس کے یہ دونوں ساتھی لیبارٹری میں جاتے ہیں تو کون سے کمرے میں داخل ہوتے ہیں ــــــ اور اگر ہو سکے تو مزید چیکنگ بھی کر لینا۔ بوتھم کی پہچان یہ ہے کہ اس کے سر کے بال برف کی طرح سفید اور داڑھی کالی ہے۔ ٹرانسمیٹر ساتھ لے جاؤ تاکہ وہاں سے ہی مجھ سے بات کر سکو" ــــــ عمران نے انہیں ہدایات دیں اور وہ دونوں انہیں اٹھا کر لانچ کے کمرے میں چلے گئے۔

بوتھم اب ایئر فورس کے لینڈلر کے فون کا منتظر تھا۔ تقریباً پانچ منٹ بعد صفدر اور کیپٹن شکیل میک اپ کر کے اور واٹر پروف وردیاں پہنے باہر آئے ــــــ اور انہوں نے سمندر میں چھلانگیں لگا دیں اور تیرتے ہوئے جہاز کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

"جوزف جہاز سے آنے والے دونوں افراد کا خیال رکھنا کہیں یہ ہوش میں آ کر فرار نہ ہو جائیں" ــــــ عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور جوزف اور جوانا دونوں اٹھ کر نچلے کمرے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

اور پھر لینڈلر کا ٹیلی فون آگیا۔ اور جب بوتھم اور اس کے ساتھی ٹیلی فون سننے کے بعد لیبارٹری میں جانے کے لئے اٹھے تو عمران بھی چونک کر کھڑا ہو گیا۔ اب مسئلہ صرف اتنا تھا کہ کیا صفدر اور کیپٹن شکیل بروقت جہاز پہ پہنچ چکے ہیں یا نہیں۔

عمران نے پھرتی سے ونڈ بٹن دبا کر اسے تیزی سے دائیں طرف گھما کر ایک جھٹکے سے کھینچ لیا۔ اور گھڑی کے ڈائل کے نچلے حصے میں ایک نقطہ تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔

"صفدر بول رہا ہوں اوور" ــــــ دوسرے لمحے صفدر کی آواز سنائی دی۔

"بوتھم اور اس کے ساتھی لیبارٹری میں جانے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے ہیں ــــــ تم کہاں ہو اوور" ــــــ عمران نے کہا۔

"ہم جہاز پر پہنچ چکے ہیں ــــــ آپ بے فکر رہیں ــــــ ارے وہ بوتھم نظر آگیا۔ اوور اینڈ آل" ــــــ صفدر نے تیز لہجے میں کہا اور رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران خاموش ہو گیا۔ تقریباً دس منٹ بعد صفدر کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"عمران صاحب ــــــ صفدر بول رہا ہوں اوور" ــــــ صفدر کے لہجے میں اشتیاق تھا۔

"یس ــــــ عمران بول رہا ہوں اوور" ــــــ عمران نے جواب دیا۔

"ہم نے انہیں چیک کر لیا ہے۔ اتفاق سے ہم اُسی کمرے کے سامنے موجود تھے جس میں اب بوتھم اور اس کے دو ساتھی داخل ہوئے ہیں۔ وہ اس کمرے میں

پہنچ کر اچانک غائب ہو گئے ہیں۔ بظاہر اس کمرے میں خالی ڈبے پڑے ہوئے ہیں اوور "۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"او۔ کے ۔۔۔۔ تم وہیں ٹھہرو ۔۔۔۔ میں اور کرنل آ رہے ہیں۔ اوور اینڈ آل "۔۔۔۔ عمران نے کہا اور ونڈ بٹن کو دبا کر رابطہ ختم کر دیا۔

"اب کرنل بلاؤ کوسٹ گارڈز کو ۔۔۔۔ اور اب مزہ آئے گا چھاپے کا "۔ عمران نے کرنل ہالینڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کوسٹ گارڈز کو ۔۔۔۔ مگر پھر کہیں سرٹیفکیٹ نہ دکھنا پڑ جائے "۔ کرنل نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"تو کیا ہوا ۔۔۔۔ سرٹیفکیٹ پھر تمہارے پاس ہوگا۔ اب تم ایسا کرو کہ یہاں کے گورنر کو بھی کال کر لو۔ جس کا رعب تم دے رہا تھا۔ اور پولیس کو بھی ہمیں پوری طرح تیاری سے چھاپہ مارنا چاہیئے "۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔۔ مجھے تم پر اب مکمل اعتماد ہے۔ مگر گورنر اور کوسٹ گارڈز کے انتظامات کے لئے ہمیں گھاٹ پر جانا ہوگا "۔۔۔۔ کرنل ہالینڈ نے کہا۔

"چلے چلتے ہیں ۔۔۔۔ وہ بے چارہ لانچ والا بھی پریشان ہو رہا ہوگا "۔ عمران نے کہا اور پھر وہ انجن روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

اور تھوڑی دیر بعد لانچ تیزی سے اڑتی ہوئی گھاٹ پر پہنچ گئی۔ لانچ کے وہاں پہنچتے ہی لانچ کا بوڑھا مالک بھاگتا ہوا آ گیا۔

"تم لوگوں نے اتنی دیر لگا دی۔ میں تو اب پولیس کو اطلاع کرنے والا تھا "۔ بوڑھے نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔ کیوں کہ صفدر اور کیپٹن شکیل تو اُسے نظر نہ آئے تھے۔

کرنل ہالینڈ نے فوراً ہی جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک مخصوص بیج نکالا اور بوڑھے کی آنکھوں کے سامنے لہرا دیا۔

"نارکوٹک ایجنسی ۔۔۔۔ اوہ ۔۔۔۔ ویری سوری ۔۔۔۔ مجھے کیا معلوم تھا کہ آپ کا تعلق "۔۔۔۔ بوڑھے نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ ایک خفیہ مشن ہے۔ تم ابھی گھاٹ پر جاؤ۔ جب ہم مناسب سمجھیں گے۔ لانچ تمہیں مل جائے گی اور سنو ۔۔۔۔ کسی کو اس کا ذکر نہیں کرنا ورنہ تمہاری باقی عمر جیل میں گزرے گی "۔۔۔۔ کرنل ہالینڈ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"جی ۔۔۔۔ جی ۔۔۔۔ بے فکر رہیں جناب "۔۔۔۔ بوڑھے نے کہا اور پھر تیزی سے لانچ سے اتر کر گھاٹ کی طرف دوڑتا چلا گیا۔

"میں نے اس لئے اسے بھگا دیا ہے کہ نیچے کمرے میں وہ دو آدمی بے ہوش پڑے ہیں "۔۔۔۔ کرنل ہالینڈ نے بوڑھے کے جانے کے بعد عمران سے کہا۔

"ٹھیک ہے اچھا کیا ۔۔۔۔ اب آپ جس قدر جلد ہو سکے چھاپے کا بندوبست کریں "۔۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور کرنل ہالینڈ تیزی سے قدم اٹھاتا لانچ سے اترا اور گھاٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"ہنری ۔۔۔۔ چھاپہ تو پڑتا ہی رہے گا۔ یہ لو ایک لاکھ ڈالر کا چیک۔ اور اسے فوری طور پر کیش کرا کر اپنے اکاؤنٹ میں جمع کرا لو "۔۔۔۔ عمران نے کرنل ہالینڈ کے جاتے ہی پوتھم کا دیا ہوا چیک جیب سے نکال کر ہنری جیمز کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ایک لاکھ ڈالر کا چیک ۔۔۔۔ اور اپنے اکاؤنٹ میں ۔۔۔۔ کیا مطلب "۔ ہنری جیمز نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"سنو ہنری ـــــ یہ چیک میں نے تمہارے لئے حاصل کیا ہے۔ یہ پرنس آف ڈھمپ کی طرف سے اپنے ایک دوست کے لئے پُرخلوص تحفہ ہے۔ ترقی تو تمہیں ملتی ہی رہے گی۔ نقد بھی انعام ملنا چاہئیے ـــــ اور سنو ـــــ انکار نہ کرنا ورنہ ...." ـــــ عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"مگر ...." ـــــ ہنری کی آنکھیں پھٹی ہوئی تھیں ـــــ ایک لاکھ ڈالر کا تو وہ تصور بھی نہ کر سکتا تھا۔ یہ تو اس کی پانچ سال کی تنخواہ سے بھی زیادہ رقم تھی اور پھر اکٹھی۔

"اگر مگر چھوڑو ـــــ جلدی کرو ـــــ چھاپے کے بعد شاید بوتھم اینڈ کمپنی کا تمام سرمایہ حکومت منجمد کر دے تو یہ چیک بھی بے کار ہو جائے گا۔ مجھے معلوم ہے کہ یہاں بنک چوبیس گھنٹے کام کرتے ہیں۔ اور تم کسی بھی برانچ میں اسے جمع کرا کر چند منٹوں میں اس کی رقم اپنے اکاؤنٹ میں منتقل کرا سکتے ہو۔ جلدی کرو اس سے پہلے کہ کرنل واپس آئے تمہیں فارغ ہو کر آجانا چاہئیے"۔

عمران نے کہا اور پھر چیک زبردستی اس کی جیب میں ڈال کر اُسے دھکیل کر لانچ سے نیچے اتار دیا ـــــ اور ہنری جیمز ایک لمحے کے لئے ٹھٹھک کر پھر یوں گھاٹ کی طرف بھاگا جیسے اُسے خطرہ ہو کہ عمران کہیں چیک واپس نہ مانگ لے۔

اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"چیکنگ کے تمام انتظامات مکمل ہو گئے" ـــــ بوتھم نے نمبر ٹو ...ے میں داخل ہوتے دیکھ کر کہا۔

"...یس باس ـــــ میں نے مکمل انتظام کر لیا ہے۔ اب جزیرے کے ...دو مچھلیوں کی کارگزاریاں بھی ہماری نظروں میں رہیں گی۔ اور نمبر فور ایکس ...کی مشینری کا جائزہ لینے میں مصروف ہے تاکہ مال کی نئی کھیپ تیار کی ...کے۔

"ٹھیک ہے ـــــ اب ہمیں کم از کم دو چار روز تک باہر نہیں نکلنا ہو ...س لئے اس مدت میں کام خاصی تیز رفتاری سے ہونا چاہئیے"۔ ...م نے اطمینان کی گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔

"بالکل باس ـــــ آپ بے فکر رہیں ـــــ اب معاملہ ہمارے ...وں میں ہے" ـــــ نمبر ٹو نے مسکراتے ہوئے کہا اور بوتھم نے

سر ہلا دیا۔ اور پھر وہ خود بھی اٹھ کر نمبر ٹو کے ساتھ اپنے کمرے سے باہر
وہ خود نمبر فور کی کارکردگی کو چیک کرنا چاہتا تھا ـــــــ پھر وہ تمام لیب
میں گھومتا رہا۔ اور بڑے فخریہ انداز میں اس قیمتی لیبارٹری کو دیکھتا
بار بار اس بات کا خیال آرہا تھا کہ اگر یہ لیبارٹری ایجنسی کے ہتھے چڑھ
کتنا نقصان ہوتا ـــــــ مالی طور پر تو پاز تباہ ہو جاتی اور ظاہر ہے ا
ساتھ بوتھم اینڈ کمپنی بھی ختم ـــــــ اور وہ اپنے سب ساتھیوں سمیت
میں ـــــــ اور پھر جیل سے موت کی کوٹھڑیوں میں ـــــــ کیونکہ ا
ملک میں منشیات کی سمگلنگ اور تیاری دونوں جرائم کی سزا موت تھی
آدھے گھنٹے تک لیبارٹری میں گھومنے پھرنے کے بعد وہ مطمئن ہو کر وا
اپنے کمرے میں پہنچا ہی تھا کہ اچانک کمرہ تیز سیٹی کی آواز سے گونج اٹھا
اس نے چونک کر میز پر پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔ سیٹی کی
ٹرانسمیٹر سے نکل رہی تھی۔

"ہیلو ہیلو ـــــــ چیف باس ـــــــ ریڈی بول رہا ہوں
دوسری طرف سے جہاز کے انچارج ریڈی کی گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی
"یس ـــــــ چیف باس سپیکنگ ـــــــ کیا بات ہے اور
بوتھم ریڈی کی گھبراہٹ پر چونک پڑا تھا۔

"باس ـــــــ کوسٹ گارڈز کی لانچیں تیزی سے جہاز کی طرف
چلی آرہی ہیں۔ وہ شاید دوبارہ چھاپہ مارنا چاہتے ہیں" اور ر ـــــــ
نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ ـــــــ موت انہیں پھر گھیر کر لا رہی ہے۔ اس بار میں دیکھ
کہ کرنل کیسے میرے ہاتھوں سے بچ نکلتا ہے ـــــــ ٹھیک ہے ـــــــ

خود جہاز پر آرہا ہوں" اور اینڈ آل" ـــــــ بوتھم نے کہا اور پھر
ٹر کا بٹن آف کر کے وہ بھاگتا ہوا کمرے سے باہر نکلا اور اس نے نمبر ٹو
کو بلا کر انہیں حالات سے آگاہ کیا اور انہیں ہدایت کی کہ وہ پوری طرح
ہیں ـــــــ اگر کوئی بھی جزیرے میں داخل ہونا چاہیے تو بے تنک اُسے
کسی کا لحاظ نہ کرنا۔
اور جب ان دونوں نے اثبات میں سر ہلائے تو بوتھم جہاز پر جانے کیلئے
رے کی طرف بھاگتا چلا گیا وہ کوسٹ گارڈز سے پہلے جہاز پر پہنچ جانا چاہتا
ـــــــ اس لئے وہ خاصی تیز رفتاری سے بھاگا جا رہا تھا۔ اور پھر چند لمحوں
کمرے میں داخل ہو کر نمبر ٹو اور نمبر فور کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔
میری سمجھ میں یہ بات نہیں آرہی کہ آخر کوسٹ گارڈز کو دوبارہ چھاپہ
کی کیا ضرورت پیش آگئی" ـــــــ نمبر ٹو نے تشویش زدہ لہجے میں
سے مخاطب ہو کر کہا۔
کوئی نہ کوئی کلیو انہیں مل گیا ہوگا۔ اسی بنا پر وہ واپس آئے ہیں۔ اور
نل ہالینڈ بھی ان کے ہمراہ ہوگا" ـــــــ نمبر فور نے کہا۔
تو اس بار پھر لیبارٹری شدید خطرے میں ہے۔ کرنل ہالینڈ جس طرح بعض
، اور یہ تو اس کی خوش قسمتی تھی کہ چیف باس سرٹیفکیٹ گم کر بیٹھا۔ ورنہ
بے موت مارا گیا تھا ـــــــ اور اب پھر اس کی دوبارہ واپسی بتا رہی ہے
یں لیبارٹری کے متعلق کوئی ایسا کلیو مل گیا ہے۔ جو یقینی ہے۔ ورنہ وہ
رح دوبارہ واپس نہ آتے" ـــــــ نمبر ٹو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
پھر اب کیا کیا جائے" ـــــــ نمبر فور نے کہا۔
ایسا کرو کہ ہنگامی صورت حال کے تحت لیبارٹری کو تہہ میں غائب کر دو۔

اگر یہ لوگ جزیرے میں داخل بھی ہو جائیں تو یہاں انہیں لیبارٹری کا نام و ن
بھی نہ ملے۔ بلکہ مچھلیوں کا سٹور ہی نظر آئے گا" ——— نمبر ٹو نے کہا۔

"مگر تم جانتے ہو کہ لیبارٹری کو غائب کرنے اور سٹور کو اوپر لے
میں خاصی مقدار میں پٹرول خرچ آجاتا ہے۔ کیوں کہ اس کی مشینری ہے
گیلنوں کے حساب سے چلتی ہے ——— ایسا نہ ہو کہ ہمارا خدشہ غلط
ہو اور ہم ہزاروں ڈالر کا پٹرول بھی خرچ کر بیٹھیں اور بعد میں چیف با
بھی ناراض ہو جائے" ——— نمبر فور نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"تم جانتے ہو نمبر فور ——— کہ لیبارٹری کی مشینری اربوں ڈالر کی
کی ہے اور اس وقت ایکس وائی کی تیار شدہ جو مقدار لیبارٹری
موجود ہے اس کی مالیت کروڑوں ڈالر تک پہنچ جاتی ہے اور پھر خاص
بھی لاکھوں ڈالر کا موجود ہے ——— ان سب کے مقابلے میں ہزار
ڈالر کے پٹرول کی کیا اہمیت ہے اور پھر پندرہ بیس منٹ تو لیبارٹری
غائب ہونے میں بھی لگ جاتے ہیں۔ اب اگر ہم نے اسے فوری طور
غائب کرنا چاہا تو یہ غائب نہ ہوگی ——— اس لئے بہتر یہی ہے کہ ا
پہلے ہی غائب کر دیں" ——— نمبر ٹو نے کہا۔

"پھر چیف باس کی ذمہ داری تم اٹھاتے ہو تو میں مشین آن کر
ہوں" ——— نمبر فور نے کسی حد تک راضی ہوتے ہوئے کہا۔

"چیف باس کی عدم موجودگی میں انچارج میں ہوں اس لئے تم فک
کرو ——— میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ لیبارٹری پہ کوئی آفت آ
والی ہے" ——— نمبر ٹو نے کہا اور نمبر فور سر ہلاتا ہوا تیزی سے اس
کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جہاں لیبارٹری کو تہہ میں چھپانے کی خفیہ مشین نص

تھی۔ اس مشین کے چلتے ہی لیبارٹری والا پورا سیٹ ہی گھوم کر نیچے تہہ میں چلا
جاتا تھا اور اس کی جگہ مچھلیوں کا سٹور اوپر آجاتا تھا۔ اور اس کے بعد کوئی
آدمی اُسے تلاش نہ کر سکتا تھا۔

نمبر فور کے جانے کے بعد نمبر ٹو نے ایک بٹن آن کیا اور مشین پہ موجود
سکرین پہ جہاز کا کلوز اپ سیٹ کرنے لگا۔ تاکہ یہیں بیٹھے بیٹھے جہاز میں ہونے
والی گفتگو بھی سن سکے اور انہیں دیکھ بھی سکے ——— اب وہ مطمئن ہو گیا تھا
کیوں کہ اُسے معلوم تھا کہ اگر کرنل ہالینڈ جزیرے میں آبھی جائے تب بھی
اُسے لیبارٹری کا نام و نشان بھی نہیں مل سکتا۔

سارا کی سٹی کا گورنر شرمین کرنل ہالینڈ کے زبردست دباؤ کے بعد جہاز پر آنے کے لئے تیار تو ہو گیا ــــــ لیکن اس نے کرنل کو علی الاعلان کہہ دیا تھا کہ اگر یہ چھاپہ ناکام رہا تو وہ کرنل ہالینڈ کے خلاف خود مقدمہ چلائے گا۔ کرنل ہالینڈ نے جب حامی بھر لی تو وہ ساتھ آنے کے لئے تیار ہو گیا۔ ویسے اُسے اب تک کرنل ہالینڈ کی بات پر یقین نہ آ رہا تھا کہ بوتھم جیسا آدمی ٹوپازہ کا چیف ہو سکتا ہے یا منشیات کی سمگلنگ ایکس وائی کی تیاری میں ملوث ہو سکتا ہے ــــــ اس لئے اُسے یقین تھا کہ چھاپہ بہر حال ناکام رہے گا۔ لیکن چونکہ نارکوٹک ایجنسی کی حیثیت بین الاقوامی تھی۔ اس لئے وہ کرنل ہالینڈ کی بات ٹال بھی نہ سکتا تھا۔ چنانچہ کرنل ہالینڈ شرمین کو ساتھ لئے واپس گھاٹ پر پہنچ گیا ــــــ اور پھر تھوڑی دیر بعد کوسٹ گارڈز کی لانچیں اور سپاہی بھی چھاپے کے لئے وہاں پہنچ گئے۔ کرنل ہالینڈ نے عمران اور اس کے

ساتھیوں کا تعارف بطور ایجنسی کے معاون کے کرایا۔ اور اس کے بعد ایک بڑی لانچ میں سوار ہو کر یہ لوگ جہاز کی طرف بڑھتے چلے گئے ــــــ کوسٹ گارڈز کی تیز رفتار لانچوں نے جہاز کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ اور پھر جہاز پر چڑھنے سے پہلے کرنل ہالینڈ کے حکم پر کوسٹ گارڈز کے سپاہی جہاز پر چڑھتے چلے گئے ــــــ اور انہوں نے ہر طرف مورچے لگا لئے۔ جب کوسٹ گارڈز کے انچارج نے آ کر قبضہ کی رپورٹ دی تو کرنل ہالینڈ۔ گورنر شرمین اور علی عمران جہاز پر چڑھتے چلے گئے۔ مسٹر جیمز جو کرنل کے آنے سے پہلے ہی چیک کیش کرا کر اور اپنے اکاؤنٹ میں جمع کرا کر واپس لانچ پر پہنچ چکا تھا ــــــ ان کے بعد جہاز پر آیا اور ساتھ ہی جولیا۔ جوزف اور جوانا بھی جہاز پر چڑھ آئے۔

"فرمایئے ــــــ میں جہاز کا انچارج ریڈی ہوں" ــــــ ایک ادھیڑ عمر شخص نے آگے بڑھ کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"میں سارا کی سٹی کا گورنر شرمین ہوں۔ اور یہ نارکوٹک ایجنسی کے کرنل ہالینڈ ہیں۔ ہمیں اطلاع ملی ہے کہ بوتھم اینڈ کمپنی کا یہ جہاز منشیات کی سمگلنگ میں ملوث ہے" ــــــ گورنر شرمین نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"منشیات کی سمگلنگ سے ہمارا کیا تعلق ــــــ ہمارا کام تو مچھلیاں پکڑنا ہے۔ بہر حال ــــــ آیئے ــــــ آپ جس طرح جی چاہے اطمینان کر لیجئے۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے" ــــــ ریڈی نے بڑے پرسکون لہجے میں کہا۔

"تمہارا چیف بوتھم کہاں ہے؟" ــــــ کرنل ہالینڈ نے پوچھا۔

"باس اپنے کمرے میں آرام کر رہے ہیں۔ آپ تشریف رکھیئے میں انہیں اطلاع کر دیتا ہوں" ــــــ ریڈی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور انہیں ایک

بڑے ہال میں لے آیا۔ عمران جان بوجھ کر پیچھے ہو گیا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے کیپٹن شکیل اور صفدر کو دیکھ لیا ——— جو ایک راہداری میں خاموش کھڑے ہوئے تھے۔

"کون سا کمرہ ہے" ——— عمران نے ان کے قریب ہوتے ہوئے سرگوشیانہ لہجے میں پوچھا۔

"اس راہداری کا آخری کمرہ" ——— صفدر نے آہستہ سے جواب دیا اور عمران سر ہلاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔

ابھی انہیں ہال میں آئے ہوئے دس منٹ ہی ہوئے تھے کہ بوتھم کمرے میں داخل ہوا۔

"ہیلو ——— گورنر شرمین ——— آج آپ کیسے ادھر آ نکلے"

بوتھم نے بڑے بے تکلفانہ لہجے میں گورنر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کرنل ہالینڈ نے اصرار کیا ہے کہ میں ان کے ساتھ چلوں۔ یہ الزام لگاتے ہیں کہ آپ کا تعلق منشیات کی سمگلنگ میں ملوث تنظیم ٹوپاز سے ہے۔ اور آپ نے ایکس وائی کی تیاری کے لئے کوئی خفیہ لیبارٹری بنا رکھی ہے ——— ویسے میں نے انہیں پہلے ہی متنبہ کر دیا ہے کہ ایسا نہیں ہو سکتا اور اگر آپ کا یہ چھاپہ ناکام ہو گیا تو میں خود آپ پر ایک معزز شہری پر غلط الزام لگانے کے جرم میں مقدمہ چلاؤں گا" ——— گورنر شرمین نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"گورنر ——— اچھا ہوا آپ آ گئے" ——— کرنل ہالینڈ نے مجھے خواہ مخواہ تنگ کر رکھا ہے۔ اب سے دو گھنٹے قبل بھی انہوں نے کوسٹ گارڈز کے ساتھ مل کر چھاپہ مارا۔ لیکن ناکام رہے اور اب دو گھنٹے بعد یہ پھر آن ٹپکے ہیں"

بوتھم نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"چھاپے کی ناکامی کا سرٹیفکیٹ دکھلائیے۔ میں ابھی ان کو واپس لے چلتا ہوں۔ یہ تو کوئی طریقہ نہیں کہ خواہ مخواہ معزز شہریوں کو تنگ کیا جائے"

گورنر شرمین نے تیز لہجے میں کہا۔ وہ چونکہ بوتھم کا ذاتی دوست تھا اس لئے وہ تو ہر قیمت پر یہی چاہتا تھا کہ چھاپہ ناکام ہو۔

"کرنل ہالینڈ نے میرے پیروں پر گر کر معافی مانگی تھی۔ اس لئے میں نے اسے معاف کر دیا تھا۔ لیکن اس بار ایسا نہیں ہو گا۔ اسے اپنے کئے کی سزا بھگتنا ہو گی" ——— بوتھم نے جواب دیا اور عمران اس کی بات سن کر بے اختیار مسکرا دیا۔

"چلو ٹھیک ہے ——— انہیں اپنا فرض پورا کر لینے دیجئے چلئے کرنل۔ مجھے دکھائیے ——— کہاں ہے لیبارٹری یا ایکس وائی کی کھیپ"

گورنر شرمین نے کرنل ہالینڈ سے مخاطب ہو کر کہا جو خاموش کھڑا تھا۔

"بوتھم سے کہئے کہ وہ ہمیں زیر آب جزیرے میں لے چلے۔ لیبارٹری خود بخود سامنے آ جائے گی" ——— اچانک عمران بول پڑا۔

"آپ برائے کرم خاموش رہیں ——— کرنل ہالینڈ کو جواب دینے دیجئے" ——— گورنر نے عمران سے مخاطب ہو کر سخت لہجے میں کہا۔

"اس مہم کا انچارج علی عمران ہے۔ وہی سب کچھ کرے گا۔ اور علی عمران کی بات درست ہے" ——— کرنل ہالینڈ نے بھی لہجے کو سخت کرتے ہوئے کہا۔

"کیسے درست ہے ——— جزیرہ میری ذاتی ملکیت میں ہے۔ آپ اس کی تلاشی نہیں لے سکتے" ——— بوتھم نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"اب گورنر صاحب فرمائیں گے کہ بوتھم کی بات درست ہے۔ یہ جمہوری ملک ہے یہاں کسی کی ذاتی ملکیت میں مداخلت نہیں کی جا سکتی"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ نے بالکل درست سوچا ہے۔ اگر آپ کسی کی ذاتی ملکیت میں اس کی مرضی کے بغیر مداخلت کرنا چاہتے ہیں تو پہلے آپ کو عدالت سے وارنٹ حاصل کرنا پڑے گا"۔۔۔۔ گورنر نے جواب دیا۔

"یہ جہاز بھی تو ان کی ذاتی ملکیت ہے۔ پھر آپ یہاں کیوں آ گئے ہیں"۔ عمران نے جرح کرتے ہوئے کہا۔

"یہ جہاز کھلے سمندر میں کھڑا ہے۔ اس لئے یہاں ہم آ سکتے ہیں"۔ گورنر نے سخت لہجے میں کہا۔

"اور اگر اس جزیرے کا راستہ اسی جہاز سے ہی جاتا ہو تو کیا آپ جزیرے میں چلے جائیں گے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اگر آپ یہ ثابت کر دیں کہ اسی جہاز سے جزیرے کو راستہ جاتا ہے تو میں آپ کو جزیرے میں لے چلنے کے لئے تیار ہوں"۔۔۔۔ گورنر کی بجائے بوتھم نے باقاعدہ چیلنج کرتے ہوئے جواب دیا۔

"اوکے۔۔۔۔ آئیے میرے ساتھ"۔۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے کمرے کے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ باقی لوگوں نے بھی اس کی پیروی کی۔۔۔۔ اور پھر عمران انہیں لے کر اس کمرے میں داخل ہو گیا جس کی طرف صفدر اور کیپٹن شکیل نے اشارہ کیا تھا۔ یہ ایک بڑا سا کمرہ تھا۔ جس میں ہر طرف مچھلی کی پیکنگ کے لئے خالی ڈبے پڑے ہوئے تھے۔ کرنل ہالینڈ اور گورنر حیرت سے اس کمرے کو دیکھ رہے تھے۔

"کہاں ہے وہ راستہ"۔۔۔۔ گورنر نے اس بار تلخ لہجے میں کہا۔

"راستہ۔۔۔۔ کیسا راستہ"۔۔۔۔ عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔ اور کرنل ہالینڈ کے چہرے پر زردی سی دوڑتی چلی گئی۔

"یہ کیا مذاق ہے کرنل۔۔۔۔ جلدی کرو۔۔۔۔ میرا وقت بے حد قیمتی ہے"۔۔۔۔ گورنر نے تلخ لہجے میں کہا۔

"آپ کا وقت قیمتی ہے تو اس کی کلیرنس سیل لگا دیں سستا ہو جائے گا۔ اور ویسے بھی آج کل کلیرنس سیل کا بڑا رواج ہے۔۔۔۔ اب دیکھئے نا جو چیز نہ بکتی ہو۔ اس کی کلیرنس سیل لگا دی۔ قیمت دس روپے بڑھا کر لکھ دی اور پھر اسے کاٹ کر نیچے دس روپے کم کر کے اصل قیمت لکھ دی۔ اور ہم جیسے معصوم گاہکوں نے سمجھا کہ بھئی دس روپے رعایت پر چیز مل رہی ہے۔۔۔۔ کیا خیال ہے گورنر خرمین"۔۔۔۔ عمران کی باتوں کا چرخہ چل پڑا۔

"یہ کیا بکواس ہے۔ کیا آپ پاگل ہیں"۔۔۔۔ گورنر کا لہجہ پہلے سے زیادہ غصیلا تھا۔

"دو باتیں اکٹھی کیسے ہو سکتی ہیں گورنر صاحب۔۔۔۔ پاگل بکواس کیسے کر سکتے ہیں۔ بکواس کا لفظ تو عقلمند کی باتوں کے لئے استعمال ہوتا ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔۔۔۔ پلیز"۔۔۔۔ کرنل ہالینڈ نے درمیان میں مداخلت کرتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب تو ہر وقت پلیز ہی رہتے ہیں آپ بے فکر رہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے کمرے کے ایک کونے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کونے میں ڈبوں کا کافی بڑا ڈھیر پڑا ہوا تھا۔ عمران نے

دراصل یہ ساری گفتگو صرف اس لئے کی تھی تاکہ اُسے کمرے کی چیکنگ کا موقع مل سکے۔ اور اب اُسے اس کونے پر شک پڑا تھا ـــــ کیوں کہ ان ڈبوں کا یہ ڈھیر یوں لگتا تھا جیسے خاص طور پر رکھا گیا ہو جب کہ دوسرے ڈبے یوں ہی ایک دوسرے پر پھینک دیئے گئے تھے۔ عمران نے قریب جا کر جب ڈبے کو ہاتھ لگایا تو وہ چونک پڑا ـــــ یہ ڈبے لکڑی کے بنے ہوئے تھے۔ اور ایک دوسرے کے ساتھ نصب تھے۔

"یہ ہم نے سجاوٹ کے لئے بنوائے ہیں ـــــ آپ کو کوئی اعتراض؟" بوتھم نے دانتوں سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں ـــــ ہم بھلا کون ہیں اعتراض کرنے والے ـــــ آپ نے تو پورا جہاز سجاوٹ کے لئے بنوایا ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ لیکن اس کی تیز نظریں بڑی باریک بینی سے ڈبوں کے اردگرد کی جگہوں کا جائزہ لینے میں مصروف تھیں اور پھر اُسے ایک ڈبہ کچھ اپنی جگہ سے کھسکا ہوا محسوس ہوا ـــــ وہاں سفید سی لکیر نظر آ رہی تھی۔ عمران آگے بڑھا اور اس نے ڈبے کو پکڑ کر اِدھر اُدھر ہلانا شروع کر دیا۔ لیکن ڈبہ مضبوطی سے اپنی جگہ پر نصب تھا۔ اچانک عمران نے ڈبے کو اپنی طرف کھینچ کر چھوڑ دیا اور دوسرے لمحے ڈبہ تیزی سے کھسک کر ساتھ والے ڈبے میں گھستا چلا گیا۔ اور اب وہاں ایک بٹن نظر آ رہا تھا ـــــ پھر اس سے پہلے کہ بوتھم مداخلت کرتا عمران نے بٹن کو آن کر دیا۔ دوسرے لمحے کمرے کا ایک حصّہ تیزی سے اوپر کو اٹھتا چلا گیا جیسے کسی صندوق کا ڈھکنا کھلتا ہے۔

"ارے یہ کیا" ـــــ گورنر نے چونکتے ہوئے کہا۔ اور وہ تیزی سے آگے بڑھ آیا۔ بوتھم ڈھکن کھلتے ہی تیزی سے واپس مڑا اور باہر کی طرف

دوڑنے لگا۔ لیکن کوسٹ گارڈز کے افسروں نے اُسے بازو سے پکڑ کر روک لیا۔ اُسی لمحے جہاز کا انچارج ریڈی اندر داخل ہوا اور اس نے بوتھم کے کان میں سرگوشی کی اور بوتھم کے چہرے پر اطمینان کے آثار ابھرتے چلے آئے ـــــ اس نے اپنے بازو چھڑوا لئے اور اب وہ مطمئن کھڑا تھا۔

"یہ تو عجیب و غریب قسم کی آبدوز ہے" ـــــ گورنر نے نیچے جھانکتے ہوئے کہا جہاں ایک چھوٹی سی کیپسول نما آبدوز کھڑی صاف نظر آ رہی تھی۔

"ہاں ـــــ یہ آبدوز ہے ـــــ میں اسے اپنے جزیرے میں جانے کیلئے استعمال کرتا ہوں۔ اور اس کا میرے پاس باقاعدہ لائسنس موجود ہے" بوتھم نے مطمئن لہجے میں کہا۔

"اس آبدوز کو اس طرح خفیہ جگہ پر دیکھ کر اب مجھے بھی یقین آتا جا رہا ہے کہ کرنل ہالینڈ کی بات سچ ثابت ہو سکتی ہے ـــــ اس لئے میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ ہمیں تم اپنے جزیرے کے اندر لے چلو" ـــــ گورنر نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ اگر کہتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ـــــ آیئے میرے ساتھ۔ لیکن آپ کے علاوہ صرف دو آدمی۔ کیوں کہ اس آبدوز میں چار آدمیوں کی گنجائش ہے" ـــــ بوتھم نے کہا اور پھر گورنر۔ کرنل ہالینڈ اور عمران اس کے ساتھ چلنے پر تیار ہو گئے۔ چنانچہ بوتھم کی رہنمائی میں وہ سیڑھیاں اتر کر نیچے گئے اور پھر بوتھم نے آبدوز کا خفیہ دروازہ کھولا اور وہ سب اندر داخل ہو گئے۔ بوتھم نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال کر ایک بٹن دبایا تو جس جگہ آبدوز کھڑی تھی وہاں سے لکڑی کا فرش ہٹ گیا اور آبدوز سمندر میں اترتی چلی گئی ـــــ آبدوز کے اندر لگی ہوئی سکرین پر اردگرد کا منظر صاف دکھائی دے رہا تھا۔

آبدوز تیزی سے تیرتی ہوئی جزیرے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ جب وہ جزیرے کے قریب پہنچی تو جزیرے کی ایک چٹان خود بخود ایک طرف ہٹتی چلی گئی۔ اور آبدوز اس خلا میں داخل ہوتی گئی ——— اب عمران اس آبدوز کی وجہ سمجھ گیا تھا جزیرے میں داخلے کا سسٹم ایسا رکھا گیا تھا کہ اسی آبدوز کے ذریعے ہی اندر داخل ہوا جا سکتا تھا۔ کیوں کہ جب تک آبدوز اس چٹان کے قریب نہ پہنچتی چٹان اپنی جگہ سے حرکت نہ کر سکتی تھی ——— چٹان کے ہٹنے سے جو خلا پیدا ہوا اس میں بھی پانی موجود تھا۔ آبدوز اس پانی میں تیرتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ اور پھر ایک جگہ رک گئی اس کے بعد وہ جگہ خود بخود اوپر اٹھتی چلی گئی ——— عمران غور سے دیکھ رہا تھا۔ یہ سب کچھ آبدوز کے اندر سے مختلف بٹن دبانے سے وقوع پذیر ہو رہا تھا۔

نمبر ٹو نے سکرین پر دیکھتے ہوئے جب محسوس کر لیا کہ اب عمران اس آبدوز کو ڈھونڈھ نکالے گا تو اس نے فوراً ریڈی کو ٹرانسمیٹر کال کی اور اُسے بتایا کہ وہ فوراً بوتھم کو پیغام پہنچا دے کہ وہ بے شک گورنر اور کرنل ہالینڈ کو لے کر جزیرے میں آ جائے ——— اس نے لیبارٹری کو غائب کر دیا ہوا ہے۔ اور ریڈی نے یہی پیغام بوتھم کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے پہنچایا تھا۔ جس سے بوتھم مطمئن ہو گیا تھا اور وہ انہیں آبدوز میں بٹھا کر لے آیا تھا۔

جب آبدوز جہاز سے نکلی تو نمبر ٹو فوراً اٹھا اور اس نے ایک خفیہ بٹن دبا کر چیکنگ سسٹم کی مشینری بھی تہہ میں غائب کر دی۔ اب جزیرے میں کوئی ایسی چیز موجود نہ تھی جو مشکوک ہوتی ——— نمبر فور بھی وہاں آ گیا تھا اور اس نے نمبر ٹو کی پیش بینی اور عقل مندی کی بڑی داد دی تھی کہ اس نے پہلے ہی اس بات کا اندازہ لگا لیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد گورنر۔ کرنل ہالینڈ اور عمران جزیرے میں داخل ہو گئے ۔ نمبر ٹو اور نمبر فور نے آگے بڑھ کر ان کا استقبال کیا۔

"یہ میرے ساتھی ہیں جو جزیرے میں رکھی ہوئی مچھلیوں کی دیکھ بھال کرتے ہیں "۔ بوتھم نے نمبر ٹو اور فور کا تعارف گورنر سے کراتے ہوئے کہا اور گورنر نے سر ہلا دیا اور اس کے بعد بوتھم نے انہیں پورے جزیرے میں گھمایا ——— وہاں ہر طرف مچھلیوں کے ڈھیر موجود تھے اور لیبارٹری کہیں نظر نہ آ رہی تھی ۔ کرنل ہالینڈ کے چہرے پر شدید مایوسی کے آثار رفتہ رفتہ نمایاں ہوتے جا رہے تھے ۔ جب کہ عمران غور سے سب جگہوں کو دیکھ رہا تھا ——— بظاہر تو کوئی مشکوک چیز نظر نہ آ رہی تھی ۔ لیکن عمران جانتا تھا کہ کہیں نہ کہیں کوئی نہ کوئی گڑبڑ ضرور موجود ہے ۔ کیوں کہ اس نے ریڈی کو بوتھم سے سرگوشی کرتے دیکھ لیا تھا اور اس سرگوشی کے بعد ہی بوتھم نہ صرف مطمئن ہو گیا تھا ——— بلکہ وہ انہیں جزیرے پر لے جانے کے لئے بھی تیار ہو گیا تھا جب کہ پہلے اس نے بھاگنے کی کوشش کی تھی ۔

سارا جزیرہ گھومنے کے بعد وہ دوبارہ درمیان میں آ کر رک گئے ۔

"آپ نے دیکھ لیا کرنل ——— کہ یہاں کوئی لیبارٹری نہیں ہے اور نہ ہی کہیں کوئی منشیات نظر آئی ہے ۔ اس لئے آپ کی بات غلط ثابت ہوئی ہے "۔ گورنر نے غصیلے لہجے میں کہا ۔

"ایسا نہیں ہو سکتا ——— لیبارٹری یہاں موجود ہے "——— کرنل ہالینڈ نے کمزور سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"دیکھو کرنل ——— میں نے اب تک بہت برداشت کیا ہے ۔ لیبارٹری کوئی سوئی تو نہیں ہے کہ کسی مچھلی کے پیٹ میں چھپی ہوئی ہو گی ——— چلو واپس ۔ میں اب تم پر خود مقدمہ چلاؤں گا ۔ تم نے خواہ مخواہ ایک معزز شخص کی بے عزتی

کی ہے اور میرا وقت بھی ضائع کیا ہے "——— گورنر نے غصے سے بھڑکتے ہوئے کہا ۔ کرنل ہالینڈ نے عمران کی طرف دیکھا جو بڑے مطمئن انداز میں خاموش کھڑا تھا ۔

"گورنر صاحب بالکل درست کہہ رہے ہیں کرنل ——— واقعی یہاں کوئی لیبارٹری نہیں ہے "——— عمران نے جواب دیا اور کرنل کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا دل دھڑکنا ہی بند کر گیا ہو ۔ آخری امید عمران تھا مگر وہ بھی گورنر کی تائید کر رہا تھا ۔

"چلو چلیں "——— گورنر نے مڑتے ہوئے کہا ۔

"جناب قبلہ بوتھم صاحب ——— یہ فرمائیے ——— یہاں بجلی پیدا کرنے کے لئے آپ نے کوئی جنریٹر لگا رکھا ہے "——— اچانک عمران نے بوتھم سے مخاطب ہو کر کہا ۔ اور گورنر واپس مڑتے مڑتے رک گیا ۔

"بجلی جنریٹر "——— بوتھم نے چونکتے ہوئے کہا ۔

"ہاں ——— یہاں مجھے ہر طرف بلب لٹکے ہوئے نظر آ رہے ہیں ۔ ظاہر ہے یہ زیبائش کے لئے تو نہیں ہوں گے ۔ لیکن جنریٹر مجھے کہیں نظر نہیں آیا "——— عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا ۔

"جنریٹر یہاں موجود نہیں ہے ۔ بجلی ہم جہاز سے لیتے ہیں ۔ وہاں جنریٹر موجود ہے ۔ میں آپ کو دکھا سکتا ہوں "——— بوتھم نے بات ٹالتے ہوئے کہا ۔

"تو آپ نے کوئی انقلابی ایجاد کی ہے ۔ کہ بغیر تار کے بجلی جہاز سے یہاں پہنچ جاتی ہے ۔ واہ ——— واہ ——— آپ کو تو نوبل انعام ملنا چاہیئے "۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا ۔

"واقعی بوتھم ——— بغیر تار کے تو بجلی نہیں آ سکتی ——— عمران صاحب

ٹھیک کہہ رہے ہیں "۔۔۔۔۔ گورنر نے جواب دیا۔

"تمارسمندر کی تہہ سے آرہی ہے"۔۔۔۔۔ بوتھم نے جواب دیا۔

"اور اگر میں یہاں جنریٹر دکھا دوں تب "۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"میں کہہ رہا ہوں یہاں جنریٹر موجود نہیں ہے۔۔۔۔۔ خواہ مخواہ تم جھک مار رہے ہو"۔۔۔۔۔ بوتھم نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"آؤ میرے ساتھ۔۔۔۔۔ میں جادو بھی جانتا ہوں۔۔۔۔۔ ابھی جنریٹر ظاہر ہو جاتا ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور تیزی سے ایک بلب کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک سکہ نکالا اور پھر بلب اتار کر اس نے سکہ بلب کے سپارکنگ سپاٹ پر رکھ کر بلب دوبارہ ہولڈر میں لگا دیا۔۔۔۔۔ اور پھر ایک طرف لگا ہوا بٹن دبا دیا۔ بٹن دبتے ہی ان کے پیروں کے نیچے سرر کی تیز آواز سنائی دی۔ اور پھر ان سے تھوڑی ہی دور مچھلیوں کے ڈھیر والی جگہ تیزی سے گھومتی چلی گئی۔۔۔۔۔ ڈھیر دیواروں میں غائب ہو گیا۔ اور آہستہ آہستہ لیبارٹری اوپر ابھرتی چلی آئی۔ وہ مشین جس نے لیبارٹری کو نیچے چھپا رکھا تھا۔ اس کا فیوز اڑ گیا تھا۔ نتیجہ یہ کہ وہ بند ہو گئی اور جب کہ دوسری مشین جو لیبارٹری کو اوپر لے آتی تھی بدستور چلتی رہی۔۔۔۔۔ اور اس طرح لیبارٹری اوپر آتی چلی گئی۔ گورنر حیرت سے آنکھیں پھاڑے اس عظیم الشان لیبارٹری کو ابھرتے دیکھ رہا تھا۔

"خبردار۔۔۔۔۔ اپنے ہاتھ اوپر اٹھا لو۔۔۔۔۔ اب تم بچ کر یہاں سے نہیں جا سکتے"۔۔۔۔۔ اچانک بوتھم کے چیخنے کی آواز سنائی دی۔ اور وہ سب تیزی سے بوتھم کی طرف مڑے جو ہاتھ میں ریوالور پکڑے دانتوں سے ہونٹ کاٹ رہا تھا نمبر ٹو اور فور نے بھی ریوالور نکال لئے تھے۔

"یہ کیا۔۔۔۔۔ کیا مطلب۔۔۔۔۔ کیا تم مجھے قتل کرو گے۔ تمہیں معلوم ہے باہر کوسٹ گارڈز موجود ہے اور میں ان کے سامنے جزیرے میں داخل ہوا ہوں"۔۔۔۔۔ گورنر نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"مجبوری ہے۔۔۔۔۔ اتنی قیمتی لیبارٹری کے مقابلے میں تمہاری جان کا سودا سستا ہے۔ بعد میں جو ہو گا دیکھا جائے گا"۔۔۔۔۔ بوتھم نے دانت پیستے ہوئے جواب دیا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ گورنر کچھ کہتا بوتھم نے اشارہ کیا اور نمبر ٹو اور فور نے بیک وقت اپنے اپنے ریوالوروں کے ٹریگر دبا دیئے۔۔۔۔۔ اور گولیوں کے دھماکوں کے ساتھ ہی دو چیخیں بلند ہوئیں اور گورنر اور کرنل ہالینڈ چیختے ہوئے زمین پر گرے اور تڑپنے لگے۔۔۔۔۔ لیکن عمران چونکہ پہلے سے ہی چوکنا تھا اس لئے اس نے بوتھم کا اشارہ ہوتے ہی چھلانگ لگائی اور اس سے پہلے کہ گولی اس کے جسم کو چھوتی وہ اچھلا اور قلابازی کھاتا ہوا چھت اس کے سر سے ہو کر اس کی پشت پر پہنچ گیا۔۔۔۔۔ اس نے بوتھم کو اپنے بازوؤں میں جکڑنا چاہا لیکن بوتھم اس کی توقع سے کہیں زیادہ پھرتیلا نکلا۔ اس نے انتہائی تیزی سے اپنے جسم کو سمیٹا اور پھر اس کی لات بجلی کی سی تیزی سے گھومتی ہوئی عمران کی پسلیوں پر پڑی۔۔۔۔۔ اور عمران لڑکھڑاتا ہوا دو قدم پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ اس کے چہرے پر یک دم وحشت کے آثار نمایاں ہو گئے۔ نمبر ٹو اور فور نے بھی پھرتی سے گھوم کر ریوالوروں کے رخ عمران کی طرف کئے۔۔۔۔۔ اور گولیاں ان کے ریوالوروں سے نکل کر تیزی سے عمران کی طرف بڑھیں لیکن عمران گولیوں کے رخ اور اونچائی کا اندازہ کر چکا تھا اس لئے اس نے چھلانگ لگائی۔۔۔۔۔ اور اس چھلانگ کی مدد سے وہ نہ صرف ان دونوں کی گولیوں کی زد سے بال بال بچ نکلا بلکہ اس بار اس نے بوتھم کو

بھی چھاپ لیا تھا۔ اور وہ دونوں ایک دوسرے سے لپٹے ہوئے نیچے زمین پر گر
چلے گئے ـــــ بوتھم نے نیچے گرتے ہی عمران کو ہوا میں اچھالنے کی کوشش کی
لیکن عمران اب بوتھم کے قابو میں کیسے آتا۔ اس نے زمین پر گرتے ہی تیزی سے
کروٹ بدلی اور جیسے ہی بوتھم اس کے جسم کے اوپر آیا ـــــ عمران نے
دونوں بازوؤں اور پیروں کی مدد سے بوتھم کو اٹھا کر ان دونوں پر دے مارا
جو ریوالور ہاتھ میں سنبھالے اس انتظار میں کھڑے تھے۔ کہ جیسے ہی بوتھم
عمران سے علیحدہ ہو وہ اُسے گولی مار دیں ـــــ بوتھم چونکہ اچانک ان
دونوں سے ٹکرایا تھا اس لئے بوتھم کے ساتھ ساتھ وہ دونوں بھی زمین پر
گرے اور ریوالور ان کے ہاتھوں سے نکلتے چلے گئے ـــــ عمران ان کے نیچے
گرتے ہی کسی گیند کی طرح فضا میں اچھلا اور ـــــ ان تینوں پر جا گرا
اس وقت وہ تینوں ہی اٹھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اس لئے عمران کے
ٹکرانے سے وہ دوبارہ نیچے گرے ـــــ لیکن اس بار نمبر ٹو جس جگہ گرا
وہاں سے اس کا ہاتھ ریوالور تک پہنچ گیا تھا۔ اس نے پھرتی سے ریوالور اٹھا
کر وہیں پڑے پڑے ہاتھ موڑ کر فائر کر دیا ـــــ گو اس نے جلدی میں
نشانہ عمران کا لیا تھا لیکن عمران اس دوران نمبر فور کو اپنے جسم سمیت فضا
میں بلند کر چکا تھا اور گولی نمبر فور کی پشت میں گھستی چلی گئی ـــــ اور اس
کے حلق سے چیخ نکلتے ہی عمران نے اُسے اپنے جسم سے علیحدہ کر کے فضا
میں اچھال دیا۔ اُسی لمحے بوتھم نے بھی اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ریوالور سے
فائر کر دیا ـــــ اور اس بار گولی عمران کے بازو میں گھستی چلی گئی۔ اور
عمران گولی کے دھکے سے لٹو کی طرح گھوم کر نیچے زمین پر جا گرا۔ اُسی لمحے
نمبر ٹو نے دوسرا فائر کیا۔ لیکن عمران زمین پر گرتے ہی تیزی سے کروٹ

بدل گیا۔ اور گولی زمین میں جا لگی [illegible] بوتھم نے بھی دوسرا فائر کیا۔ اور
عمران اس بار بجائے کروٹ بدلنے کے [illegible] کرنے کے انداز
میں پشت کے بل گھستا ہوا توپ کے گولے کی طرح بوتھم سے جا ٹکرایا ـــــ وہ
اس زاویے سے بوتھم سے ٹکرایا تھا کہ بوتھم اچھل کر سیدھا نمبر ٹو سے جا ٹکرایا اور
وہ دونوں ہی گر پڑے۔ اس بار پھر ان کے ہاتھوں سے ریوالور دور جا گرے
تھے ـــــ اور پھر اس سے پہلے کہ وہ دونوں سنبھل کر ریوالور اٹھاتے عمران
نے ایک ریوالور کی طرف چھلانگ لگائی۔ اور پھر اس کا ہاتھ ریوالور تک پہنچنے
میں کامیاب ہو گیا۔ یہ ریوالور بوتھم کے ہاتھ سے نکلا تھا ـــــ اور اس سے پہلے
کہ عمران سنبھل کر وار کرتا۔ نمبر ٹو چھلانگ لگا کر اپنا ریوالور اٹھا لینے میں کامیاب
ہو گیا۔ ریوالور اٹھاتے ہی وہ تیزی سے مڑا اور اُسی لمحے عمران نے فائر کر
دیا اور نمبر ٹو کے ہاتھ سے ریوالور اڑ کر دور جا گرا۔

"بھاگو ـــــ آبدوز کی طرف" ـــــ اچانک بوتھم نے کہا اور پھر
بوتھم اور نمبر ٹو تیزی سے بھاگتے ہوئے ایک کمرے میں گھستے چلے گئے۔ عمران
نے ان کی ٹانگوں پر فائر کرنا چاہا لیکن ریوالور سے صرف ٹھس کی آواز بلند
ہوئی وہ خالی ہو چکا تھا ـــــ اور اتنے وقفے میں نمبر ٹو اور بوتھم دونوں
اس کمرے میں گھس کر غائب ہو چکے تھے۔ عمران اٹھ کر اس کمرے کی طرف
بھاگا۔ مگر ابھی اس نے چند ہی قدم اٹھائے ہوں گے کہ اس کے دماغ پر یکدم
اندھیرا سا چھاتا چلا گیا ـــــ اور وہ لڑکھڑا کر زمین پر گر پڑا۔ شاید بازو سے
مسلسل بہنے والے خون نے آخر کار اپنا رنگ دکھا ہی دیا تھا۔ عمران نے نیچے
گرتے ہی اپنے سر کو بار بار تیزی سے جھٹکنا شروع کر دیا ـــــ لیکن اندھیرا
پوری طرح چھٹنے میں ہی نہ آ رہا تھا۔ لیکن عمران مسلسل اپنی کوششوں میں لگا ہوا

تھا۔ اور پھر آہستہ آہستہ اندھیرا چھٹتا چلا گیا۔ اور جب عمران پوری طرح ہوش میں آ گیا تو اٹھ کر بیٹھ گیا۔ وہ یہ تو سمجھ گیا تھا کہ بوتھم اور نمبر ٹو دونوں ہی آبدوز میں بیٹھ کر جزیرے سے نکل گئے ہوں گے ــــــ اور وہ ان کا منصوبہ بھی سمجھ گیا تھا کیونکہ آبدوز کے بغیر باہر نہیں جایا جا سکتا۔ اس لئے ظاہر ہے عمران اندر ہی بھوک پیاس سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جائے گا ــــــ عمران نے اٹھ کر بیٹھتے ہی سب سے پہلے اپنے زخمی بازو کا جائزہ لیا۔ جس میں سے خون مسلسل نکل رہا تھا۔ عمران نے محسوس کیا کہ گولی بازو کے اندر جلد کے قریب ہی اٹکی ہوئی ہے ــــــ اور جب تک یہ باہر نہ نکلے گی خون بہنا بند نہ ہو گا۔ چنانچہ اس نے دانتوں پر دانت مضبوطی سے جماتے ہوئے اپنے زخمی بازو کو دوسرے ہاتھ سے پکڑا اور پھر دوسرے ہاتھ کا انگوٹھا زخم کے اندر محسوس ہوتے والی گولی کی سائیڈ میں ایک مخصوص زاویے سے رکھا ــــــ اور پھر اس نے پورا زور لگا کر انگوٹھے کو اپنے ہی بازو میں ایک جھٹکے سے گاڑ دیا۔ اور پہلے ہی جھٹکے میں گولی اچھل کر زخم سے باہر آ گئی۔ لیکن اس بار تکلیف اتنی شدید ہوئی۔ کہ عمران سنبھل نہ سکا ــــــ اور لہرا کر زمین پر گر پڑا اور اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا مستقل طور پر پھیلتا چلا گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

بوتھم نے عمران کے ہاتھ میں ریوالور اور نمبر ٹو کے ہاتھ سے ریوالور نکلتے دیکھ کر اضطراری طور پر بھاگنے کا فیصلہ کیا ــــــ اور چونکہ جہاں لڑائی ہو رہی تھی وہ جگہ اس کمرے سے نزدیک تھی۔ جہاں آبدوز موجود تھی۔ اس لئے بوتھم کے چیخنے پر وہ دونوں بھاگتے ہوئے اس کمرے میں داخل ہوئے اور دوسرے لمحے وہ نہ صرف آبدوز میں بیٹھ چکے تھے بلکہ آبدوز بھی تیزی سے چلتی ہوئی جزیرے سے نکل کر باہر سمندر میں پہنچ گئی۔

"باس ــــــ یہ بے حد خطرناک ہے۔ لیبارٹری وہاں موجود ہے۔ اور ایسا نہ ہو کہ وہ جنونی شخص انتقاماً لیبارٹری کو ہی تباہ کر ڈالے" ــــــ نمبر ٹو نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ ــــــ اس بات کا تو مجھے خیال ہی نہیں رہا ــــــ میں تو یہی سوچ رہا تھا کہ خود ہی بھوک اور پیاس سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جائے گا۔

لیکن اگر اس نے لیبارٹری کو تباہ کر ڈالا تو پھر سب کچھ ہی ختم ہو جائے گا۔ لیکن
بے حد خطرناک آدمی ہے ـــــ زخمی ہونے کے باوجود وہ کسی جنونی کی طرح
لڑ رہا تھا" ـــــ بوتھم نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"آپ آبدوز کو ایمرجنسی پوائنٹ پر لے چلیے۔ ہم وہاں سے نہ صرف اسلحہ
حاصل کر لیں گے بلکہ اسے آسانی سے ٹارگٹ بھی بنا لیں گے" ـــــ نمبر ٹو
نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــــ واقعی تم بے حد ذہین ہو نمبر ٹو" ـــــ بوتھم نے اچھلتے
ہوئے کہا اور پھر اس نے آبدوز کا رخ موڑا اور آبدوز جزیرے کے گرد گھومتی
ہوئی مخالف سمت کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ ایک مخصوص جگہ پر پہنچ کر بوتھم نے ایک
لیور دبایا تو آبدوز نیچے جھکتی چلی گئی ـــــ اور پھر جب انتہائی گہرائی میں پہنچی
تو بوتھم نے ایک بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے آبدوز تیزی سے جزیرے کی چٹان کی
طرف بڑھتی چلی گئی جیسے ہی آبدوز کی نچلی سطح اس مخصوص چٹان کے ایک
مخصوص حصے سے ٹکرائی ـــــ اور چٹان میں خود بخود ایک خلا سا بنتا چلا گیا اور
آبدوز اس خلا میں داخل ہوتی چلی گئی۔ آبدوز کے اندر داخل ہوتے ہی خلا دوبارہ
برابر ہو گیا اور پھر آبدوز اوپر کو اٹھتی چلی گئی ـــــ وہ تھوڑا سا ہی اوپر کو اٹھی
تھی کہ اس کے نیچے ایک فرش سا سرک کر آ گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی پانی کی
سطح تیزی سے نیچی ہوتی چلی گئی۔ چند لمحوں بعد پانی غائب ہو چکا تھا ـــــ اور
آبدوز اب خشک فرش پر کھڑی تھی۔ پانی غائب ہوتے ہی وہ دونوں تیزی
سے آبدوز سے باہر نکلے۔ اور پھر کمرے کے ایک کونے کی طرف بڑھتے چلے
گئے ـــــ بوتھم نے ہاتھ اونچا کر کے ایک مخصوص جگہ پر ہتھیلی سے خاص
انداز میں تھپکی دی تو وہ دیوار ہٹتی چلی گئی۔ اور وہ دونوں اس خلا کو پار کر گئے۔

اب وہ ایک بڑے سے کمرے میں موجود تھے۔ اس کمرے میں بڑی بڑی الماریاں
رکھی ہوئی تھیں ـــــ نمبر ٹو نے ایک الماری کا تالا مخصوص نمبر گھما کر کھولا اور
پھر جب اس نے اس کے پٹ کھولے تو الماری کے اندر جدید ترین مشین گنوں
کا ایک بڑا سا ڈھیر پڑا ہوا نظر آیا۔ نمبر ٹو نے دو مشین گنیں نکالیں اور اس
کے راؤنڈ بھی باہر نکال لئے ـــــ پھر اس نے ایک ایک راؤنڈ مشین گنوں
میں ڈالا اور الماری کو بند کر کے واپس مڑا۔ اور اس نے ایک مشین گن بوتھم
کی طرف بڑھا دی۔ جو بڑی بے چینی کے عالم میں کھڑا تھا ـــــ بوتھم نے
جھپٹ کر مشین گن سنبھالی اور پھر وہ تیزی سے کمرے کے کونے میں بنے ہوئے
دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ دروازہ کھول کر وہ دونوں ایک راہداری میں
آ گئے ـــــ راہداری کے آخر میں سیڑھیاں اوپر جا رہی تھیں۔ وہ سیڑھیاں
چڑھتے ہوئے اوپر ایک اور کمرے میں آ گئے۔ اور پھر اس کمرے سے نکل کر
وہ برآمدے میں آ گئے۔ جس میں گرل لگی ہوئی تھی ـــــ نمبر ٹو نے آگے بڑھ
کر فولڈنگ گرل کا ایک کونا آہستہ سے اٹھایا اور باہر کی طرف دیکھا دوسرے
لمحے وہ چونک پڑا۔ کیونکہ سامنے وہ میدان نظر آ رہا تھا جس میں لڑائی ہوئی
تھی ـــــ میدان میں نمبر فور کی لاش پڑی ہوئی صاف نظر آ رہی تھی۔
لیکن عمران۔ گورنر اور کرنل ہالینڈ تینوں غائب تھے۔

"ارے ـــــ یہ تینوں کہاں گئے۔ گورنر اور کرنل ہالینڈ کی لاشیں غائب
ہیں اور عمران بھی غائب ہے" ـــــ نمبر ٹو نے حیران اور پریشان ہوتے
ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے ـــــ وہ کہاں جا سکتا ہے" ـــــ بوتھم نے
پریشان ہوتے ہوئے پوچھا۔

"میرا خیال ہے عمران ان دونوں کی لاشوں کو گھسیٹ کر کہیں کسی کمرے میں لے گیا ہو گا۔ ہمیں خود باہر نکلنا پڑے گا"۔۔۔۔۔ نمبر ٹو نے کہا اور پھر وہ تیزی سے برآمدے میں بنے ہوئے ایک دروازے کی طرف بڑھتا گیا۔ بوتھم بھی اس کے پیچھے تھا اور پھر وہ دونوں بڑی احتیاط سے برآمدے سے نکل کر باہر آ گئے۔۔۔۔۔ وہ بڑے چوکنے انداز میں اِدھر اُدھر دیکھ رہے تھے اور دوسرے لمحے وہ اچانک چونک پڑے۔ انہوں نے آبدوز والے کمرے سے عمران کو باہر نکلتے دیکھا۔ وہ ڈھیلے قدموں سے باہر نکل رہا تھا۔۔۔۔۔ اور پھر دیر کئے بغیر بوتھم نے پھرتی سے سٹین گن کا رخ عمران کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی تیز آواز سے میدان گونج اٹھا اور عمران اچھل کر نیچے گرا اور پھر تیزی سے لڑھکتا ہوا ایک ستون کی آڑ میں جا گرا۔۔۔۔۔ وہ چند لمحے ہاتھ پاؤں جھٹکتا رہا اور یوں تڑپتا رہا جیسے مچھلی پانی کے بغیر تڑپتی ہے۔ اور پھر اس کے ہاتھ پیر سیدھے ہوتے چلے گئے۔

"وہ مارا۔۔۔۔۔ یہ ختم ہو گیا۔۔۔۔۔ ہم بچ گئے"۔۔۔۔۔ بوتھم نے چیختے ہوئے کہا۔ اور پھر بے تحاشا عمران کی طرف دوڑ پڑا۔

"احتیاط سے باس۔۔۔۔۔ ہو سکتا ہے یہ ڈرامہ ہو"۔۔۔۔۔ نمبر ٹو نے اس کے پیچھے بھاگتے ہوئے کہا۔ اور بوتھم جو بے تحاشا دوڑا چلا جا رہا تھا۔ یک دم رک گیا۔ بات اس کی سمجھ میں آ گئی تھی اور پھر وہ دونوں آہستہ آہستہ عمران کی طرف بڑھتے چلے گئے۔۔۔۔۔ عمران بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا۔ ان دونوں نے ہاتھوں میں سٹین گنیں سنبھالی ہوئی تھیں۔ اور وہ بے حد چوکنے تھے۔ عمران کے قریب پہنچ کر وہ ایک لمحے کے لئے رکے۔ عمران کی آنکھیں بند تھیں۔۔۔۔۔ چہرے پر موت کی زردی چھائی ہوئی تھی۔ اور وہ

مکمل طور پر بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا۔

"یہ مر چکا ہے۔۔۔۔۔ یقیناً مر چکا ہے"۔۔۔۔۔ بوتھم نے کہا اور نمبر ٹو نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے آثار ابھر آئے تھے اور وہ تیزی سے عمران کی طرف بڑھے اور اسی لمحے انہیں کمرے کے اندر سے کسی کے کراہنے کی آواز سنائی دی۔ وہ دونوں اچھل پڑے۔

"شاید کرنل یا گورنر میں سے کوئی زندہ ہے"۔۔۔۔۔ نمبر ٹو نے کہا۔ اور پھر وہ عمران کی لاش کو پھلانگتے ہوئے تیزی سے کمرے کی طرف دوڑتے چلے گئے۔

عمران تھوڑی ہی دیر بے ہوش رہا۔ کیوں کہ یہ اچانک ہونے
والی تکلیف کی وجہ سے عارضی جھٹکا تھا اور پھر اس کی آنکھیں کھلتی چلی گئیں۔
چند لمحے اُسے اپنی قوت ارادی کو بروئے کار لانے میں لگے۔ اس کے بعد
وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے دیکھا کہ اب بازو سے خون
صرف رِس رہا تھا۔ عمران نے قمیض کے دامن سے ایک پٹی پھاڑی۔ اور
پھر اُسے زخم پر کس کر باندھ دیا۔ اب وہ محفوظ تھا۔ پھر وہ اٹھا اور
آہستہ آہستہ چلتا ہوا گورز اور کرنل ہالینڈ کی طرف بڑھا جو اسی طرح زمین
پر پڑے ہوئے تھے۔ عمران ان کے قریب پہنچتے ہی چونک پڑا۔ کیوں کہ وہ
دونوں مرے نہیں تھے بلکہ زندہ تھے ——— گولیاں ان کے سینے میں
گھسی ہوئی تھیں اور زخموں سے ابھی تک خون رِس رہا تھا۔ لیکن ان کی
حالت ایسی تھی کہ وہ کسی بھی لمحے ختم ہو سکتے تھے۔ عمران چند لمحے ان کے

قریب کھڑا کچھ سوچتا رہا۔ بظاہر فوری طور پر طبی امداد ملنے کی کوئی امید نہ تھی اور ان دونوں
کی حالت بتا رہی تھی کہ وہ دونوں اگر تھوڑی دیر اور طبی امداد نہ ملی تو ختم ہو جائیں گے۔
البتہ ایک رسک لیا جا سکتا تھا ——— اگر گولیاں ان کے جسموں سے نکل آئیں تو
پھر شاید وہ بچ نکلتے کیوں کہ اس طرح بارود کا زہر مزید نہ پھیلتا۔ اور زخموں کو باندھ
دینے سے خون بھی بند کیا جا سکتا تھا۔ لیکن ان کی حالت ایسی تھی کہ وہ آپریشن کے
دوران بھی مر سکتے تھے ——— اور یہاں ایسی کوئی صورت نہ تھی کہ انہیں ساتھ
ساتھ گلوکوز اور خون بھی دیا جا سکتا تھا۔ بہرحال اس نے رسک لینے کا فیصلہ کر
لیا کیوں کہ ایک فی صد چانس ان کے بچنے کا تھا جب کہ دوسری صورت میں
بھی تو وہ زیادہ سے زیادہ آدھا گھنٹہ اور زندہ رہ سکتے تھے ——— اس نے
تیزی سے اندرونی جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک باریک سا خنجر باہر نکال لیا۔ بس یہ
اتفاق تھا کہ اُسے ریوالور اپنے ہمراہ لے آنے کا خیال نہ رہا تھا ورنہ وہ بوتھم اور نمبر تو
کو اس طرح زندہ بچ کر نہ جانے دیتا ——— اس نے خنجر نکالا اور پھر اس نے
ان دونوں کی قمیضیں پھاڑ ڈالیں اور ان سے پٹیاں بنا لیں۔ اور اس کے بعد اس
نے گورنر کے زخم کو خنجر سے کاشنا شروع کر دیا۔ اس کا ہاتھ بڑی مہارت سے
کسی ماہر سرجن کی طرح چل رہا تھا ——— وہ خنجر کو اس طرح استعمال کر رہا
تھا کہ کوئی بڑی رگ نہ کٹنے پائے۔ اور پھر ان کے خنجر کی نوک گولی سے ٹکرائی اور
اس نے خنجر ایک طرف رکھا اور دونوں ہاتھوں سے زخم کے کناروں کو آہستہ
آہستہ دبانا شروع کر دیا ——— گولی آہستہ آہستہ باہر نکلتی چلی آئی اور پھر عمران
نے گولی کا سرا چٹکی سے پکڑ کر باہر نکال لیا اور اس کے بعد اس نے زخم پر کپڑا
رکھ کر اوپر سے پٹی باندھ دی۔ اس کے بعد وہ کرنل ہالینڈ کی طرف مڑا اور چند
ہی لمحوں میں وہ اس کے پہلو سے بھی گولی باہر نکالنے میں کامیاب ہو گیا۔ یہ

غنیمت تھا کہ گولیاں زیادہ گہرائی میں نہ تھیں۔ اور چھوٹی بور کی تھیں۔ اس لئے
ان میں اتنی فورس بھی نہ تھی کہ وہ بہت گہری گھس جاتیں ——— بہرحال
اس نے اپنے طور پر ان سے بچنے کی آخری کوشش بھی کر لی۔ اور کرنل ہالینڈ کی پٹی
باندھ کر اس نے خنجر کو کپڑے سے صاف کر کے جیب میں ڈالا۔ اور اب ان دونوں
کو تھوڑا سا پانی پلا دیا جاتا تو شاید یہ بچ نکلتے ——— لیکن وہاں پانی کہیں نہ
تھا۔ عمران اٹھا اور باہر کی طرف مڑا۔ تاکہ کہیں سے پانی ڈھونڈھ لائے۔ کمرے
سے باہر نکلتے ہی اچانک اس کی نظریں سامنے دوسرے کنارے پر کھڑے
ہوئے بوتھم اور نمبر ٹو پر پڑیں جو ہاتھوں میں مشین گنیں سنبھالے کھڑے تھے عمران
کو مڑنے کی بھی فرصت نہ ملی اور بوتھم نے ٹریگر دبا دیا ——— عمران اتنے فاصلے
سے بھی اس کی انگلی کی حرکت دیکھ چکا تھا۔ اس لئے وہ بجلی کی سی تیزی سے نیچے
گرا اور پھر لڑھکتا ہوا تھوڑی دور ایک ستون کی آڑ میں ہوا۔ لیکن یہاں بھی وہ
ان کی گولیوں کی زد سے باہر نہ تھا ——— اور پہلی گولیاں ٹھیک اس جگہ
پڑی تھیں جہاں ایک لمحہ پہلے عمران موجود تھا۔ اس لئے عمران نے بری طرح
ہاتھ پیر جھٹکنے شروع کر دیئے۔ وہ انہیں اپنے مرنے کا بھرپور تاثر دینا چاہتا
تھا تاکہ وہ دوبارہ فائرنگ نہ کریں ——— کیونکہ اس بار پوزیشن ایسی تھی
کہ عمران کسی طور پر بھی مشین گن کی گولیوں سے نہ بچ سکتا تھا۔ وہ چند لمحے بری
طرح تڑپتا رہا پھر اس نے اپنے ہاتھ پیر کھینچ کر سیدھے کئے اور مکمل طور
پر اپنے آپ کو بے حس و حرکت کر لیا۔

اور پھر توقع کے مطابق اس نے ادھ کھلی آنکھ سے انہیں اپنی طرف
بڑھتا دیکھا۔ بوتھم چیختا ہوا آگے بڑھا مگر نمبر ٹو نے اُسے روک لیا اور پھر وہ
دونوں آہستہ آہستہ آگے بڑھتے چلے آئے ——— جب وہ عمران کے قریب
آئے تو عمران نے آنکھ بند کر لی اور سانس تک روک لیا۔ اُسے معلوم تھا کہ
خون بہہ جانے کی وجہ سے اس کا رنگ زرد پڑا ہوا ہے ——— اور پھر
بے حس و حرکت ہونے کی وجہ سے وہ دھوکہ کھا جائیں گے اور اُسے توقع
تھی کہ وہ یہ نہ سوچیں گے کہ پہلے زخم کے علاوہ عمران کے جسم پر گولی کا اور
کوئی زخم نہیں پھر وہ مر کیسے گیا ——— وہ انسانی نفسیات کو اچھی طرح جانتا
تھا کہ آدمی ایسے موقعوں پر سامنے کی چیز کو نظر انداز کر دیتا ہے اس کا پروگرام
یہی تھا کہ وہ جیسے ہی اس پر جھکیں گے۔ وہ اچھل کر ان دونوں پر ٹوٹ پڑے
گا ——— لیکن عین اسی موقع پر اندر کمرے سے کسی کے کراہنے کی آواز سنائی
دی۔ شاید خون رک جانے کی وجہ سے کوئی ہوش میں آ گیا تھا ——— اور کراہ
کی آواز سنتے ہی وہ دونوں بری طرح چونکے اور پھر دونوں ہی عمران کے جسم
کو پھلانگتے ہوئے اندر کمرے کی طرف دوڑتے چلے گئے۔ جیسے ہی وہ دونوں
کمرے میں گھسے عمران اچھل کر کھڑا ہو گیا ——— اور پھر وہ بھی دبے پاؤں
ان کے پیچھے بڑھتا گیا۔ وہ دونوں چونکہ عمران کی موت کی طرف سے مطمئن
ہو چکے تھے۔ اس لئے وہ اپنی پشت کی طرف سے بالکل ہی غافل تھے۔ عمران
نے جیب میں ہاتھ ڈال کر وہی خنجر باہر نکالا ——— اور دوسرے لمحے اس کا
ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور ایک چمک سی کمرے میں لہرائی دوسرے
لمحے اس کا پتلا مگر لمبا خنجر نمبر ٹو کی پشت میں عین اس جگہ گھستا چلا گیا۔ جہاں وہ
سیدھا قلب میں جا پہنچا ——— اور نمبر ٹو چیخ مار کر منہ کے بل نیچے گرتا چلا
گیا۔ یہ شکر ہے کہ وہ کرنل اور گورنر دونوں کے جسموں سے ذرا ہٹ کر گرا
تھا۔ اس لئے وہ زمین پر گرا ورنہ اگر وہ ان میں سے کسی پر بھی گر پڑتا تو اس
کی موت یقینی ہو جاتی۔

"کیا ہوا ۔۔۔ کیا ہوا :" ۔۔۔ بوتھم نمبر ٹو کی اچانک چیخ سن کر اور اُسے نیچے گرتے دیکھ کر بُری طرح اچھلا مگر اُسی لمحے عمران کسی عقاب کی طرح اس پر جھپٹ پڑا اور پھر بوتھم چیختا ہوا کسی گیند کی طرح اچھل کر کمرے کی دیوار سے جا ٹکرایا ۔۔۔ اور اس کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن اچھل کر ایک طرف جا گری ۔ عمران اُسے اچھالتے ہی تیزی سے اس کے ہاتھ سے نکلی ہوئی مشین گن کی طرف جھپٹا اور اس سے پہلے کہ بوتھم دیوار سے ٹکرا کر نیچے گرنے کے بعد اٹھتا عمران مشین گن سنبھال چکا تھا ۔۔۔ اور پھر اس نے ٹریگر دبا دیا ۔ اور کمرے میں تڑتڑاہٹ کی آواز گونج اٹھی ۔ لیکن گولیاں بوتھم کے جسم کے قریب فرش سے ٹکرائیں ۔

"یہ گولیاں تمہارے جسم میں بھی گھس سکتی ہیں ۔ اس لئے ہاتھ اٹھا کر کھڑے ہو جاؤ :" ۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا ۔

"مم ۔۔۔ مم ۔۔۔ مگر تم تو مر چکے تھے :" ۔۔۔ بوتھم نے اٹھتے ہوئے کہا ۔ اس کے لہجے میں شدید حیرت تھی ۔

"میں اس طرح تو لاکھوں بار مر چکا ہوں ۔ مجھے مرنے کی اداکاری پر بین الاقوامی ایوارڈ ملا ہوا ہے :" ۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا ۔

"باہر نکلو ۔۔۔ جلدی کرو :" ۔۔۔ عمران نے اُسے سخت لہجے میں کہا ۔ اور مشین گن کی نال اس کے پہلو سے لگا دی ۔ بوتھم ڈھیلے قدموں سے باہر کی طرف بڑھا مگر نمبر ٹو کی لاش کے قریب سے گزرتے ہوئے وہ بجلی کی سی تیزی سے جھکا ۔۔۔ وہ شاید نمبر ٹو کی مشین گن اٹھانا چاہتا تھا ۔ لیکن عمران کی پھرتی کے متعلق اس کا اندازہ ایک بار پھر غلط نکلا اور عمران نے اس کے

جھکتے ہی تیزی سے مشین گن کو فضا میں اچھالا اور پھر اُسے نال سے پکڑ کر لاٹھی کی طرح گھما کر اس کا بٹ ۔ مشین گن اٹھا کر اٹھتے ہوئے بوتھم کے سر پر دے مارا اور بوتھم چیخ کر منہ کے بل نیچے جا گرا ۔۔۔ عمران نے ایک اور وار کیا ۔ اور وہ بے حس و حرکت ہو گیا ۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے جھک کر اس کی نبض پکڑی اور طمانیت اطمینان کا سانس لیا کیوں کہ اس کی نبض بتا رہی تھی کہ وہ ایک گھنٹے سے پہلے ہوش میں نہیں آ سکتا ۔

اور عمران اُسے چھوڑ کر مشین گن اٹھائے تیزی سے کمرے سے باہر نکلا اور پھر تیزی سے بھاگتا ہوا وہ اس طرف بڑھا جدھر یہ دونوں نظر آئے تھے ۔ اور پھر برآمدے کے کھلے دروازے میں گھس کر وہ راہداری سے ہو کر آبدوز تک پہنچ گیا ۔۔۔ دراصل اُسے فکر تھی کہ وہ جلد از جلد کرنل اور گودنر کو جزیرے سے باہر لے جائے تاکہ ان کی زندگیاں بچ جائیں ۔ آبدوز کو دیکھتے ہی وہ واپس آیا اور پھر اس نے حتی الوسع پھرتی سے باری باری گودنر اور کرنل ہالینڈ کو اٹھا کر آبدوز میں لا ڈالا ۔۔۔ اور پھر بے ہوش بوتھم کو بھی اس نے آبدوز میں ڈالا ۔ کرنل ہالینڈ کی حالت گودنر سے زیادہ بہتر تھی ۔ اور شاید بے ہوشی کے عالم میں کراہ بھی رہی تھا ۔ اور جب عمران نے آبدوز کو چلایا تو باقی مرحلے خود بخود طے ہوتے چلے گئے ۔۔۔ اور تھوڑی دیر بعد آبدوز کھلے سمندر میں پہنچ گئی ۔ عمران آبدوز کو سطح پر لے آیا اور پھر کوسٹ گارڈز کی تیز رفتار لانچیں کرنل اور گودنر کو لئے تیزی سے ساحلی ہسپتال کی طرف اڑتی چلی گئیں ۔۔۔ اور ان کی طرف سے مطمئن ہونے کے بعد عمران جنرل ہسٹر اور کوسٹ گارڈز کے دو افسروں سمیت آبدوز میں واپس جزیرے میں آیا اور اب وہ خفیہ لیبارٹری کھلی کتاب کی طرح ان کے سامنے تھی ۔ اور پھر ایک

کمرے سے وہ فائل بھی مل گئی جس میں ٹوپاز کے اڈوں اور کارکنوں کے پتے موجود تھے اور ہنری جیمز نے چارج سنبھال لیا ——— اور اس نے ان اڈوں پر چھاپے اور ٹوپاز کے کارکنوں کی گرفتاری کے احکامات جاری کرنے شروع کر دیئے۔

"اچھا ہنری جیمز ——— اب مجھے اجازت ——— میرے ساتھی تو میرے انتظار میں سوکھ گئے ہوں گے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم زخمی ہو عمران ——— اس لئے تمہیں پہلے ہسپتال میرے ساتھ چلنا ہو گا تم نے نارکوٹک ایجنسی اور کرنل ہالینڈ پر وہ احسانات کئے ہیں جو کبھی فراموش نہیں کئے جا سکتے" ——— ہنری جیمز نے بڑے عقیدت بھرے انداز میں اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا۔

"تو کیا میرے زخم پر پٹی لگ جانے سے سارے احسانات فراموش ہو جائیں گے" ——— عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ارے نہیں ——— وہ تو نہیں ہو سکتے ——— بہرحال تم زخمی ہو" ہنری جیمز نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جب نہیں ہو سکتے تو پھر پٹی بندھوانے کا کیا فائدہ ——— ایسا نہ ہو کہ تم احسانوں پر ہی پٹی باندھ دو اور وہ فراموش ہو جائیں" ——— عمران نے کہا اور ہنری جیمز بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"ارے تم ہنسو نہیں ——— کرنل ہالینڈ بچ جائے گا تم شاید اس لئے ہنس رہے ہو کہ وہ مر جائے گا اور تم اس کی جگہ نارکوٹک ایجنسی کے چیف باس بن جاؤ گے۔ منہ دھو رکھو" ——— عمران نے کہا اور ہنری جیمز ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑا ———

ختم شد

عمران سیریز کا ایک اور یادگار ایڈونچر
بلڈ ہاؤنڈز
مصنف
مظہر کلیم
ایم اے